



حمد حقوق بحق پشتر زین

ہفتا تریم سیکھئے

مصنف

نیاز محمد ایم۔ اے

ہر قسم کی کتابیں - ناول - ادبی - جاسوسی

قرآن مجید ملنے کا واحد مرکز

جہانگیر بک ڈپو - اردو بازار لاہور

پیش لفظ :

ہینا ٹرم مس مرزیم اور اسی قسم کے الفاظ آپ اکثر مجمع باندوں سے سنتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ ایک بچے کو زمین پر لٹا دیا گیا ہے۔ اس کے اوپر کپڑا ڈال دیا گیا ہے اور وہ عامل کے اوٹ پٹانگ مولوں کا جواب سے رہا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ ہینا ٹرم اور مس مرزیم کی سب سے بڑی تدبیر یہی ہے تو یہ بے جا ہو گا۔

ہینا ٹرم اور مس مرزیم دو اہم سائنس ہیں۔ ان کا اپنا مقام ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں ان کا اپنا معیار ہے۔

۱۔ یہ سائنس تعلیمی اور سماجی خدمت کرتی ہیں۔

۲۔ مرلینوں کو شفا بخشتی ہیں۔

۳۔ اخلاقی اصلاح کرتی ہیں۔

۴۔ سنجی اور کندہ ذہنوں کو جلا بخشتی ہیں۔

۵۔ دنیا کے ستائے ہوئے افراد کا سہارا ہیں۔

یہ کتاب اس خیال سے تحریر کی گئی ہے کہ بازاری اور عام طور پر غلط اور فرضی باتوں کی بجائے اس سائنس کو اپنے اصلی روپ میں پیش کیا جائے تاکہ وہ پڑھے لکھے لوگوں کو جو فرضی اور غلط باتوں سے مایوس ہو جاتے ہیں اور ان کا اعتبار اس سائنس سے اٹھ جاتا ہے۔ انہیں ایک حقیقی اور معیاری کتاب مل جائے مشہور باہر ہینا ٹرم سے چند الفاظ ہیں۔ ہینا ٹرم کی ماہریت یوں بیان کی ہے

کتاب	ہینا ٹرم گائیڈ
کتابت	خالہ اقبال
طباعت	پنجاب آرٹ پریس
اشاعت	جہانگیر کتب ڈپو
قیمت	
تعداد	ایک ہزار

سٹاکٹ
جہانگیر مکتب اقبال روڈ نزدیکی چک، راولپنڈی

۱۔ عالم استفراق یا تویم حقیقی معانی میں کوئی مصنوعی حالت نہیں ہوتی چند خوش قسمت لوگوں میں ولایت شدہ ہوتی ہے۔ باقی افراد میں ہیناٹرم کی مدد سے لائی جاسکتی ہے۔

۲۔ معمول ہمیشہ کے لیے عامل کا فرمانبردار بن جاتا۔ اس کی شخصیت میں کوئی فرق نہیں آجاتا۔ اس عمل سے اس کی شخصیت کو کوئی ذہنی یا جسمانی نقصان نہیں پہنچتا۔ عامل کوئی چیز ہم میں مٹوٹ تھیں۔ بلکہ وہ تو لوگوں کو اجاگر میں مدد دیتا ہے۔

اچھے معمول خود مشورہ کی بنیاد پر ایسی ہی حالت طاری کر سکتے ہیں۔

۳۔ اگر آپ کو ناصد پر جانا ہو تو آپ میل حل کر جانے کی بجائے کوئی تیز سواری سے لے لیں گے۔ تاکہ جلد منزل پر پہنچ جائیں۔ عمل ہیناٹرم اس تیز رو سواری سے ملتے ہیں۔ بلکہ کسی دفعہ ہیناٹرم عام الف ن کو اس منزل پر پہنچا دیتا ہے۔ جو ان کے خواب و خیال میں بھی نہ تھی۔

۴۔ ہیناٹرم کا عمل انسان میں بلند کرداری پیدا کرتا ہے۔ اسے اعتماد سے آشت ناکرتا ہے۔ اسے سہارا دیتا ہے۔ اس دوران میں دیے گئے مفید مشورے معمول کو نئی زندگی بخشتے ہیں۔ اور ایک نیا انسان بنا دیتے ہیں۔ حوصلہ مند۔ شجاع۔ دلیر اور خوش باش۔

۵۔ ہیناٹرم۔ ذہنی بائی جین کا ایک حصہ ہے۔ اس لیے اسے مندرجہ ذیل حور و میں استعمال کرنا چاہیے۔

۱۔ تلبیس

ب۔ اخلاقی

ج۔ ذہنی جلادینے کے لیے

یہ عادات بد کو اکھاڑ پیٹتا ہے اور اچھی عادات کو شخصیت کا حصہ بنا دیتا ہے۔

۶۔ ہر بچہ میں ذہانت چھپی ہے۔ ظاہر طور پر بھی ہے۔ مخفی طور پر بھی ہے۔ بچوں میں ذہانت کا مادہ موجود ہوتا ہے۔ ہیناٹرم اس خفیہ صلاحیت کو اجاگر کرنے اور باہر لانے کا ذریعہ ہے۔

یہی وہ جذبات تھے جن کی بنا پر یہ کتاب تحریر کی گئی ہے۔

کوشش کی گئی ہے کہ انگریزی کی ہر اصطلاح کا سہل اور نعم البدل پیش کیا جائے۔ لیکن جہاں یہ کوشش ممکن نہ تھی وہاں انگریزی اصطلاح لکھ کر اردو میں اس کے معانی اچھی طرح سمجھا دیے گئے ہیں۔

ہیناٹرم ایک سائنس ہے۔ اس لیے جہاں عملی کام کا تذکرہ ہے۔ وہاں تمام اقدامات الگ الگ بیان کیے گئے ہیں۔ جس طرح طبیات اور کیمیا کے تجربوں میں الگ الگ اقدامات تحریر کیے جاتے ہیں۔

امید ہے ناظرین اس کتاب کو عیاری۔ بہت مفید۔ دل چپ اور عملی پائیں گے۔

سہلاب پتہ ابتدائیہ

توسیم:

ہینا ٹرم، یونانی زبان کے ایک لفظ سے مشتق ہے جس کے معانی ہیں،، نیند۔ سانس کی دنیا میں ہینا ٹرم کا لفظ پہلی بار مشہور سرجن ڈاکٹر بریڈ نے ۲۹ جون ۱۹۴۲ء کو استعمال کیا۔ انہوں نے برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن انجیر کے سامنے ایک مقالہ پڑھا جس کا عنوان تھا۔ زخموں کے اندام میں اعصابی نیند کا عمل مقام۔ اس مقالہ میں لفظ ہینا ٹرم کو اس مخصوص نیند کے لیے استعمال کیا گیا جو ماہر ہینا ٹرم اپنے معمول پر عارضی طور پر طاری کرتے ہیں۔

ڈاکٹر بریڈ کی توجہ ایک اور شخص کی طرف مبذول کر آئی تھی۔ یہ صاحب فرانسیسی تھے۔ ان کا نام لافوشین تھا۔
ماہر قوت تقابلی جسمانی کے طور پر مشہور تھے۔ وہ ۱۹۳۰ء میں کم ویش ان خطوط پر کام کر رہے تھے۔ جو ڈاکٹر بریڈ سے چنداں مختلف نہ تھیں۔
ڈاکٹر بریڈ اور لافوشین نے ایک متبادل پر مشتمل طور پر عمل کرنا چاہا لیکن ان کے طریق کاریں کچھ فرق تھیں۔ اس لیے نمایاں کامیابی نہ ہوئی۔ چند سال

بعد ڈاکٹر بریڈ کے خیالات میں تبدیلی آتی شروع ہوئی۔ ان کے خیال میں اس عمل کا نام ہینا ٹرم منہوں نہ تھا۔

اب انہوں نے ایک اور لفظ مونوڈی ازم تجویز کیا۔ لیکن یہ لفظ زیادہ دیر نہ چل سکا۔ اور ہینا ٹرم ہی مشہور ہو گیا۔

آج ایک اور لفظ س مریزم کا بھی شہرہ ہے۔ ماہرین کی رائے میں ہینا ٹرم اور س مریزم دونوں ایک ہی عمل کے مختلف نام ہیں۔ یہ لفظ اس سائنس کو فرانسس آئن سن ۱۹۳۲ء سے ۱۹۵۱ء سے ملا۔ ان کا خیال تھا کہ قدرت نے ان کے جسم میں ایسی اعصابی قوت رکھ دی ہے۔ جو دوسروں کے زخموں کے اندام میں مدد دے سکتی ہے۔

وہ ایک فرانسیسی تھا۔ اس نے جب عوام اور خواص کے سامنے ۱۹۴۸ء میں اپنی قوت کا مظاہرہ کیا تو لوگ دنگ رہ گئے۔ لیکن فرانسیسی اکیڈمی آف سائنس اس قوت کو برکھنے کے لیے ایک انکار کی کمیشن مقرر کیا۔ جس نے مناسب دوجہ کے بعد ۱۹۵۸ء میں یہ فیصلہ دیا کہ آئن سن میں کوئی قوت پنہاں نہیں اور ان کی دوسرے جو غم جلد منسل ہو جاتے ہیں۔ وہ محض اتفاق ہے۔

آج ہینا ٹرم اور س مریزم ایک ہی فن کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

ہینا ٹرم کی تاریخ حدیوں پرانی ہے۔ زمانہ قبل از تاریخ میں تاریخ نگاروں میں اس فن کے ماہرین اور معالج موجود تھے جو لفظ ہینا ٹرم کے نام سے واقف نہ تھے۔ لیکن شعوری بلکہ بد شعوری غیر شعوری طور پر اس کا استعمال کرتے ہیں۔

مصر میں سرگزیم طبعی دنیا میں استعمال کیا جاتا تھا۔ مشہور مدرخ سیلون
رقم طراز ہے۔ کہ مصری علاج بعض مریضوں کے سوزش شدہ اور دم والے
حصوں کو چھو کر یا ان پر ہاتھ پھیر کر چند قفوں میں تندرت کر دیا کرتے تھے
دور جاتا رہتا تھا۔ دم دور ہو جاتا اور دور سے کراہتا ہوا مریض اچھا بھلا
ہو جاتا۔

یونان کی تہذیب پرانی ہے بعض یونانی طبیب قبل از مسیح میں دعوے کرتے
تھے کہ ان کے ہاتھوں میں مقناطیسی قوت موجود تھی۔ وہ مریض کے پوزیشن
شدہ حصوں کو ملتے۔ اس دوران میں مریض ذہنی طور پر طبیب کی روحانی اور
مقناطیسی قوت میں مرعوب ہوتا تھا۔ دم دور ہو جاتا اور روتا ہوا مریض
سننے لگتا۔ وہ شفا یاب ہو جاتا۔

یونان میں ایک غارتھا جو قوت دیوی اور پلوٹو دیوتا کی قوتوں کا مظہر
سمجھا جاتا تھا۔ میرا لوگ اس غار میں جاتے اور بیماری سے اس کا شرف طلب
کرتے۔ اس وقت مریضوں پر عقیدت اور احترام کا ذہنی احساس طاری ہو جاتا
وہ بیماری کے الفاظ کو پلوٹو دیوتا کے احکام تسلیم کرتے اور مرض کا احساس کو
بیٹھتے یا دوسرے الفاظ میں اپنے آپ کو تندرت محسوس کرنے لگتے۔

رومیوں کی تہذیب بھی بہت پرانی ہے۔ ان میں ایک حکیم استقلال پریس
کا ذکر ملتا ہے جو خواب کے ذریعے مریضوں کا علاج کرتا۔ وہ اپنے ہاتھوں سے
چرور حصوں کو چھوتے۔ انہیں ملتا اور داتا جس سے درد کا احساس جاتا رہتا
یا درد دور ہو جاتا۔ جسٹس شہید جو ایک مورخ بھی تھے انہوں نے ایک رومی

سائنس نامی کا ذکر کیا ہے۔ جو انہی خطوط پر مریضوں کا علاج کرتی تھی۔
بھارت اور پاکستان میں بھی زمانہ قبل از مسیح میں اس قوت کے بل بوتے
پر نہ صرف مریضوں کا علاج کیا جاتا تھا۔ بلکہ بکس کے بیماری اپنی بکس کا
انتظام بھی کرتے تھے یہاں چھوٹے کے علاوہ دھونی کی راکھ کی ایک چٹکی مریض
یا خواہش مند کو دی جاتی تھی۔ جسے مریض پانی کے ساتھ نگل لیتے تھے اور
بھلے بھلے ہو جاتے تھے۔

چین میں بھی مس مریض یا بنیاض مریض کے ذریعے امراض کا علاج کیا جاتا تھا
طبیب مریض پر خواب کی سی حالت طاری کر دیتے تھے۔ پھر ان کے سوزش شدہ
اور تورم حصوں کو ملتے اور چھوتے۔ جب مریض اس علاج سے نیند سے بیدار
ہوتا تو اس کا دم دور ہو چکا ہوتا یا درد کا احساس نہ رہتا تھا۔

اسلامی ممالک میں اولیاء کرام سے رجوع کیا جاتا تھا اور ان سے معجزات
اور کرامات کے ذریعے اپنی تکالیف کا علاوہ مال کا جاتا تھا۔ لیکن اولیاء کرام کے
علاوہ بعض لوگ ایسے بھی موجود تھے جو بنیاض مریض اور مس مریض کو اپنا تے اور
لوگوں کی تکالیف دور کرنے کی کوشش کرتے۔

بنیاض مریض اور مس مریضوں کے علاوہ بعض دوسرے لوگوں نے بھی اپنا یا
بھارت اور پاکستان میں برفن کمال کو پنچا بنغیدہ دور میں اس کا ذکر توڑنگ
جہانگیری میں

ایک رات اس کھیل کی تفصیلات کی تہ تک پہنچا جاتا تھا۔ اس نے ایک ہندوستانی سے بار بار گستاخا وہ لکھنا ہے کہ کھیل رات کی تاریکی میں دکھایا گیا۔ اس کے علاوہ کسی دوائی کا دھواں بھی پیدا کیا جاتا تھا۔ جو بی رستہ فضا میں بھینکا گیا۔ اس نے دوسروں کے نگاہوں سے چھپا کر رسہ بازی کر اور کرتے ہوئے اعضاء کی تصاویر کمرے سے لینی شروع کیں دوسرے دن اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب دیکھا۔ فوٹو گرافوں میں رسہ کی معمولی سی کپڑے کے علاوہ کچھ بھی موجود تھا۔

زار روس کا بدنام شیر راسپوٹن بھی ہنسا پڑا اور اس سرزمین کا ماہر تھا۔ اس کی طبی بڑی آنکھوں میں ہلاکی کشش تھی۔ خوبصورت عورتیں ان نگاہوں کی تاب نہ لاسکتی تھیں اور اپنے جسم کو اس کے سپرد کر دیتیں۔ زار روس کا اکلوتا لڑکا اور ولی عہد جی بھی بیمار پڑا۔ راسپوٹن اس کے جسم پر ہاتھ پھیرتا اور وہ تندرست ہو جاتا۔ ایک دفعہ ولی عہد کی ناک زخمی ہو گئی۔ خون ہنسا شروع ہوا سلطنت کے تمام ڈاکٹر حاضر آئے لیکن خون رکنے کا نام نہ لیتا تھا۔ ولی عہد کی جان کے لالے پڑ گئے۔ لیکن راسپوٹن نے سر اور ناک پر ہاتھ پھیرا۔ خون رک گیا۔ اور ولی عہد اچھا بھلا ہو گیا۔ ناظرین کی توجہ اب ان پورٹی سانس دانوں کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ جن کا ذکر وہ تیسرے کے عنوان تحت کیا گیا ہے۔

مس مرکاشیاں تھا کہ اس میں زخموں کو منڈیل کرنے کی قوت موجود تھی اس نے اس کا نام حیوانی منقش طیسی قوت، یا جسمانی منقش طیسی قوت رکھا

منا ہے۔ جب ایک طالب علم نے دربار جہانگیر میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا شہنشاہ جہانگیر اس دور فنون کی بہت سی تفصیلات لکھتے ہیں۔ جو ایک سے ایک بڑھ کر حیران کن ہیں۔ وہ رقم طراز ہیں کہ ایک رسہ دربار میں لایا گیا اور اس کا ایک سراہا میں بھینکا گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے کل رسہ عموداً کھڑا ہو گیا۔ ایک بازی گر تلوار اور ڈھال سے مسلح اس پر چڑھ گیا اور سرے پر جا کر خاک ہو گیا اب اس قسم کی آوازیں آنے لگیں جیسے دو سپاہیوں میں جنگ ہوتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ بازی کے اعضاء کمرزین پر گرے گئے۔ بازی گر کی بوی بہن کرتی ہوئی آئی۔ اعضاء اکٹھے کیے اور چترارکھ کر سستی ہو گئی۔ دربار والوں کو افسوس ہوا لیکن دوسرے لمحہ وہ حیران ہو گئے جب بازی گر بھلا چٹکا اتر آیا اور کہا کہ وہ اعضاء تو اس کے دشمن کے تھے۔ درباری پہلے ہی حیران تھے۔ اب اس نے اپنی بوی کا تقاضا شروع کیا۔ درباریوں نے اسے بتایا کہ اس کا بوی تو نقش حکمرانوں سمیت جل مری تھی۔ لیکن بازی کرنے سے یہ دعوے کر کے تمام دربار کو غم غصہ میں ڈال دیا کہ شہنشاہ وقت نے اس کی بوی چرائی درباریوں نے تلواریں نیاموں سے نکال لیں۔ لیکن شہنشاہ نے یہ کہہ کر روک دیا کہ پکارا بوی کے غم میں بڑھال ہے اور طبی تباہی بک رہا ہے لیکن بازی گر اپنی بات پر مصر تھا۔ اور شہنشاہ کے تحت کی طرف بڑھنے لگا لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب اس کی زندہ بوی شہنشاہ کے تحت کے نیچے ملی

لاڑ کا پوکے زمانہ تک یکھیل نبھال میں دکھایا جاتا ہے۔ کلاؤ کا

مس مرکے بعد ۱۶۹۹ء میں رکھاٹ لینڈ کے ایک فرد ولیم میکول نے اپنی خطوط پر اپنا نظریہ پیش کیا۔

ایک اور صاحب جنہیں عام طور پر بیرانکس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ہیناٹرم اور مس فریزم کی قوت کو متناطیت کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ اور اپنی نظریات کا دعوے کیا۔ جو مس مرنے میں کی ہیں۔ بیرن رلٹیک نے اپنے نظریہ کا نام اوڈل رکھا۔ ہشتادہ میں دو امریکن لیکچراروں نے یہ نظریہ پیش کیا کہ یہ قوت متناطیس کی بجائے حیاتیاتی برقی ہے۔ جب معالج اپنے ہاتھ مریض کے جسم پر پھرتے ہیں۔ تو ان کے جسم میں برقی لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے خیال میں ہیناٹرم کے ساتھ ساتھ برقی رو میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

ڈاکٹر بریڈ کا خیال تھا کہ معمول میں آغا رکھ اس پر نظریں گاڑنے سے ہوتا ہے اور عامل کا نظریں گاڑنے کا عمل زیادہ کردار ادا کرتا ہے لیکن کچھ وقت بعد اپنے نظریہ میں تبدیلی پیدا کر لی۔ اب ان کا یہ خیال تھا کہ عامل کی طرف توجہ ہی سب کچھ ہے۔

اس کتاب میں بحث کا لفظ بار بار استعمال ہوگا۔ چونکہ انگریزی کتب میں یہ لفظ بار بار آتا ہے اور ہیناٹرم کے وہ ماہرین حوصرت اردو سے آشنا ہوتے ہیں۔ لفظ بحث ہی استعمال کرتے ہیں۔ لہذا اس لفظ کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسکو اسی طرح اپنا لینا ہی بہتر ہے۔ جس طرح انگریزی کے بہت سے الفاظ اردو کا حصہ بنائے گئے

ہیں۔ اس کے علاوہ اس کا ترجمہ مشورہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر بریڈ کے خیالات اور نظریات کو شکاگو کے ایک ڈاکٹر نے تسلیم کیا اور اپنا یا۔ انہوں نے کہا کہ معمول کا ذہن کسی چیز سے متاثر نہیں ہوتا۔ انہوں نے ایک اور لاطینی لفظ سچو و ولزم استعمال کیا۔ جس کا مطلب تھا۔ میری مرضی کے مطابق حالت۔

ڈاکٹر بریڈ کے بعد جنہوں نے اس میدان میں قدم رکھا انہوں نے ایک اور بہت کوشش کی۔ وہ سننے اور چھونے کی مسوں کو متکا تھا۔

پیرس کا ڈاکٹر چارکوٹ جو ہاراضی اعصاب تھا۔ وہ مریضوں پر قوت آزماتا تھا۔ وہ اچانک بجلی کی رونق شعاعیں تاریکی میں میٹھے ہوئے مریض پر ڈالتا۔

ڈاکٹر اوٹین کی بالٹ اور پروفیسر بائی پولائٹ برنیم نے اپنی رائے مندرجہ ذیل الفاظ میں دی

متناطیس طب کوئی الگ نظام نہیں بلکہ یہ محض قیاس اور مفروضہ پر مبنی ہے۔ ہیناٹرم کے ذریعہ ایک قیاس اور مفروضہ کو معمول کے دماغ میں اس طرح سمجھا دیا جاتا ہے کہ توجہ مان لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔

ان دونوں حضرات کے خیالات کو مغربی سکول کے نام سے یاد کیا جاتا ہے

ان حضرات کے بعد اہل کاؤ کے نام بہت مشہور ہے۔ یہ پہلا ہیناٹرم

تھاجس نے انفرادی معمول کو سمجھنے دینے پر مہارت اختیار کرنے کے بعد مجموعی طور پر بہت سے افراد کو مختلف دھماکوں اختیار کیا۔ وقت نے بتایا کہ سمجھنے کا یہ طریقہ کافی حد تک کامیاب رہا۔ گوشت م معمول متاثر نہ ہوئے۔ تاہم اکثر معمول متاثر ہوئے اور خواب کی دنیا میں پہنچ گئے۔

ہر چند انفرادی واقعات تاریخ نہیں کھلا سکتے۔ تاہم انفرادی واقعات کا مجموعہ تو تاریخ کا باب ضرور بنتے ہیں۔ اس لیے راقم الحروف دو واقعات کو زیرِ قلم لاتا ہے۔

۱۹۳۶ء میں راقم کا ایک عزیز گرووں میں پتھری پڑنے اور سب زندہ ہونے میں مبتلا تھا۔ اسے نرے محمد شفیع خاں دہلی مسلم ہسپتال میں ہفتوں میں رکھا گیا تھا۔ مریض دروسے نہ حال رہتا تھا۔ ڈاکٹر اسے مالدین کا ٹیکہ لگا کر نیم بدوشی یا مکمل بدوشی کی حالت میں رکھتے تھے۔ جونہی مالدین کا اثر دور ہوتا۔ مریض درو کے مارے کو اپنے لگتا۔ ان دنوں سمرنیم اور مینا ٹرم کا ایک عامل عذاب گھر کے سامنے اپنے فن کا مظاہرہ کیا کرتا تھا۔

میرے ایک عامل کو ٹانگی پر بٹھا کر مراے میں لے آئے۔ جونہی ٹانگی مراے میں داخل ہوا مریض کا درد جتا رہا۔ عامل نے مریض کا معائنہ کیا۔ اسے چھاتی کے بل لٹا دیا اور اپنے انگوٹھے سے گرووں والی جگہ کمر کو دبا دیا۔ وہ انگوٹھے کو دبا رہا۔ اور انگوٹھے کو حرکت دیتے ہوئے ریڑھ کی ہڈی کو چھوا۔ شانوں تک پہنچا۔ بازو تک لایا۔ سنے کہ ہاتھ

انگوٹھے تک پہنچ گیا۔ اس نے مریض کے انگوٹھے کو دبا دیا۔ اور اس کے نیچے سفید کاغذ رکھ دیا۔ پپ انگوٹھے سے نکل کر کاغذ پر جا گری۔ عامل انعام پافیس لیکر رخصت ہوا۔ کاغذ پر کچھ نہ تھا اور مریض کی درو عود کر آئی تھی۔

انہی دنوں ٹریپ صنع ساسیوال میں ایک پر صاحب نے چلہ کا مانتھا نیم اندھے اور اندھے ان کے پاس جاتے۔ وہ مختلف اشیاء پر ہاتھ لگا کر ان سے پوچھتے کہ یہ کیا ہے مثلاً درخت، قسم، کپڑا، مسدک وغیرہ اندھے بتا دیتے لیکن جونہی پر صاحب سے دور ہوتے تو یہ اثر جاتا رہتا اور وہ از سر نو اندھے ہو جاتے ہیں۔

امرکہ میں مینا ٹرم طب کی دنیا سے نکل کر قانون کی دنیا میں داخل ہو چکا ہے خواہے تسلیم نہیں کیا گیا اور نہ کسی ملازم اور گواہ کو بطور معمول متاثر کر کے بیان یا گواہی دینے کی اجازت دی گئی ہے قانون وقت ایسے بیان اور گواہی کی راہ میں حائل ہے۔ انہیں معمول کے طور پر سنا کر کے انہیں گزشتہ واقعات یاد کرائے جاتے ہیں۔ گویہ عدالت کے باہر ہوتا ہے۔ تاہم مینا ٹرم کا کچھ نہ کچھ اثر بدلتا پڑتا ہے۔

باب دوسرا (۲)

ہینا ٹرم کے متعلق غلط

ہینا ٹرم اور سٹریٹم ساٹھویں فن میں۔ لیکن مشکل یہ پیش آئی ہے کہ بعض غلط فہموں اور غلط اذراں لٹریچر کی بنا پر یہ فن غلط باتوں میں چلا گیا۔ جس سے صرف فن کی تزیین ہوئی۔ بلکہ فن کار اور عامل کا درجہ سوسائٹی میں گرنے لگا۔ غلط قسم کے عاملوں سے غلط باتیں معاشرہ میں پہنچیں جس سے فن کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔ پیشتر اس کے کہ اس کے کہ اس فن کو پیشکش کیا جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فارغین کے دل و دماغ سے غلط باتیں دور کر دی جائیں۔

سانپ اور پرند

عام کتب میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ سانپ بالخصوص ناگ اپنی آنکھیں پرندوں اور مینڈک پر کاٹ دیتا ہے۔ وہ بچا رہے سانپ کی گہری لگاؤں کی تاب نہیں لاسکتے وہ بے خود ہو جاتے ہیں۔ درخت کی ٹہنیوں پر بیٹھے ہوئے پرندے نیم بے ہوشی کی حالت میں گر جاتے ہیں۔ اور ناگ انہیں لقمہ بنا دیتا ہے۔ سانپ دیکھتے ہی مینڈک ٹرانا بند کر دیتے ہیں۔

وہ سہم جاتے ہیں اور سانپ انہیں ٹرپ کر جاتا ہے۔ ماہرین ہینا ٹرم کی رائے میں سانپوں میں پرندوں کو مسخر کرنے کی کوئی قوت نہیں ہوتی۔ دراصل پرندے محض خوف سے بے بس ہو جاتے ہیں۔

شیر اور چھوٹے جانور

شیر کا سانپ ہوتے ہی اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتے۔ مندرجہ بالا مثال کی طرح یہاں بھی ہینا ٹرم یا سٹریٹم کا رخ فراموش۔ بلکہ جان کا خوف پرندوں اور کچوروں میں ایسی حالت پیدا کرتا ہے۔ حالانکہ شکایات کی کئی کتب میں اس صورت حال کو ہینا ٹرم سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ہلی اور کبوتر

مندرجہ ذیل دونوں باتیں ہلی اور کبوتر کی مثال سے ہلی اور کبوتر: حل ہو جاتی ہیں اور جو لوگ ان حالتوں میں ہینا ٹرم کو درمیان میں لاتے ہیں۔ انہیں ان کا جواب مل جاتا ہے۔ ہلی کی آنکھوں کو محسوس کرتے ہی کبوتر اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ اگر ہلی کی آنکھوں میں قوت تسخیر ہوتی تو کبوتر اس وقت مسخر ہوتا جب اس کی آنکھیں کھلی ہوتیں۔ لیکن یہاں تو شرور ہی سے کبوتر آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ اور جو واقعات پیش آتے ہیں۔ یا کبوتر کی جو حالت ہوتی ہے وہ ہینا ٹرم سے نہیں ہوتی۔ کبوتر پر نیم شہنشاہی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ڈر اور خوف کا مارا اور سہما ہوا پرندہ ہوتا ہے۔ جس کے اعصاب جواب دے جاتے ہیں۔

عالموں کی طرف جانوروں کو مسخر کرنے کی عاٹیں

مس مریزم بعض کتب میں یہ بتایا گیا ہے کہ عالم بعض جانوروں کو مسخر کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض عالم یہ دعوے کرتے ہیں کہ انہوں نے بعض جانوروں کو مسخر کیا۔ عام طور پر میں یہ بتایا جاتا ہے کہ کبھی سرکش گھوڑے کو تپکی دینا اپال سے قابو کرنا اور بچکار سے قابو میں لے آنا سپاٹرم ماس مسمرزم کا عمل ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ ماہر سپاٹرم مشر لاؤس اورین کا قول ہے کہ یہ تمام دعوے غلط ہیں۔ عالم سرکش جانوروں کو مسخر نہیں کر سکتے۔ قدرتی نیند سپاٹرم نہیں ہے۔ قدرتی نیند کو ہم مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱۔ مکمل نیند : یہ وہ نیند ہے جو دن بھر کام کرنے یا تھکاوٹ کے بعد رات یا دن کے بعد آتی ہے۔ اس دوران میں انسان معمول نہیں ہوتا وہ صرف خواب دیکھ سکتا ہے۔ لیکن کسی عالم کی بخش پر عمل نہیں کر سکتا اور نہ ہی عام آواز کے ذریعہ بیدار ہوتا ہے۔ وہ از خود کروٹیں لیتا ہے لیکن بیدار ہونے کے بعد اسے کروٹیں بھی بھول جاتی ہیں۔ اکثر خواب بھی یاد نہیں رہتے۔ وہ بڑبڑاتا ہے۔ لیکن عالم بیداری میں ان الفاظ کو یاد نہیں رکھ سکتا

ب۔ نیم نیند : اس دوران میں انسان پر نیم نیند یا نیم بے ہوشی کی حالت طاری رہتی ہے۔ وہ قدرے دیکھ سکتا ہے۔ سوال کا جواب دے سکتا ہے

بلکہ نیند میں چلتا پھرتا بھی ہے۔ لیکن جب اسے پکڑ کر ٹٹا دیا جائے تو بیداری پر یہ جواب نہیں دے سکتا کہ وہ نیم نیند کی حالت میں چلتا رہا ہے۔ اس دوران میں وہ کبھی عامل کے احکام کے تحت جواب نہیں دیتا یا مشکل سوالات کا حل نہیں بتاتا۔

ج۔ عالم بیداری کی نیند : کئی لوگوں میں عالم بیداری کی نیند بھی پائی جاتی ہے۔ ایسے لوگ سامنے بیٹھے ہیں۔ باتیں کرتے ہیں۔ لیکن انہیں کئی باتیں بھول جاتی ہیں۔ مثلاً کسی دوست اور جگہ کا نام۔ ایسے فرد کو اگر کوئی سمجھ دی جائے۔ تو حالت میں مزید اضافہ نہیں ہوتا۔

بہتر یہ ہے کہ مکمل نیند اور سپاٹرم کی حالت کا کچھ جائزہ لیا جائے نیند کی تین اقسام بیان کی گئی ہیں۔ نیند اور سپاٹرم میں ایک فرق ضرور ہے۔ نیند میں خواب نظر آتے ہیں۔ لیکن بیداری کے بعد ان کا یاد رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ سپاٹرم میں بھی معمول اپنی حالت کی بیداری میں نہیں بتا سکتا۔

بعض ماہرین حالت تسخیر کو نیند سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ جس طرح میں بتایا گیا کہ نیند اور لفظ نیند اور ایک غلط فہمی، حالت استغراق میں بڑی مماثلت ہے۔ لیکن دونوں مختلف ہیں۔ اس ضمن میں مماثلت کی غلط فہمی بعض اور دعوے سے بھی پیدا ہوتی ہے۔

۱۔ اکثر عالم نیند کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور معمول کو نیند کی سمجھ میں لے لیتے ہیں

کو غور سے دیکھا اور اسے ہینا ٹرم کے ذریعہ تسخیر کر لیا۔ یا عدالت میں
مزم مزج کی تیز نگاہوں کی تاب نہ لاسکا اور سچ اگل دیا۔ ایسی آرا
وہ لوگ دیتے ہیں جنہیں اس فن کی اصلیت معلوم نہیں ہوتی۔

ہینا ٹرم ایسے لوگوں کو نقیشتی افسر یا جج کے ذریعے مسخر نہیں
کرتا۔ بلکہ ایسے ڈھلے یقین لوگوں کو آہستہ آہستہ طبعی حالت پر لا سکتا
ہے۔ انہیں درد سے بچاتا ہے۔ کہ وہ خود اعتمادی سے ناراض انسان
نہیں اور پھر اعتماد سے بیان دیں خوف دہرا سس ان سے نکل
جاتا ہے۔

در اصل یہ غلط فہمی اس لیے پیدا ہوتی ہے کہ لوگ اس معمول کی
زندگی کے لیے حصول اور عادات و اطوار سے واقف نہیں ہوتے
در اصل وہ لوگ شروع ہی سے ڈھلے یقین اور دوسروں کی رائے
پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں۔

اگر زندگی میں انہیں پہلے دیکھ لیا جائے۔ ان کی عادات سے
آشنائی کی جائے تو سچ پر معمول کا عامل کی سرخشن کو مان لینا ہینا ٹرم
کا کمال نہ سمجھا جائے۔ ایسے افراد بچارے تو عام افراد کے احکام
کے مطیع ہوتے ہیں۔

حالت بے خودی۔

بعض لوگ بے خودی کی حالت میں رہتے ہیں۔

یہ ایک طریق کار بلکہ نظام ہے۔ اسے ہینا ٹرم یا س مریزم کا اثر

ب اکثر عامل تسخیر کی حالت کو سمجھ نہیں پاتے۔ ان کا معمول تسخیر کی حالت
میں ہوتا ہے۔ لیکن وہ اسے سو یا مبرا سمجھتے ہیں۔ اور خود غلط فہمی میں
متلا ہوتے ہیں۔ اس حالت تسخیر کو نہ صرف نیند سے تعمیر کرتے ہیں
بلکہ نیند ہی سمجھتے ہیں۔

ج۔

معمول حالت استغراق میں ہوتا ہے۔ لیکن عامل اسے یہ سمجھ دیتا چلا
جاتا ہے کہ تم سو چکے ہو۔ بعض اسے یقین کراتی ہیں۔

د۔ مکمل نیند کے خواب اکثر یاد نہیں رہتے۔ لیکن حالت استغراق کے
بعد معمول کچھ نہ کچھ یاد رکھنے پر قادر ہوتا ہے۔

د۔ ڈھلے یقین لوگ۔
آپ نے زندگی کے کئی شعبوں میں ڈھلے یقین لوگ دیکھے ہونگے

کہ وہ امتحان میں متحین انہیں اپنے پسند کے جواب اگھوا سکتا ہے۔ کسی
عدالت میں ایسے لوگ چوں چیرا کیے بغیر وہی بیان دیتے ہیں جو عدالت
کا منشا ہوتا ہے۔ کسی نقیشتی کے دوران ایسے لوگوں سے اپنی مرضی کا
بیان لیا جاسکتا ہے۔

یہ ہینا ٹرم نہیں ہے۔ بلکہ اسے فرد متعلقہ کی دماغی کمزوری کہا
جاسکتا ہے۔ یا اسے ڈھلے یقین کیا جاسکتا ہے۔ جسکی اپنی کوئی
رائے نہیں ہوتی۔

تو انہیں نے اکثر نادلوں میں چڑھا ہونگا کہ کسی پولیس فسر نے گواہ یا مزم

قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ہینا ٹرم ایسے افراد کی مدد کرتا ہے۔

عمل تسخیر یا نوازم: اسے آگ ہے۔ اسلام میں تصوف اور مراقبہ کی راہیں موجود ہیں۔ راقم الحروف یہ نہیں کہہ سکتا کہ عمل تسخیر تصوف اور مراقبہ سے مماثلت رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ اسلام مندوبالاستقام کو اس راہ سے بہت ارفع و اعلیٰ سمجھتا ہے۔ تاہم عمل تسخیر جو اس دور میں نوازم کے نام سے مشہور ہے۔ اسکی راہ کچھ تصوف اور مراقبہ کی راہ سے ملتی جلتی نہیں جاسکتی ہے۔

عمل تسخیر کے عامل بنیادی خواص: ایک عام دنیا دار قسم کا عامل عمل تسخیر کی کوشش

نہیں کر سکتا۔ اس میں مندرجہ ذیل خوبیاں ہونی لازم ہیں۔

- ۱۔ خوش خوا اور نیک طبع ہو۔
- ۲۔ چوری۔ ڈاکہ۔ زنی اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرے
- ۳۔ زنا نہ کرے۔

۴۔ بڑوں کا ادب کرے

۵۔ خدا اور رسول کو بزرگ و برتر نہ سمجھے کہے۔ رسول کے پیلے گزرے ہوئے انبیاء کو مانے اور اولیاء کو برحق اور صاحب کرامات و کشف تسلیم کرے۔

۶۔ تصوف اور مراقبہ کا قائل ہو۔

۷۔ دنیا کو فانی سمجھتا ہو۔ حلال و حرام کی تمیز کرے۔ حلال مال دولت کو ذریعہ بود و باش سمجھتا ہو۔ اور دنیا کے انبار لگانے کا قائل نہ ہو۔

۸۔ لباس پاک و صاف رکھتا ہو۔ اور جسم اور روح دونوں کی پاکیزگی کا قائل ہو۔

۹۔ باقاعدگی سے نماز گزار ہو۔

اس کے بعد وہ دنیا داری سے آگ بھڑک کر ایک کمرہ میں عبادت گزار بن کر رہے۔ جسمانی لذت سے۔ مراقبہ میں بیٹھنے اور خدا کو یاد کرنے آہستہ آہستہ اس کے جسم میں تبدیلی پیدا ہوگی۔ وہ لذت اور تکلیف کا شکر ہو جائے گا۔ اب اس کی روحانی جلد کا وقت آئے گا۔ وہ اپنی تمام تر توجہات اللہ تعالیٰ کی طرف مرکوز کر دے

اسلام ایسے وقت میں ظالمت اور جھگڑائی کی تلقین کرتا ہے۔ لیکن ماہرین نوازم جسم کو لذت دینے۔ سانس روکنے اور بعض خدا کی طرف لو لگاتے سے آگے نہیں بڑھتے

بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے تھے اور کرتے ہیں کہ ان مقناطیست! کے ہاتھوں یا جسم کے کسی اور حصہ میں مقناطیسی قوت موجود ہے اور کہ وہ اپنی قوت کو جسمانی ذرائع یا کئی اور ذرائع سے معمول ایک پیٹھا سکتے ہیں۔ وہ معمول پر وجود یا تنویم طاری کر سکتے ہیں۔ کہ شدہ ابواب میں ان تمام کا جائزہ لیا جائے گا۔

اور اس بلند و بالا ہستی میں نیم بند ہستیاں اور بھی ہیں اور ان اپنا فیضان ان ہستیوں سے لیتا ہے
عیسائیت نے بھی اللہ کے ساتھ کسی نہ کسی شکل میں حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کو منسلک کر دیا ہے۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی قوتوں پر ایمان کے علاوہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان اپنی قوتیں براہ راست واحد لا شریک سے حاصل کرتا ہے۔

تمام ادیان اور مذاہب میں روح کا تصور بھی موجود ہے۔ اسلام روح میں اہل تصوف نے اس سسٹم پر بڑی گہرائی تک نظر ڈالی ہے اور روح کو دیکھنے اور سمجھنے پر روشنی ڈالی ہے۔

مس مریم بھی تسخیر روح کا دوسرا نام ہے۔ اور ہنر مند بھی جسم سے الگ اور مادہ۔ صرف روح سے ہم کلام ہونے کا نام ہے۔ اس ضمن میں مختلف مذاہب نے روح کو سمجھنے کے مختلف نام دیے ہیں۔

گیان - ہندو مت اور بدھ مت

علم الروح عیسائیت

تصور اسلام

معرفت اسلام

علم غیب اسلام اور بعض دوسرے مذاہب

مس مریم { ڈاکٹر برٹ اور ڈاکٹر ٹرسٹر کو ماننے والے ہنر مند

تیسرا باب

ہنر مند متعلق قدیم خیالات

مس مریم کے تحت یہ تحریر کیا گیا ہے کہ انتھونی مس مرنے ایسے ایما د کیا۔ اس سے قبل بھی کچھ لوگ موجود تھے۔ وہ اس قوت کو مختلف نام دیتے تھے مثلاً۔

و مقناطیسی قوت

ب روحانی قوت

جب مس مریم کا رواج ہوا تھا۔ تو ماسٹرین مس مریم نے اس کے متعلق نظریات پیش کرنے شروع کیے جن کا مقصد یہ تھا کہ ہنر مند کے ہنر مند مس مریم نام کی قوت کی بنیاد کیا ہے۔ ہر چند یہ بحث نظریاتی ہے اور اس جہی محقق کتاب اسکی تحمل نہیں ہو سکتی۔ تاہم قدیم ماسٹرین نے جو نظریات پیش کیے ان کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

تمام اقوام یا ادیان میں کسی نہ کسی بلند و بالا اللہ تعالیٰ اور اس کی قوتیں ہستی کا تصور موجود ہے۔ جو قوتوں کا سرچشمہ ہے۔ تمام قوتیں اس میں معجز ہیں۔ ہندو مذاہب اس قوت کو مختلف دیوتاؤں اور دیوتاؤں کے ذریعہ نافذ کرنے پر زور دیتا ہے۔ گو عام بندے اور

مقابلہ قوت ڈاکٹر بریڈ ڈاکٹر مس مراد دوسرے

جھپٹائی برق بعض لوگ

کشف { اولیٰ کلام اور بزرگان دین سے مافوق الفطرت عادات مرزوں
کرامات { ہوتی تھیں، ہر خد کشف و کرامات اس دائرہ سے خارج
ہیں۔ تاہم بطور موازنہ انہیں درج کیا جاتا ہے۔

برمانڈ۔ بعض ماننے والے

کن فیکونی۔ ایک طبقہ ایسا ہے جو کہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے
روح میں یہ قوت رکھ دی ہے کہ وہ جب چاہیں یہ کہہ دیں کن فیکونی
اور وہ کام ہو جاتا ہے

بشارت { اسلام صرف بزرگان کے لیے۔ بعض لوگ کچھ دعائیں
پڑھ کر سوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے خواب میں انہیں کچھ
اشارہ دیتا ہے۔

سند و مذہب میں اُن لوگوں کی زندگی کا نام ہے جو دنیاوی
جوگ { لذتوں سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اور اپنی لودیوی دولتوں یا
اللہ سے لگا لیتے ہیں۔ انہیں جو کچھ حاصل ہوتا ہے اُسے گیان کہتے ہیں۔
اسلام میں بشارت کے ساتھ عرفان کا تصور بھی موجود ہے۔

عرفان جب سے پینا شرم اور مس مریم کا بول بولایا ہے۔ اس راہ پر
بت کچھ کام ہو رہا ہے۔ اور بعض نئی رائیں تجویز کی جا رہی ہیں اور کئی گئی ہیں۔

نروازم (2015M) ہم نسیج حیات یا نسیج روح کہہ سکتے ہیں۔ عملی طور
پر یہ مس مریم سے بت اور چنا ہے۔ کیونکہ اس کا ہر اور عالم روحانی طور
پر بت بند ہوتا ہے

قوت خیال { (THOUGHT FORGE) دیتے ہیں کہ بعض طباع میں ایسی روحانی
تصوراتی یا خیالی قوت موجود ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیالات دوسروں سے منوا
لیتے ہیں۔ یا یہ کہ اگر روح کو اس قدر زور دار بنا دیا جائے۔ تو خیالی دوسروں
کے لیے باعث تباہت ہوتا ہے۔

MIND بعض لوگوں میں ایسی قوت موجود ہوتی
ذہنی مطالعہ { (READING) ہے۔ یا پیدا کی جاسکتی ہے کہ
دوران گفتگو وہ اپنے مقابل کے دلی خیالات کو پڑھنے میں کامیاب ہو
جاتے ہیں۔

قیافہ شناسی { یا پیدا کی جاسکتی ہے کہ دوران گفتگو وہ اپنے
مقابل کے دلی خیالات کو پڑھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ مقابل
کے چہرے مہرے سے اُسکے خیالات اور جذبات کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

روشن ضمیری صاف ہوتا ہے۔ اور ہر مقابل کے خیالات۔ قیاسات
کا عکس اس میں پڑتا ہے۔ اور اس طرح یہ فرد دوسرے کو اچھی طرح سمجھتا

بلکہ بعض اُن چیزوں کو دیکھ لیتا ہے۔ جو دوسروں کی نگاہوں سے اوجھل ہوتی ہیں اگر ہم جسم کو تین تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱۔ مادہ

۲۔ روح

۳۔ عقل

بعض حکماء نے صرف دو چیزیں بتائی ہیں۔ مادہ اور روح۔ لیکن زیادہ تر حکماء نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ عقل بذات خود ایک قوت ہے اور دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور مختلف صورتیں پیدا کرتی ہے۔ مثلاً آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض صاحب عقل لوگوں سے ایسے واقعات سرزد ہوتے ہیں کہ عام لوگ دنگ رہ جاتے ہیں۔ یہاں ہم عقل کا صرف وہ حصہ پس لیں گے جب عقل دماغ کو اس طرح متاثر کرتی ہے کہ دماغ تسخیر ہو جاتا ہے اور وہ صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ جسے ہم ہنیاٹرم یا مس مرزیم کہہ سکتے ہیں۔ چونکہ ابھی مس مرزیم کا لفظ براہ راست اس باب میں استعمال نہیں کیا گیا۔ اس لیے دماغ کی ایسی حالت کو ہم معرفت کا نام دیتے ہیں یہ تین حالتیں ہوتی ہیں۔

اس صورت میں ان کے خواص درست ہوتے اور ان کی معرفت : میں جن ہم نارمل کہہ سکتے ہیں۔ وہ خواب دیکھنا ہے یہ حالت نیند سے ملتی جلتی ہے۔ دوسرا لفظ آپ ردیا استعمال کر سکتے ہیں۔

اوسط معرفت۔ اس میں خواص درست نہیں کیے جاسکتے۔ بلکہ اُن پر دماغ کا براغیر ہوتا ہے۔ ان اُن آسانی سے جگایا نہیں جاسکتا۔ اسے عالم تصور یا مراقبہ کہتے ہیں اور خواص ایک جا ہو جاتے ہیں۔

یہ آخری مقام ہے یہاں روح دماغ کے تحت نہیں رہتی اعلیٰ معرفت : اور ان علامہ مرحوم کے ان الفاظ کا منظر بن جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دل کے پاس رہے۔ پاس بان عقل لیکن کبھی کبھی اسے تنہا کبھی چھوڑ دے۔ اس میں عقل ابگ رہ جاتی ہے۔ اب سکون ہے روح اور دماغ کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔

یہ عشق کی آخری منزل ہے۔ اس میں ان عقل سے نزر کر عالم ادراک میں پہنچ جاتا ہے۔ اب یہ اپنی روح سے کام لے سکتا ہے اُسے دیکھ سکتا ہے۔ اور روح کی گہرائیوں تک کوئی پردہ اُس کے سامنے نہیں رہتا۔

مس مرزیم اور ہنیاٹرم : میں دم رکھنے کا نام ہے۔ لیکن یہ انسانی کوشش ہوتی ہے۔ اس میں کسی معجزہ یا کرامات کو دخل نہیں ہے معجزات انبیاء کا حصہ اور کرامات اولیاء کرام کا حصہ ہے۔ اس لیے حیرت انسانی کوششوں کی دوسرے میدانوں میں ایک حد ہوتی ہے۔ اس طرح مس مرزیم اور ہنیاٹرم کی ایک حد ہے۔ اور پریشانی حالتوں کا ذکر کیا گیا ہے بہت سے ماہر ٹورنٹ ہیں حالت تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور چند ایک دوسری حالت

میں قدم رکھتے ہیں۔ تیسری حالت ان کی کوشش سے باہر ہے
بعض عامل تصور اور مراقبہ کے ذریعے خود اس منزل
خود اختیاری ہنپاٹرم ۱ سے گزرتے ہیں۔ ان پر پہلی دو صورتیں طاری
ہو جاتی ہیں۔ وہ حالت رویا میں خواب دیکھتے ہیں۔ اور خواب سے
خارجی ماحول کی وہ بہت سی چیزیں نظر آتی ہیں۔ خود دوسروں کو معلوم
نہیں ہوتیں۔ اس صورت میں عامل خود معمول کی شکل اختیار کرتا ہے۔
ان دونوں منزلوں سے عامل گزر جاتے تو وہ ایک نیا فرد ہوتا
ہے۔ اس میں رویا کی حالت طاری کرنے کا مکمل ہوتا ہے۔ اس میں منتفعا
اور شہ بنے نیازی آجاتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو دوسرے سے بہتر سمجھتا
ہے۔

قدیم ماہرین ہنپاٹرم اس سانس کو صرف روح کی سانس
حاصل کلام؛ مانتے تھے اس میں جسم کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس کی کوششیں
جسمانی حدود سے ماوراء ہوتی ہیں۔ وہ اپنے اپنی روح کو عقل کے بارے
آزاد کرتا ہے۔ خواہ چند نشوون یا ایک شخص کے لیے ہی کیوں نہ ہو۔ جب
وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس کی زندگی میں چند وقفے ایسے بھی آتے
ہیں۔ جن میں اس کی روح دہی رخ کر سکتی ہے۔ جسے ہم شب رت
گیان، جوگ، عرفان، اور کشف وغیرہ کی منزل پالے تو وہ دائرہ
کار ہم عام افراد تک بڑھ جاتا ہے۔ اور اپنی قوت سے جسے آپ متفلسفی
یا کوئی اور نام دے لیجئے۔ وہ دوسروں کو سمجھ کر کرتا ہے۔

وہ ان پر پہلی دو حالتیں پیدا کرتا ہے۔ اور اپنے معمول سے نہ صرف
وہ کچھ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ جو پہلی دو حالتوں کے بیوقوفانے کے
قابل نہ تھا۔
ان کوششوں میں نہ تو عامل کی جسمانی قوت کو دخل ہوتا ہے
اور نہ ہی معمول کے جسمانی کوششوں کو۔ یہ روح کا رشتہ روح سے
ہوتا ہے۔

اس لیے قدیم ماہرین اپنے اعمال میں اپنی توہم صرف روحانی حدود
تک رکھتے تھے جسم ان کی کوششوں سے باہر ہوتا تھا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

یونگ آرٹ

یونگ آرٹ کی ایک جامع و مبسوط کتاب ہے جو سارے چھ
موصفات پر مشتمل ہے اور ان کے کو ایسا ایسا تجزیہ کر کے احمد علی صاحبی نے اسی
ای۔ آئی کی محنت شانہ کا نتیجہ جاننے والے غریبی کی مارٹن میکسٹام کہ اور کارنیج سلاٹ
کرنے کے بعد اس کو مکمل کیا ہے۔ قیمت صرف تین روپے
جہاں تک آپ کو پڑھنے کو لکھا بازار کلاسیک

چوتھا باب

نئے خیالات جسمانی اور روحانی نظریا اور غام

میں نے سب سے دو ابواب میں تحریر کیا ہے کہ ہنیا ٹرم ایک سائنس ہے۔ سائنس کو دو اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ طبیعیاتی، جسمانی وغیرہ

۲۔ روحانی اور سوشل سائنس

طبیعیاتی سائنسوں کو لیبیجی سائنس دان مادہ پر نہیں رکھتے ہیں انکی رائے میں بنیادی مادہ ایٹم ہے۔ درمیان میں ایک مرکزہ ہے جسے پروٹون کہتے ہیں اور اسکے گرد الیکٹران گھومتے ہیں۔ وہ الیکٹران کی جنبش کو تبدیل کر کے ایٹم سے تباہی لاسکتا ہے۔ ایٹم کو بدل سکتا ہے اور اگر اہل کیمیا کی بات سمیٹ تو وہ اپنی طریقوں سے پارے کو سونا بنا سکتے ہیں۔

ماہرین طبیعیات ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ روشنی سات رنگوں سے مل کر بنی ہے اور کچھ چیزوں میں مختلف رنگ جذب کرنے کا ملک ہوتا ہے۔ ایک چیز سرخ کیوں نظر آتی ہے۔ اس لیے کہ اس میں سرخ رنگ کے سوا باقی رنگ جذب کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

اب آنکھوں اور بصارت کو لیبیجی ہمیں سائنس دان یہ بتاتے ہیں کہ تمام آنکھوں میں ہر ایک رنگ دیکھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ کئی لوگ زرد رنگ نہیں دیکھ سکتے۔ کئی لوگوں میں سرخ رنگ دیکھنے کے صلاحیت نہیں ہوتی۔ انہیں کلر بلائیڈ کہتے ہیں۔ اور یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ رنگ دیکھنے والوں لوگوں میں رنگ کی جس ہوتی ہے۔

اس کے برعکس برہمنوں کو لیبیجی۔ انہیں سائنس طبعی سے دور کا رشتہ سمجھ نہیں۔ یہ صرف روح کے قائل ہیں۔ صرف روح، روح کے علاوہ جو کچھ بھی ہے اسے محض قیاس سمجھتے ہیں۔

خود عیسائیوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو صرف روح کے قائل نہیں شاید مذہبی بنیاد اور پس منظر میں ایسے نظریات قائم کر لیے ہیں ان میں مسٹر ایڈی میں جو روح پر یقین رکھتے ہیں۔ روح کے علاوہ جو کچھ ہے وہ ہم ہے۔ قیاس ہے۔ آپ حیران ہو گئے۔ ان کی رائے میں مندرجہ ذیل جسمانی وجود محض واپم اور قیاس ہیں۔

۱۔ رسولیاں

ب۔ سوزش

ج۔ المر بھگند

د۔ ریڑھ کی ہڈیوں اور دوسری ہڈیوں میں ٹیڑھان
ان کی رائے میں موت کا کوئی وجود نہ تھا۔ موت اور اسکی تفصیلات
کبھی ایک خواب قیاس اور واپم سے زائد کچھ نہ تھیں۔

مشہور ماہر ہنسٹرم سٹر لاکس اور ٹین کا قول ہے۔
و طبعی اور جسمانی محدود رنگ ہیں۔

ب روحانی اور قیاسی محدود رنگ ہیں۔

ج طبعی اور جسمانی کے ساتھ ساتھ روحانی اور قیاسی محدود شامل ہوتی ہیں
د روحانی اور قیاسی اور ایک طبعی اور جسمانی وجودات پر مبنی ہوتے ہیں۔

فرض کیجئے کہ آپ کے دماغ میں یہ آئے کہ اپنی ٹانگ اور پاؤں ذرا
فاصلے پر رکھے جائیں یا فاصلہ پر ہوتے تو بہتر تھا۔ تو اس جگہ تک نہیں گئے
یہ ٹانگ کو کچھ کوشش کرنی پڑے گی۔ عضلات اپنا کام کریں گے
لیکن ان میں اعصابی روئیں بھی شامل ہونگی۔ یعنی وہی صورت حال
و طبعی روحانی + روحانی - قیاسی = حقیقت حال

روحانی اور قیاسی خیالات نے اعصاب میں ایک خواہش پیدا کر لی
میان ٹانگ کہ اعصاب نے اور دماغ نے گوشت کے عضلات کو حکم دیا کہ
عضلات جنبش کریں اور ٹانگ فاصلہ پر رکھ دی جائے۔ ماہرین فزیالوجی
اور نفسیات انہی نقطہ پر ہوتے ہیں۔

روحانی طرز سکول کے لوگ اپنی رائے سنوانے کے لیے موسیقی اور
اس کے اثرات کا احوال دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی ایسی طبعی
یا جسمانی شق شامل ہے۔ سٹر لاکس اور ٹین اپنا جواب اسی سوال سے
نکالتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔

و موسیقی کی روئیں اندرونی کان کی جھلیوں میں ارتعاش پیدا کرتی ہیں

ب۔ یہ ارتعاش آواز پیدا کرتی ہے۔

ج۔ دماغ یہ آواز سنتا ہے۔

د۔ اگر کان کی جھلیاں اور پردے درست نہ ہوں یا خراب ہو چکے
ہوں تو موسیقی کی روئیں روح کو کیا کریں گی۔ اور روح پر کسی طرح
اثر انداز ہونگی۔

یعنی پھر وہی فلسفہ

طبعی جسمانی + روحانی قیاسی = حقیقت حال

اب پھر روحانی اور قیاسی واسے سکول کی طرف آئیں۔ اُن کا فرمان ہے
کہ جذبات تو طبعی نہیں ہیں۔ پھر اس روحانی اور قیاسی ہیں اور اثر انداز ہوتے ہیں
سٹر لاکس اور ٹین کا خیال ہے۔

۱ جذبات صرف روح سے پیدا نہیں ہوتے

ب جذبات جسم کی طبعی اور غیر طبعی تبدیلیوں کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں مثلاً
جس میں تبدیلیوں سے شہوانی جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ خون کی نالیوں میں
ٹنگی آنے سے بلڈ پریشر کی علامات اور دماغی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ نوجوان
لڑکیوں میں بعض غدود کے فعل غلط ہو جائیں۔ تو مسٹر یا کی علامات پیدا ہوتی
ہیں۔ روحانی اور قیاسی نظر کو کوئی شبہ ہم کے الفاظ باطل ٹھہراتے ہیں
میں خوف زدہ نہیں ہوں۔ میری نبض محسوس کیجئے۔

یہ مولد روحانی۔ قیاسی اور طبعی جسمانی کا تقابلاً سٹر لاکس اور ٹین نے
یہی نتیجہ نکالا ہے کہ اصلیت تب ہی قائم ہو سکتی ہے۔ جب ان دونوں چیزوں

قدیم مابین میناٹرم زمین اور روح کو دماغ سے ایک قریب دیتے ہیں
لیکن دیکھتے کہ کوئی چیز (شکل دوائی) دماغ کو متاثر کرتی ہے اور وہیں
اور عقل بھی متاثر ہوئے بنائیں رہتی اور پھر صرف دماغ ہی نہیں انسان
بلکہ ایک جسم اور پیکر کے متاثر ہوتا ہے۔ تو وہیں بھی متاثر ہوتا
ہے۔ عقل متاثر ہوتی ہے۔

اس ضمن میں نئے مابین جو روح اور جسم کا ادغامی تصور پیش
کرتے ہیں وہ یہ شان دیتے ہیں کہ عقل کے لحاظ سے پرکھتے تو مختلف
لوگوں میں درجہ ذہانت کا فرق ہوتا ہے۔ انسانوں کی مختلف نفسوں
اور تہوں کے درمیان درجہ ذہانت کا فرق ہوتا ہے

جانوروں کی اقسام کے مطابق ہوتی ہے۔ مثلاً کتے موشوں سے
بہن زیادہ ذہین ہوتے ہیں۔ گھوڑے موشوں سے ذہین ہوتے ہیں۔
نئے مابین ایک اور شان دیتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک انسان
کے دیکھنے کے عمل کو بھیجیے۔ اسکی دماغ دیکھیں۔ وہ مختلف زاویوں
سے ایک ہی منظر کو دیکھتی ہیں۔ ظاہر ہے اگر ایک آنکھوں سے منظر کے
ایک حصے نظر آئیں گے۔ لیکن دونوں آنکھوں کی وجہ سے منظر ایک ہی نظر
آتا ہے۔ کیونکہ شعور نے دونوں مناظر کو ایک جاہر تسلیم کر لیا ہے
وہ قلم اور پردہ کی مثال دیتے ہیں۔ سینما فلم کا ایک منظر اتنی مختصر
دیر کے لیے آتا ہے۔ مگر شعور اس عصبانی عمل کو یاد نہیں رکھ سکتا جس نے حضور

کو ایک جاہر لکھا جائے۔
سٹرلرس اوٹن نے اپنی بات منوانے کے لیے ایک اور طرز استدلال
اختیار کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ صرف روحانی اور قیاسی نظریہ اپنی جگہ محسوس
ہوتا تو مندرجہ ذیل ادویات کے اثرات سے روحانی اور قیاسی اثرات
کیوں بدل جاتے۔

و کلورونام۔ مقررہ وقت تک دماغ کی قوتیں صلب ہوجاتی ہیں
مرض کی تمام حیات کام نہیں کرتیں۔ وہ دیکھ نہیں سکتا۔ اُسے
چھو نہیں تو وہ محسوس نہیں کرتا۔ وہ سونگھ نہیں سکتا اور اسکی روح جسم
سے الگ کوئی راہ اختیار نہیں کر سکتی۔

ب شہاب۔ جسم کی تبدیلیوں کے علاوہ بے ہوشی پیدا کرتی ہے۔
ج۔ بھنگ۔ ذہنی پرگندگی پیدا کرتی ہے اور جسمانی بھی
د۔ ایل۔ ایس۔ ڈی۔ جسمانی اور روحانی دونوں طریقوں سے متاثر
کرتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ دماغ میں طبعی تبدیلیاں پہلے آتی ہیں اور روحانی
بعد میں

جسم میں نیند کو بھیجیے۔ یہ طبعی تبدیلی دماغ میں آتی ہے۔ دماغ کو
مردت سے کم خون پہنچا ہے۔ دماغ پہلے متاثر ہوتا ہے اور پھر جسمانی
تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

گویا۔ نیند۔ خواب۔ صرف ذہنی اور روحانی کوششوں سے پیدا
نہیں ہوتے۔ بلکہ طبعی تبدیلیوں کی سرحدوں منت ہیں۔

دقیقہ پر نیم پروہ پر دیکھی۔ اُس کی اطلاع دماغ کو دی۔ پس پردہ پر جو کچھ نظر آتا ہے۔ وہ جتنی بھرتی تصویر ہوتی ہے۔
 ماہرین کو کے خیال میں شعور یہ ہے کہ عملی اعصاب کے گرد شعور کیا ہے۔ یکم کو کوڑ کر دیا جاتا ہے۔ ان کے خیال میں ہمیں جو خیالات آتے ہیں۔ جو خواب و خیالات آتے ہیں۔ جو خواب ہم دیکھتے ہیں۔ عالم رویا میں ہمیں جو کچھ نظر آتا ہے۔ اُسکی بنیاد وہ عمل میں جو اعصاب میں زیر عمل ہوتے ہیں۔ وجہ یہ کہ ایک یکم جب پیدا ہوتا ہے تو اُس کا دماغ خیالات اور نظریات کی آماجگاہ نہیں ہوتا۔ وجہ یہ کہ اُس کے اعصاب میں ایسے عمل جاری نہیں ہوتے جن کی بنیاد پر وہ خیالات پیدا ہوں دوسرے معانی میں اعصاب ابھی اس قابل نہیں ہوتے۔ گواہ اس کے اعصاب میں صلاحیت ہوتی ہے کہ جوں جوں وقت گزرتا جائے۔ اعصاب میں عمل جاری ہوں اور خیالات پیدا ہوں۔ عمل مندرجہ ذیل وجہ کی بنیاد پر جاری ہوتا ہے۔

۱۔ بیرونی تحریک

۲۔ اندرونی تحریک

۳۔ اعصاب کے اندر ریشمیتا اثرات کا اثر

دراصل حقیقت یہ ہے کہ اعصاب اور دماغ کسی کام میں مصروف رہتے ہیں۔ لیکن ہمیں اُس کا شعور نہیں ہوتا۔ اور اُس کے نتائج بعد میں معلوم ہوتے ہیں۔ دورانِ تبیین ہمارے خیالات کا تصور تاثرات کی شکل میں اعصاب

ہیں شعور ہوتا رہتا ہے۔ اب اعصاب اور دماغ کسی کام میں مصروف رہتے ہیں۔ لیکن ہمیں اُس کام کو نہیں جانتے کہ اُس کام میں مصروف رہتا ہے۔ مثلاً چلنا، پھرننا، لکھنا، پڑھنا، آلاتِ موسیقی پر شوق فرمائی، سائیکل چلانا، تیرنا۔ اس وقت دماغ لایخل اور سخت ترین مسائل کی گتھیاں سلجھانے اور ان کا حل معلوم کرنے میں مصروف رہتا ہے۔

اس طریق کار کو غیر شعوری دماغ کاری کہہ سکتے ہیں انگریزی

UNCONSCIOUS CEREBRATION

نئے ماہرین بنیاد میں اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھتے ہیں۔ اُن کے خیال میں دماغ کے اندر انتخاب کرنے اور ایجاد کرنے کی طاقت از خود موجود ہے۔ اور اُس طاقت کا فرد کو علم نہیں ہوتا۔ اگر یہ قوت موجود نہ ہوتی تو

۱۔ افراد اپنے خیالات کو منتخب نہ کر سکتے

۲۔ خیالات کو ترتیب نہ دے سکتے

۳۔ ایجاد کا مادہ نہ ہوتا

۴۔ دماغ اور سخت قسم کے مسائل حل نہ ہوتے

کئی دنوں اس طرح ہوتا ہے کہ نیم شعور ایک فیصد کرتا ہے۔ لیکن جلد ہی شعور میدان میں آتا ہے۔ اور اس فیصد کو ایک طرف رکھ دیا جاتا ہے اگر فیصد شعور ہی کو تا یکسی اور جگہ ہوتے تو اب نہ ہوتا۔ اس مسئلہ پر مختلف ماہرین میں دل چسپ تبادلہ خیالات ہوتا ہے۔ صرف شعور ہی کافی نہیں ہے ہمیں حسیاتی

شعوری اور نیم شعوری حالتوں میں تمیز کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ اور ہر فرد جس سے واسطہ پڑے اس کا تجربہ کرنا لازم ہوگا۔ شعور اگر کوئی اہم چیز ہے تو اسے بچے میں اس وقت ہونا چاہیے۔

جب وہ ابھی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ بلکہ مروجہ میں بھی موت سے چند ساعت بعد تک ہوتا ہے۔ شعور جبرے کے تاثرات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بلکہ جبرے کے تاثرات، آثار چڑھاؤ اور تبدیلیاں شعور کی منظر ہوتی ہیں۔

ماہرین نے اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالی ہے۔ وہ مثال دیتے ہیں کہ دو افراد کے خیالات میں کوئی فرق نہیں۔ شعور ایک سا ہے۔ لیکن وہ اپنے خیالات کی ترجمانی کے لیے جو الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ ان میں فرق نمایاں ہوتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ اپنے خیالات کی ترجمانی کے لیے مختلف الفاظ و اصطلاحات استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ان کے خیالات میں یکسانیت ہوتی ہے۔

کچھ ماہرین نے شعور اور ذہن کو ایک ہی سانی میں استعمال کیا ہے اور وہ باقی اعصابی عمل کو جسمانی کارکردگی کے تحت مختلف عمل بتاتے ہیں۔ مشہور ذہن ذہن (Mind) کی مندرجہ ذیل الفاظ میں تشریح کرتے ہیں۔ میری رائے میں ذہن مختلف دماغی اور اعصابی تجربات کا مرکب ہے۔ اس ضمن میں فرد کو ان تجربات کا علم ہوتا ہے اور کسی نہ کسی شکل میں ان تجربات کا ریکارڈ جسم کے اندر ہوتا ہے۔

یعنی تجربات کی یاد وغیرہ۔ اس قسم کا ریکارڈ موجودہ اور مستقبل کے اعمال پر اثر انداز ہوتا ہے۔

شعور کو ایک ایسے سفید پردہ سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ جس پر دو بیجک لائسنسوں سے تصاویر ڈالی جا رہی ہوں۔ لیکن یہ لائسنس دو مختلف اطراف میں رکھی ہوں۔ ایک کی تمامیں شعوری طور پر داخل ہوتی ہے۔ اور فرد کو ان کا علم ہوتا ہے۔ اور دوسری ایک ایسے ذہن کے ذریعے جن کا علم اس فرد کو نہیں ہوتا۔

اس بحث کے بعد یہ چیز ظاہر ہے۔

۱۔ کہ خیالات۔ جذبات۔ شعور ایک ایک نظام نہیں ہے۔ وہ جسمانی اعضا سے وابستہ ہے۔ منسلک ہے۔ اس کے ذریعے اپنی جگہ قائم کرتا ہے۔ تاہم وہ جسمانی نہیں ہے۔ طبعی نہیں ہے۔

۲۔ یہ صاف اظہار ہے کہ جسمانی اور روحانی دو اہم چیزیں نہیں ہیں۔

۳۔ اس طرح جدید ماہرین نے جو راہ اختیار کی ہے۔ وہ قدیم ماہرین نے بالکل مختلف ہے۔ قدیم ماہرین روح، عقل اور جسم کو ایک شمار کرتے ہیں۔ روح، عقل جسم سے الگ کام کرتی ہیں اور جسمانی تبدیلی عقل اور روح میں تبدیلی پیدا نہیں کرتی۔

پرویز سرشار تصدیق کے مندرجہ ذیل الفاظ نے نظر پر کی ترجمانی کرتے ہیں۔

میں کی ایسے فرد کو نہیں جانتا جس نے بچے دماغ اور اس کی صلاحیتوں عقل اور درجہ کے متعلق پوچھا ہو اور پھر ایسے نظریہ پر چپک گیا ہو کہ عقل روح الگ نہیں اور جسم الگ۔

پروفیسر ایکنز نے انہی خیالات کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

روح اور جسم ایک ایسی اکائی ہے۔ جس کے دو حصے ہوں ان خیالات کو ایک اور منزل پر پہنچائیں تو یوں کہا جاسکتا ہے کہ اس دنیا کے افراد دو چیزوں سے مل کر بنے ہیں۔ ایک جسمانی اور دوسرا ذہنی یا نفسیاتی حصہ ہیں لیکن اکائی ایک ہی ہے۔ یہ دو الگ نہیں ہو سکتے۔

حاصل کلام جدید ماہرین بنیائیزم اور سہرزم علم شریعہ جن سے واقف ہیں۔ وہ جسمانی نظام سے آگاہ ہیں۔ وہ دماغ کی بنیاد، اعصاب کی کارکردگی اور ان کے باقی جسم سے رشتہ کو بخوبی جانتے ہیں انہوں نے قدیم ماہرین کے اس نظریہ کو پرکھا ہے کہ روح اور عقل جسم کی حد بندیوں سے آزاد ہے۔ روح اور جسم الگ ہیں اور کہ جسم خواہ کیسا ہی دہر صرف روح کو الگ کر کیا جاسکتا ہے۔

نئے ماہرین نے اس نظریہ میں تبدیلی کی ہے۔ ان کی رائے میں دماغ خیالات۔ ذہن کی آماج گاہ ہے۔ اعصاب اور خود کام نہیں کرتے بلکہ جسمانی تبدیلیاں بھی اعصاب پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان کا اثر اعصاب پر نہ صرف

عارضی ہوتا ہے۔ بلکہ زمانہ حال اور مستقبل میں بھی ایسے اعصاب سے کار فرمایاں سرزد ہوتی ہیں۔ اگر جسم میں کچھ تبدیلی ہوتی ہے۔ تو اعصاب کا اثر انداز ہونا لازمی ہے۔

اس طریق کار کو دیکھ کر وہ دماغی تاثر کہتے ہیں۔ دوسرا طریق کار غیر شعوری دماغ کی کارکردگی ہے۔ جس میں دماغ اور اعصاب از خود مصروف رہتے ہیں۔ جب جسم کوئی طبعی کام کرنے میں مصروف ہوتا ہے تو دماغ اور اعصاب کسی اور کام پر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اسے غیر شعوری دماغ کی کارکردگی کہتے ہیں۔ ایسے مسائل حل کیے جاتے ہیں جن کا تعلق اس وقت کے جسمانی کام سے نہیں ہوتا۔ یہ ضروری نہیں کہ ان مسائل کا حل دماغ فوری طور پر پیش کر دے۔ بالعموم یہ ہوتا ہے کہ جسم اور ہاتھ پاؤں کسی خارجی کام مثلاً کھینا۔ کودنا۔ سائیکل چلانا میں مصروف رہتے ہیں۔ اور دماغ کسی ایسے مسئلہ کو حل کرتا ہے۔ جو اس سے قبل آیا تھا۔ یہ حل کسی خواب کے ذریعہ۔ اعضاء سن کرنے کے دوران۔ نیند کے دوران مراقبہ کے دوران دماغ پیش کر دیتا ہے۔

گویا شعور کوئی الگ چیز نہیں البتہ
جسمانی نظام + شعور = شای فرد

جسم + شعور = حقیقت۔

پانچواں باب سپاٹرم کے نظریات اور اصول

قدیم ماہرین کے خیالات : قدیم ماہرین نے سپاٹرم اور اس مریخ کے اصول بیان کیے ہیں۔ اُن کی رائے میں ایک بڑی قوت کے ایک چھوٹی قوت یا چیز پر اثر انداز ہوتی ہے۔ خواہ اُن کے درمیان کتنا فاصلہ ہی کیوں نہ ہو۔ مثلاً زمین سورج اور اجرام فلکی سے قدامت میں چھوٹی ہے۔ اور بت فاصلہ پر ہے۔ پھر بھی سورج اور دوسرے اجرام فلکی مثلاً ستارے اور آریس مریخ، زہرہ، زحل زمین اور اسکے مکیٹوں کے اوپر اثر ڈالتے ہیں۔ یہاں یہ چیز یاد رہے کہ صرف اثر ڈالنا کافی نہیں اور اثر لینے کے قابل ہونا چاہیے۔

بعض لوگوں کی آواز اور طرز تقریر میں اثر ہوتا ہے۔ وہ اپنے مخاطب اور حاضرین پر اپنی آواز کے بل بوتے پر اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ واعظ، فیصلح البیان مقرر، معنی، مطرب اکثر عوام کو مسحور کر دیتے ہیں۔ اور حاضرین اس طرح ساکت ہو جاتے ہیں۔ جس طرح دنیا کی باقی چیزوں بلکہ اپنی موجودگی کا انہیں احساس نہ ہو۔

حیوان دوسرے جانوروں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ شکایات کی کتب میں متعدد جگہ تحریر کیا گیا کہ شیر جب ہرن، مگائے، بیل، بکری اور بھیڑ وغیرہ پر نظر ڈالتا ہے۔ تو ایسے جانور ذہنی اور جسمانی طور پر ساکت ہو جاتے ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اور شیر کا ترنوالہ بن جاتے ہیں۔ چھوٹے ہرنوں کے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ وہ شیر کی نظروں کی تاب نہیں لاسکتے اور ان خود جل کر شہنشاہ جنگل کی خدمت میں پہنچ جاتے ہیں۔ دئے ماہرین اسے صرف خوف گردانتے ہیں۔

افریقہ میں ایک قسم کا سانپ ملتا ہے۔ وہ جب پرندوں پر نگاہ ڈالتا ہے۔ تو پرندے درختوں کی ٹہنیوں سے زمین پر گر پڑتے ہیں سانپ انہیں کھاتیا ہے۔ دئے ماہرین اسے بھی خوف گردانتے ہیں۔

ہندوؤں میں ساوہا اور گوئی انی تیز اور گریزاں لکھنوں سے فوجانہ طور پر کو بے بس کرتے ہیں۔ اور نہ صرف لکھن کا تہمتی مال اُن کے سپرد کر دیتا ہے۔ بلکہ اپنے جسم کو بھی اُن کے احوال کر دیتی ہیں۔

اس قسم کے لوگوں کی طرف سے کئی اور طریقے بھی اختیار کیے جاتے ہیں جن سے عوام متاثر ہوتے ہیں۔ اُن کی ملازمین پوری ہوتی ہیں۔ وہ مطمئن ہو جاتے ہیں۔ تکالیف دور ہو جاتی ہیں۔ چند مندرجہ ذیل ہیں۔

- ۱۔ دعا
- ۲۔ عمل

۲ تعویذ اور گنتے

۴ جنت

۵ تنقیر

۶ راکھ کی چٹکی

یہ سب اثر ڈالنے کا طریقہ ہے۔ اور ظاہری طریقے فرق ہیں۔ روح ایک ہی ہے۔ کہ ایک حوصلہ منفرد کی روح ایک کم حوصلہ اور کم ذہنی قوت والے فرد پر اثر انداز ہو جاتی ہے۔ وہ ذہنی طور پر مرعوب اور ساقط ہو جاتا ہے۔

بعض بزرگ حکیم اور سادہ جوگی کچھ اور طریقے استعمال کرتے ہیں

۱۔ لات مارنا۔ مریض تندرست ہو جاتا ہے

۲۔ تنقیر دینا۔ حاجت مند کی آرزو پوری ہو جاتی ہے

۳۔ ڈنڈے مارنا۔ عوام ڈنڈے کھانے کے بعد اپنی تکالیف میں مبتلا کی محسوس کرتے ہیں۔

کسی بزرگ سے ڈنڈے کی مار کھانا ایک بات ہے۔ راقم اطراف نے ضلع ساہیوال کے ایک مشہور بزرگ کی حلقہ پر سالانہ عرصہ کے دوران ایک عجیب منظر دیکھا ہے۔ وہ حاضرین جو ہزاروں کی تعداد میں ہوتے ہیں یہ دانستہ طور پر بیدار کرتے ہیں۔ اس پر پولیس منبظ قائم کرنے کے لیے ڈنڈے چلاتی ہے۔ ادھر ڈنڈا پڑتا ہے۔ ادھر ڈنڈے کھانے والے فرد بزرگ کا نام بلند آواز سے پکارتا ہے۔ اور یوں سمجھتا ہے کہ اس کی جلد تکالیف دور

ہو گئیں ہیں۔

قدیم ماہرین ان واقعات اور ان سے ملتے جلتے واقعات کو ہینا ٹرم کے دائرے میں لاتے ہیں۔ اور ان کا نظریہ یہ ہے کہ ہینا ٹرم کے مصنوعی طریقے اب کوئی اختیار کیے جاتے ہوں۔ لیکن مندرجہ بالا قسم کے واقعات ہینا ٹرم کے منظر ہیں۔ ان میں ہینا ٹرم کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔ اور اتنی بڑی تفصیلات اور عمل نے اس نظریہ کو سیدھا کیا ہے۔ جو آج مختلف کتب میں ہینا ٹرم اور س مریم کے نام سے پیش کیا جاتا ہے۔

جدید ماہرین کے خیالات؛ جدید ماہرین ہینا ٹرم میں سٹراڈس اور این کو بلند مقام حاصل ہے۔ انہوں نے ہینا ٹرم کیا ہے کہ عنوان سے اس پر بڑا اثر حاصل تبصرہ کیا ہے۔ ناظرین کی اطلاع کے لیے ہم اس کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں۔ تھانس کا دلائل نے فریڈرک اعظم کی سوانح عمری کتھے وقت ایک جگہ تحریر کیا ہے کہ غیر معمولی ذہن فرو دہ ہے۔ جس میں کسی کام کرنے اور تکلیف اٹھانے کی سب سے بڑی استعداد ہو۔ ڈی بی نیل نے نمائندہ نے ان کا انٹرویو لیا اور سوال کیا۔ کہ کیا غیر معمولی ذہن فرد اس کو تھکس گے۔ جو میل بھی کرے اور تکلیف بھی نہ اٹھائے۔ مشہور سائنس دان نیوٹن سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے اتنی دریاہیں

کیونکہ کہیں۔ ان کا جواب صرف ایک لفظ تھا۔ ارادہ یا منصوبہ۔ ان دنوں انگریزی کا لفظ جس کا ترجمہ ارادہ کیا گیا ہے۔ ایک نکتہ پر ذہن کو مرکوز کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مشہور فلاسفر جان لاک نے ایک جگہ لکھا ہے۔ میں سرت محسوس کروں گا اگر کوئی فرد مجھے خیالات کی پریشانیوں اور طبع کے ہوئی راہوں کا حل بنا دے۔ جو فرد بھی ایسا کرے گا۔ وہ بنی نوع انسان کی بڑی خدمت کرے گا۔ اور وہ لوگ جو مختلف خیالات کی بحلول مصلحتوں میں جھپٹتے رہتے ہیں۔ انہیں راستہ بنا دے گا۔ مشہور سیاست دان جیمز ڈسراولی کے والد جو مشہور فلاسفر تھے

ایک جگہ یوں رقم طراز ہیں پیدائش پر میرے سامنے ابھی تک کوئی مستند کتاب یا مضمون نہیں گذرا غیر معمولی ذہین لوگوں نے انہیں تجربات اور خیالات ہم تک پہنچانے کی کوشش کی لیکن نیدرلینڈنگ نہیں ہے۔

ایک دن جو مربوط معلومات کا مالک ہے۔ اگر اسے ذرا تحریک دی جائے تو اپنا علم بخوبی ہم تک پہنچا سکتا ہے۔ ابھی تک اذہان میں بہت کچھ موجود ہے۔ لیکن وہ اس طرح محفوظ ہے جس طرح بجلی کی تاروں بلکہ خود برق کو روڑ کے خول چڑھا کر محفوظ کر لیا جاتا ہے ہو سکتا ہے۔ کہ یہ خیالات تحریک کے ذریعہ دہان سے نکلنے جائیں اور پھر ہم انہیں عملی تجرباتی میدان میں لے آئیں۔

آج ہم جس فرد کو غیر معمولی ذہین کہتے ہیں۔ اس کے لیے انگریزی کا لفظ GENIUS استعمال کرتے ہیں۔ یہ ایک نرمان لفظ سے مشتق ہے۔ یوں ان کے تمام اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ ہر فرد پر کسی جن۔ بصورت یا کسی ایسی ہستی کا سایہ ہوتا ہے۔ اور اس کی حرکات و سکنات کا ہم اور مروج بچار اس کے اثر کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جوں جوں زمانہ گزرا یہ کہا جانے لگا کہ اس فرد کا سایہ غیر معمولی ذہین ہے۔ یا غیر معمولی ذہانت کا حامل ہے۔ اس کے بعد سایہ کا لفظ بھی ختم ہو گیا اور غیر معمولی ذہانت کے مالک کو GENIUS کہنے لگے۔ تمام غیر معمولی ذہین لوگوں پر یہی بات صادق آتی ہے۔ ایک مشہور مصنف میٹرگون کوڑٹ کا قول ہے۔

جب آپ کسی موضوع پر غور کرتے ہیں۔ تو سلا قدم محض تقدیر پڑتا ہے لیکن بات یہیں ختم نہیں ہوتی پھر آپ کے اندر ایک غیر محسوس قوت سراٹھاتی ہے۔ ایک قوت عظیم، ایک عزت سی محسوس ہوتی ہے کہ تصنیف مکمل کی جائے یہی قوت آپ کے غور کی رہنمائی بھی کرتی ہے۔ یہ قوت اپنی عظیم ہوتی ہے۔ کہ جب کتاب مکمل ہوتی ہے تو آپ خود حیران رہ جاتے ہیں۔ یہ آپ خود محسوس کرتے ہیں کہ آپ کے اندر کوئی عظیم قوت نہیں تھی مگر آپ کو اس کی خبر نہ تھی،

کتاب میں پیش کردہ خیالات کب آئے۔ یہ تو ذہنی عمل کی پیداوار تھے اور ہم اس سے بے خبر تھے۔ یہ خیالات کبوں آئے۔ وجہ یہ ہے کہ پہلے ہیڈلینس دور میں خیالات کا نشانہ ہوا رہا۔ دماغ اس طرف مصروف رہا آپ اس کے بے خبر تھے۔ کتاب لکھنے کے دوران دوسری ہیڈلینس یا تحریک اور خیالات

کی خاطر اپنے مطالعہ کے کردار کی دیواروں کو سیاہ رنگ کا پالش کر دیتا تھا اور کھڑکیاں دروازے بند کر کے انہیں تاریک بنا دیتا تھا۔ اس طرح انہیں دوسری دنیا سے کٹ جانے کا موقع ملتا تھا اور میڈیٹیشن کو جلا ملی تھی۔

برطانیہ کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر سرجان سٹوارٹ مل تھے۔ وہ کسی دلیل کے لیے مناسب الفاظ نہ پاتے تو مدین منٹ خاموش ہو کر سوتل دیا اور کئی دنیا میں ڈوب جاتے۔ پارلیمنٹ کے دوسرے ممبر اس پر احتجاج نہ کرتے کیونکہ جیڈ منٹ بعد انہیں ایک اچھوتی دلیل ملتی۔

مشہور سائنس دان اپنے دوستوں کو کہا کرتے تھے کہ جب میں پیانو بجاتے بیٹھتا ہوں تو انھیں بند کر لیتا ہوں۔ اس گہرائی تک پہنچ جاتا ہوں کہ میرے کانوں میں ایک دھن کی آواز آتی ہے۔ اب میرے ہاتھ وہی دھن بجانے لگتے ہیں۔

مشہور سائنس دان ٹیوٹن کے متعلق اس کے ایک دوست نے بتایا کہ بعض اوقات سر ٹیوٹن خاموش ہو جاتے۔ وہ فکری گہرائیوں میں یوں ڈوب جاتے جیسے وہ عبادت کر رہے ہوں۔

غور و فکر کی گہرائیوں میں اکابر کس قدر ڈوبتے تھے۔ اس کے متعلق تاریخی شہادتیں موجود ہیں۔

مشہور حکیم فلاسفر سقراط کو افواج نے دیکھا کہ ایک دن ایک دن اور رات ایک جگہ بلا حرکت کیے کھڑا رہا اور اس کی نگاہیں ایک جگہ مرکوز تھیں۔ سقراط کو کوئی مسئلہ پیش ہوتا تو سمجھے نہ جانتا۔ جب اسے سخت سے

باہر آگئے۔ آپ کے تلم سے ہوتے ہوئے صفحہ قرآن سب پر منتقل ہو گئے۔ سٹر لائن اور ٹین کے خیالی چھو داغ مصروف کار رہا۔ خیالات کا تانا بانا بنتا رہا آپ اپنے کام میں مصروف تھے۔ کوئی جسمانی کام تھا۔ جب تحریک ہوئی تو داغ میں سمورے ہوئے خیالات ابل پڑے۔

کئی دفعہ اب بھی ہوتا ہے کہ ذہن فرد کو کھلا جائے سٹر لائن ڈوٹ سی ہما دان شخصیت تھی۔ وہ ایک آرٹسٹ، انجینئر اور سائنس دان تھا۔ اسے ایک سٹیڈ پرکھ کر لیا گیا۔ لیکن وہ خیالات سے کور تھا اور ادھر ادھر گھومنے کے علاوہ کچھ نہ کر سکا۔

ایسے فرد کا علاج مینا ٹرم میں برائوں مطالعہ کہلاتا ہے۔ اس کے ذریعہ خیالات کو شعور میں لایا جاسکتا ہے۔

بعض لوگ بھولی ہوئی چیزوں کو شعور میں لانے کے لیے مختلف طریقے اختیار کرتے تھے۔ فلاسفر سوسنیڈیل سبب جب کسی نکتہ کو حل کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو کھڑکی کے پاس چلے جاتے اور سامنے والے مکان کی چھت کی ٹائلیں گنتا شروع کر دیتے۔

مشہور مقرر ڈوسٹو نے میڈیٹیشن کی قدر چائی اور تحت نشو و خیالات کو تحریک دینے کے لیے سمندر میں ایک گوشہ چنا۔ ایک یونانی فلاسفر سوتل دیا اور سقراط نے ایک جگہ بلا حرکت کیے کھڑا رہا اور اس کی نگاہیں ایک جگہ مرکوز تھیں۔ سقراط کو کوئی مسئلہ پیش ہوتا تو سمجھے نہ جانتا۔ جب اسے سخت سے

میل برائی۔ ہا بلس کارنلی دوسرے فلاسفر سوتل دیا اور غور و خاص

سخت مسائل پیش آتے تو وہ خود روز نوشتی اور نیند بھی بھول جاتا۔ اس سے میڈیٹیشن کو تحریک ملتی اور یہ صورت حال اس وقت تک قائم رہتی جب تک ان مولوں کا حل نکلتا ہے۔ یا اُسے شہور سانس دان ارشش میڈیشن اپنے تالاب میں نہاتے وقت میڈیشن میں مصروف تھا۔ اس دوران میں اُسے مشہور زمان قانون ارشیدس محسوس ہوا۔ وہ میڈیٹیشن میں اتنا مستغرق تھا کہ کپڑے پہنے بنا برہنہ ہی نکل بھاگا۔ اور لپکارتا جاتا تھا۔

میں نے پایا۔۔۔ میں نے پایا
اُس کی زندگی میں میڈیشن کا ایک موقعہ اور یا جب اُسے ایک ایسا
نغمہ آیا جو جان بوا ثابت ہوا لیکن وہ اُسے محسوس نہ کر سکا۔ آپ نے لطائف
میں ایک پرنسپل صاحب کا قصہ عام پڑھا ہوگا وہ صاحب ایک شام گھر
اُسے تو اپنی چھتری بستر پر کھدی اور خود ایک کونے میں رات بھر کھڑے
رہے۔

مشہور بھارتی سیاست دان مٹھرا گاندھی بھی اس بحر کے شاندار
تھے۔ وہ ایک دن خاموشی کا روزہ رکھتے تھے اور اکثر کسی بڑے سے بڑے
فرد سے ملاقات نہ کرتے۔ وہ بھی ایک سلسلے میں عالم استغراق میں ڈوبے
رہتے تھے کہ انہیں روشنی نظر آتی۔

آپ غیر معمولی ذہین افراد کی ایسی حالت کو ذہنی غی حاضری کہہ سکتے ہیں
ذہین فرد خواہ کتنا ہی ذہین کیوں نہ ہو جب تک وہ اپنے خیالات ایک مسئلہ

یا مکنتہ پر مرکوز نہ کرے اُسے کامیابی نہیں ہوتی۔
نیاں ایک اور مسئلہ کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ بعض لوگوں
کا خیال ہے کہ غیر معمولی ذہانت یا گل بن کی طرف پہلا قدم ہوتا ہے۔ ایسے
افراد کے لیے سرفر سڈرک ٹوٹ کا تولی نقل کیا جاتا ہے۔ فریڈرک موشوف
نے پتھالوجی اور اعصاب کی سائنس میں کمال حاصل کیا تھا اور شہنشاہ
جارج پنجم کے مہلج خصوصی تھے وہ رقم طراز ہیں۔
یہ توکل غلط ہے کہ جو افراد مرگی یا پاگل پن کی شکل میں غیر متوازی
دماغی صورت حال طر نہیں کرتے وہ غیر معمولی ذہین نہیں ہوتے۔

جب آپ کسی فرد کے کمر کاٹر کا غور سے مطالعہ کرتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوتا
کہ پوری کوشش کی گئی ہے کہ اہم کونوں پر پردہ ڈار ہے۔ اور زندگی کے
ایسے گوشے بے نقاب نہ ہوں۔ بالخصوص یہ ان افراد کا خاصہ ہے۔ جو پیدائش
کے وقت بڑے یا اہم افراد تھے۔ یا وہ اپنی زندگی میں جلد اہم افراد بن گئے۔

اس قسم کی خصوصیات ان افراد میں بہت زیادہ ہوتی ہیں جو چھالاک
ہوتے ہیں۔ سچی اور کم عقل مند افراد میں یہ نشانیات کم ہوتی ہیں ایک
ذہین فرد روایات پر گامزن نہیں ہوتا۔ وہ عام افراد سے الگ شخصیت
کا حامل ہوتا ہے۔ اگر کم کم ہیں کہ وہ ٹین کے کھلوزن میں ایک حقیقی فرد ہوتا
ہے۔ تو درست ہے۔

اب ہم جہانی۔ طبعیاتی اور روحانی مسئلہ کو دیکھیں گے جیسوٹ
میں ایک قول ہے۔

آپ جس چیز کو جلدی مکمل کرنا چاہیں۔ اس کا امتیاز سے غور کریں۔
بتوازن یا اصول بہت وضو میں کار فرما ہے۔ اور اس کا عمل استعمال کشادہ
اور فراخ ہے۔

مثال کے طور پر آپ پٹائی کی کارکردگی پر غور کریں۔ ایک کم استعداد کا
ماک اپنے شاگردوں کو حکم دے کر چھوڑ دیتا ہے کہ وہ اپنی انگلیوں سے مشق
کریں۔ وہ یہ حکم دیتے وقت کبھی ذہن میں نہیں لاتا کہ اس حکم کی اس وقت تعمیل نہیں
ہو سکتی جب عضلات کا سکرٹن بھی شاگردوں کے لباس میں نہ ہو۔ یا عضلات
غلط طور پر سکڑیں۔

میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ صبح قسم کے ماہرین نے کیا کیا۔ اور وہ کیا
طریق کار استعمال کرتے ہیں۔ وہ اپنے شاگرد کو کہتے ہیں۔

آپ اپنی کلائی اور انگلیوں کے عضلات کو ذرا آرام دیں۔ اس دوران
میں آپ کو تفصیلی پٹائی کی چابوں پر رٹنی رہے۔

اب اپنے ہاتھ اور پٹائی کو اس صورت میں رکھیں۔ اور شاگردوں کو
ہدایت کریں کہ وہ صرف انگلیاں اٹھائیں۔ اور پٹائی بچائیں۔ اس طرح شاگرد
دیہ سربجائیں گے۔ جس سے انہیں دل چسپی ہوگی۔

وہ صرف اُن طریق ہائے کار کو جلد اپنائیں گے۔ جو صحیح ہوگی اور اگر
یہ طریق کار اختیار نہ کیا جاتا تو سر حاصل نہ ہوتی۔

فن کار تھیلٹ کے ساتھ کم و بیش یہی کچھ پیش آتا ہے جسکی قوت بے
بہا ہوتی ہے۔ اور جو اپنے عمل کے دوران ماہر پٹائی نواری کی طرح عمل کرتا ہے

اور آغاز کار سے پیشتر اس کے عضلات سکون کی حالت میں ہوتے ہیں۔
لاوس اور ٹن کا کہنا ہے کہ عام فرد اس سے کہیں طاقت ور ہے جتنا
وہ اپنے آپ تصور کرتا ہے۔ نہ صرف جسمانی طور پر بلکہ ذہنی اور دماغی طور پر بھی
اس کتاب میں اب تک غیر معمولی ذہنی فرد اور عام فرد کا مقابلہ کیا گیا
ہے۔

بہت کم کام کا تصور موجودہ دور میں ذہنی قوت کا راز اس میں مضمر ہے کہ
ساتھ ہی ساتھ متعلقہ مزاج بھی پیدا کیا جائے۔ ایک غیر معمولی ذہنی فرد کو اس پر
ملکہ حاصل ہوتا ہے۔ غیر ذہنی فرد کو اس کا ملکہ نہیں ہوتا۔ اس کی ذہنی صلاحیت مختلف
اطراف میں بکھری ہوتی ہیں۔ وہ انہیں یک جا نہیں کر سکتا۔ اس لیے اس کا ذہن
ترقی یافتہ نہیں ہوتا۔ غیر معمولی ذہنی فرد میں اس قسم کی توفیق ترقی یافتہ ہوتی ہیں
جو اکثر اوقات اُسے خود علم نہیں ہوتا۔ اور یہ نہیں بتا سکتا کہ کیوں ایسا ہوا ہے
اس لیے ذہنی فرد کو جو اور مقصد کا امتحان نہیں دیتے۔

بہت کم کام کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ ذہنی افراد کے لیے ضروری مصلحت ہے
یہ ایک تعلیمی ضرورت ہے۔ یہ ایک ایسا طریقہ کار ہے جس کی وجہ سے جسمانی دماغ
اور روحانی ترقی کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ عمل تنویم یا عمل استفراق کی شکل
میں مختلف افراد کی جسمانی، دماغی اور روحانی ورزش کرائی جاسکتی
ہے۔ یہ متوازن ذہنی فرد اور متوازن ذہن کی پیدائش میں مدد دیتا ہے
بہت کم کام یا عمل تنویم یا عمل استفراق کہہ لیجیے۔ ایک آرٹ بلکہ ایک سائنس ہے

جس سے آپ کسی فرد کی توجہ کو ایک جگہ مرکوز کر دینے کی تربیت دے سکتے ہیں اور عمل تنویم اور عمل استفراق کو بعد فرد میں ایک نیا مزاج پیدا ہوتا ہے۔ جو اس کی عام شخصیت اور مزاج سے الگ ہوتا ہے۔

آئندہ ابواب میں جب ہم عمل تنویم یا عمل استفراق طاری کرنے کے طریق کار بیان کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ چند ان شکل کام نہیں ہے اس میں کسی فن کاری کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اور نہ ہی کسی خاص رخ پر مطالعہ لازم آتا ہے۔ مثلاً اگر اس اور میں کو ایک لیڈی کی خوب کہا تھا۔

ہنا ٹرم طاری کر لینا چند ان شکل نہیں ہے۔ لیکن طاری ہونے کے بعد یہ کیفیت ایک بڑی طاقت بن جاتی ہے۔

ہنا ٹرم کی صورت حال بھی دوسری سانسوں سے مماثلت رکھتی ہے دائرہ میں کی سانس کو لیجئے۔ عمل سادہ ہے۔ لیکن جب آپ نتائج دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں۔ سانس کی کسی شق کو لیجئے۔ آپ تجزیہ کرتے ہیں۔ مگر مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کر پاتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے عمل میں کس نقص رہ گیا۔ اس لیے تمام سانسوں میں یہ از بس ہر ذریعہ ہے کہ آپ جس مسئلہ کو ہیں اس آغاز سے مطالعہ کریں۔ خواہ آغاز میں اس کی صورت کتنی ہی سادہ کیوں نہ ہو۔ پھر آپ سلسلہ وار یہی دریاہوں کو پڑھتے جائیں۔ اس دوران میں جو تجربات ہوں اور جو نتائج نکلے اور جو نظریات قائم کیے گئے۔ ان کا مطالعہ کریں مٹنے کے آس مقام تک پہنچ جائیں۔ جہاں آپ موجود ہیں۔ پھر آپ سے کوئی غلطی سرزد نہ ہوگی۔

مثلاً اس اور میں بتاتے ہیں کہ انہوں نے سلسلہ سے قبل ہنا ٹرم کی تاریخ اور مختلف تجربات کا مطالعہ کیا۔ پھر ایک مرکزی نکتہ حاصل نکالا نتائج پر وہ خود حیران ہو گئے۔

سانس کو سمجھنے کا بنیادی طریقہ یہ ہے کہ ان کا رکن بار بار تجربات کریں مٹے کہ انہیں اس عمل پر عبور ہو جائے۔ مگر اس میں کلام نہیں کہ تمام طبیب ایک جیسی صلاحیت کے نہیں ہوتے۔

ہم نے اس باب میں موجودہ دور کے ہنا ٹرم پر سیر حاصل بحث کی ہے اب ناظرین بتائیں کہ آیا کوئی مائٹر عقل یا جی آپ کے ذہن کی کیفیت بتا سکتا ہے۔ جواب یقیناً نہ ہوگا۔ اس طرح ایک دیہاتی عقل کا آدمی بھی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ ایک ذہن فرد میڈیٹیشن کے دوران کسی ذہنی بندی پر کام کر رہا ہوگا۔ یا تو ایک نجی اور درمیانہ درجہ کے فرد کی بات سمجھیں۔ ہم ایک عام فرد کی ذہنی حالت بتاتے ہیں آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ آپ کی ذہنی صلاحیت ہر وقت ایک جی نہیں رہتی۔ آپ اب محسوس کریں گے کہ آپ کی وقت ذہنی طور پر بلند ہوتے ہیں۔ اور کبھی وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ کا دماغ پوری طرح کام نہیں کرتا۔ آپ اچھے بھلے ذہنی بالغ ہونے کے باوجود کسی وقت ذہنی غبی سے قریب تر ہونے میں۔

ہنا ٹرم کو لیجئے۔ اسے بیان کرنا بھی اس طرح ہے۔

وہ آپ الفاظ کی بھرا کر تے ہیں۔

بہ آپ کم الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

لیکن سنیاٹرم ایک ایسی سائنس ہے جو زیادہ الفاظ سے سمجھا کی نہیں جاسکتی۔ اور اکثر کم الفاظ بھی صحیح پیغام دے جاتے ہیں۔ گویا دماغ اس وقت کم الفاظ سے استفادہ کے قابل ہوتے ہیں۔

مشہور ماہر سنیاٹرم سے کسی نے پوچھا کہ سنیاٹرم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الفاظ کا بڑا سے بڑا ذخیرہ بھی اس کو بیان کرنے سے قاصر رہے گا۔ لیکن اگر مخاطب معمول بن جائے۔ تو ایسے فرد کے لیے چند الفاظ ہی کافی ہیں۔ گویا یہ ایک ایسی سائنس ہے جو زیادہ تر عملی ہے۔ عمل ایسا ہے جو الفاظ کا بین منت نہیں۔ عمل نہیں وہ گہری اور درست ہے جو صرف مزید عمل کی محتاج ہے۔ اور الفاظ کی درست کی طالب نہیں رہتی ہے۔

ایک ماہر سنیاٹرم سے پوچھا گیا کہ سنیاٹرم کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ذہن فرد کی وہ ذہنی حالت جس میں وہ متاثر کر سکے۔ اور خود بھی متاثر ہو سکے ایک ماہر نفسیات جو ماہر سنیاٹرم بھی تھے سے پوچھا گیا کہ سنیاٹرم کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ذہنی مطالعہ کا نام ہے جو دو طرح سے کیا جاتا ہے

۱۔ حقیقت پسندانہ

ب۔ متانت سے طور پر

حاصل کلام

جدید سنیاٹرم ایک سائنس ہے۔ ایک فن ہے۔ وہ ذہن فرد کے ذہن کا مطالعہ اور شوق کرنا ہے۔ لیکن یہ شوق اپنی تمام وسعتوں کے باوجود جسم اور

حسانی نظام کی رہنمائی ہے۔

سنیاٹرم کی سائنس اور اسکی ماہریت کو بیان کرنے کے لیے بہت سے الفاظ بھی کم ہیں۔ لیکن اگر مطالعہ کرنے والا فرد عملی طور پر بطور عامل یا معمول اس منزل سے گزر جائے۔ یعنی چند بار عملی مشق کر کے۔ تو اسے زیادہ الفاظ کی ضرورت نہیں۔ چند الفاظ اسکی تفصیلات سے زیادہ ہوتے ہیں۔

جہانگیری درزی خانہ

یہ کتاب خاص طور پر نئے نئے ڈیزائنوں کے ساتھ ہر قسم کے لباس بچوں سے لے کر بزرگوں تک صحیح پیمائش وغیرہ بمقتضات تصویرات اس طرح درج کیے گئے ہیں۔ کہ ہر کسی استاد کی مدد سے آپ سب کام کر سکیں۔ خاص طور پر سکول کی بچیوں اور شریف ستورات کیلئے بہترین ثابت ہوگی۔ قیمت تین روپے۔
علاوہ خرچہ محصول ڈاک

جہانگیری کتب ڈپو۔ نوکٹا بازار لاہور

حصہ باب سجشن الو سجن مشورہ دینا خود اندائی

ایک مشہور ایکڑیک ریڈی کے متعلق بنایا جاتا ہے کہ جب اس سے ولین اور کسی بد معاش فرد کا کردار ادا کرنا ہوتا ہے تو وہ چند لوگوں کو بلاتا اور انہیں ثابت کرتا کہ وہ اسے جسمانی تکلیف پہنچائیں۔ اگر ہم اس واقعہ پر غور کریں۔ تو اسکی مماثلت ایک اور قسم کے افراد کے رویہ سے ہوتی ہے۔ یہ افراد اگر کسی سانچہ پر بننے کے موڈ میں ہوں تو اپنے جسم میں پن اور سوزیاں گاڑنے لگتے ہیں۔ یعنی تکلیف سے دوچار ہونے لگتے ہیں۔ جس سے ان کا وہ موڈ جو انہیں ہنسنانے کے قریب لادتا تھا ختم ہو جاتا ہے۔ ایک مشہور اداکارہ سنسرڈین تھیں۔ وہ شیخ کی اداکارہ تھیں۔ جب وہ کسی ولین عورت کا کردار ادا کرتی تو کبھی ختم ہونے کے بعد سب سے پہلے وہ لباس اتارتی جو اس کردار کے لیے ضروری خیال کر کے پہنا گیا تھا۔ پھر وہ عام صاحب عورت کا لباس پہنتی اور چند ساعتوں کے لیے ایک تھلگ لیٹ جاتی تاکہ بدکار عورت کے مکالمے اور خیالات ذہن سے نکل جائیں۔

سٹرینری اردنگ اپنی زندگی کے پہلے دور میں ایک بدکردار اداکار تھا

ایک دفعہ لارڈ ٹینسی سن کے تحریر کردہ ڈراما میں تناس بیٹ کا کردار ادا کرنا پڑا۔ یہ کردار شرانت کا منظر تھا۔ صرف اسی کردار کو بار بار ادا کرنے سے سٹری اردنگ کی دنیا بدل گئی۔ اور وہ ایک بد معاش اداکار کی بجائے معاشرے کا شریف رکن بن گیا۔ اور سر کا خطاب پایا۔

آپ کی سٹیج کی محفل میں بھیجے ہیں۔ اور ایک دھن ایسی بجائی جا رہی ہے۔ جس نے آپ کے ذہن کو مسحور کر دیا ہے۔ آپ دنیائے دور اس میں محو ہو چکے ہیں۔ ایسے وقت میں تھوڑے نامے پر نیز بھانا شروع کر دیتے ہیں یا ڈھول پیٹتے لگتے ہیں۔ تو وہ دھن خود بخود آپ کے ذہن سے نکل جائے گی۔

آپ جب بھی کسی نئے کو کہیں گے کرات کی تاریکی میں اگر وہ کسی قبرستان کے پاس سے گزرے تو یہ کہیں گے کہ یہیں بجاتا ہوا نکل جائے یا کوئی گانا گنگنا رہا ہے۔ عرب میں افواج جب ایک دوسرے کے خلاف تھیں تو تہیوں کے بھانڈے اپنے قبیلے کی بہادر س کے قہقہے اور چیخ واد میں بولتے لگتے تھے۔ تاکہ مخالف قبیلہ کی طرح سن سکے۔

یہ تمام واقعات آٹو سجن ہیں۔

ط سجن کی تعریف: اگر کوئی فرد اپنی مرضی سے دماغ میں ایسی تصاویر اور واقعات لے آئے کہ خود اس کا دماغ متاثر ہو تو یہ عمل خود ایسائی، یا آٹو سجن ہوگا۔ اس لیے اکثر دماغی تبدیلیاں لائی جاتی ہیں۔ بلکہ کئی مرتبہ جسمانی تبدیلیاں بھی

آٹو سچشن کی تاریخ۔ آٹو سچشن ایک قدیم فن ہے۔ قدیم نہیں بلکہ ہم اسے قبل تاریخ کے زمانہ میں موجود مان سکتے ہیں۔ ایک خیال کے مطابق ہندو اس فن کے بانی تھے۔ انہوں نے اس فن کو اپنی روح اور آتما کو پختہ کرنے کے لیے استعمال کیا۔ اور کئی طریقے استعمال کیے۔ ان میں لوگ کا عمل ظہور میں آیا۔ لوگ کی مختلف مشقیں ایجاد کی گئیں۔ ان میں کچھ نظام تنفس کے متعلق تھیں اور کچھ دوسرے نظاموں کے متعلق ان کے خیالات کے مطابق ہوا کسی چیز کا نام نہیں اور یہ تصور کچھ ہم کو ہوا کی ضرورت ہے۔ کوئی مقام نہیں رکھتا۔ وہ ہوا کو "پران" کا نام دیتے ہیں۔ ان کا ایمان ہے کہ دنیا کے تمام اجسام بالآخر پران بن جاتے ہیں۔ لوگوں اور دوسروں نے ایسی مشقیں کیں اور ابھی تک کرتے ہیں۔ جن کا تعلق نظام تنفس کو تکلیف دینا۔ نظام اعصاب پر دباؤ ڈالنا۔ عضلات کو سزا دینا ہے۔ دینا اس نظام لوگ کو عام طور پر تسلیم نہیں کرتے اور اس کے متعلق کسی قسم کے قصے گھڑتی ہے۔ لیکن ایک چیز قسم ہے کہ نظام لوگ بہت بڑی کوشش اور عمل ہے آٹو سچشن کا۔ آٹو سچشن کا عمل صرف ہندوستان تک محدود نہیں رہا۔ اور تجارت سے دوسرے ممالک میں پھیل گیا۔ یہ فن چالڈیا سے ہوتا ہے۔ مینو عساق، شام اور مصر تک پہنچ گیا۔ مصر میں فرعونوں نے اسکی سرپرستی کی۔ مصر سے یونان پہنچا۔ ناظرین حیران ہوں گے۔ کہ اس فن کو مشہور سائنس فیثا عدت اور دوسرے فلاسفر اپنے شاگردوں

کو چڑھاتے تھے۔

یونان سے یونان، روم اور اٹلی میں پہنچا۔ وہاں صاحب علم اور صاحب کمال لوگوں نے اسے اپنایا۔ ہسٹوٹسی نے لکھا ہے کہ اٹلی میں ایک فرد جس کا نام رسمی ٹوش تھا۔ اپنے آپ میں بے پوش پیدا کر لیتا تھا۔ اور اس حالت میں ایک وقفے تک پڑا رہتا۔ کارڈانس کا خیال تھا کہ اس میں روحانی وحدت شامل تھا۔

یہ صرف ماضی کا تذکرہ ہی نہیں۔ آٹو سچشن کو زمانہ بلخی تریب میں بھی استعمال کیا گیا۔ ڈاکٹر کوٹے ڈی لیکر یونے جو فرانسیسی فوج میں مشہور مہرجن تھے ۱۸۸۹ء میں ہینڈلرم کی بین الاقوامی کانفرنس میں ایک مضمون پڑھا۔ جس میں آٹو سچشن کا طریقہ کار اور فوائد بیان کیے۔

۱۹۲۱ء سے آٹو سچشن کا لفظ وسیع تر کثافت میں استعمال ہو رہا ہے۔ پروفیسر مک دوگال نے ہینڈلرم کے عوامی نظاموں میں فن کی اس مشق کا استعمال کیا۔ میٹر لائرس اور مین پروفیسر مکدور سے پریس میں ۱۹۲۲ء میں ملے۔

مسٹر ادین - تم ہینڈلرم پر عمل کرتے ہو اور اس کا نام بھی لیتے ہو میری طرف دیکھو میں ہینڈلرم کا استعمال کرتا ہوں۔ مگر اس کا نام نہیں لیتا۔ بہتر یہ ہے کہ ہینڈلرم پر عمل کرتے وقت اس کا نام نہ لیا جائے۔ پروفیسر مکدور نے انفرادی آٹو سچشن کی بجائے وسیع تر آٹو سچشن کا طریقہ کار اختیار کیا۔

ساتواں باب

کیا ہیناٹرم مجرموں کا نتیجہ ہے

۱۹۵۳ء میں ماسکو میں پوشوویک لیڈروں پر مقدمات چلائے گئے تو مغربی ممالک کے اخبارات میں عجیب و غریب کہانیاں شائع ہوئیں۔ یہ لکھا گیا کہ ملزموں کو عدالت کے سامنے حاضر کرنے سے قبل ہیناٹرم کے ذریعے عمل تنویم کر لیا جاتا تھا۔ اور وہ عدالت کے سامنے تنویمی بے خودی کی حالت میں بیان دیتے تھے۔ انہی دنوں ڈیلی ٹیلی گراف کے نمائندہ نے مشہور ماہر ہیناٹرم مسٹر لادس اورٹین نے اسکے متعلق پوچھا۔ تو انہوں نے اپنے بیان میں کہا "میں نے گزشتہ ستریس سالوں میں بیس ہزار افراد پر ہیناٹرم کا عمل کیا ہے۔ میں صاف الفاظ میں کہہ سکتا ہوں کہ ہیناٹرم کے ذریعے مجرموں سے جرم منوایا نہیں جاسکتا یا لوگوں کو جرم کرنے پر آمادہ نہیں کیا جاسکتا۔ میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اس کے اثر سے کئی مرتبہ بے گناہ مسز اپاگٹے اور عرف مجرموں کو سیدھا راجا جاسکا۔

عام طور پر دیکھا اس بات کا سہارا دیتے ہیں کہ مجرموں یا گواہ ہیناٹرم کے زیر اثر ہے۔ یا کئی مرتبہ عدالت بھی یسبکیم کرتی ہے۔ کوئی ملزم عالم استغراق میں ہے۔

کسماس کی ایک عدالت نے ایک جینہ قاتل کو اس بنا پر رہا کر دیا کہ وہ عالم استغراق میں ہونے کی وجہ سے ایسے بیانات دے رہا تھا۔ جو اُسے مجرم ٹھہراتے تھے۔ بستر مرگ پر اس فرد نے بتایا کہ اُسے کسی سے عالم میں نہیں پہنچایا تھا۔ اور کہ اس مقدمہ کے دوران اُس نے محض اپنی جان بچانے کے لیے یہ نسا گھڑ لیا تھا۔

دراصل اس قسم کی غلط فہمیاں بعض نادلوں، ڈراموں اور فلموں نے پیدا کی ہیں جن میں یہ دکھایا جاتا ہے کہ بعض بدعاش اور بدکردار لوگ جن کی قوت ارادی بہت مضبوط تھی۔

انہوں نے شریف بلکہ زوراف نوں کو مستحضر کر لیا اور اُن سے جوائن کروائے۔ عام طور پر یہ بتایا جاتا ہے کہ بدکردار بلکہ قوت ارادی مالک کسی خوبصورت کنواری لڑکی کے دماغ پر چھا گیا۔ اور وہ لڑکی جرائم میں اُس کی مدد کرنے لگتی اور مجرم کی ایجنٹ بن گئی۔ میں اس ضمن میں ایک بات تحریر کرتا ہوں کہ اس قسم کی یا وہ گوئی کرنے والے حقیقی ماہر ہیناٹرم نہیں ہوتے۔

مسٹر لادس اورٹین کے خیال میں ہیناٹرم اس قابل نہیں کہ کسی مجرم سے راز اگلوائے۔ انہوں نے تو سب تک لکھا ہے کہ ایک لڑکے کو چوری کی عادت تھی۔ وہ اُن کے پاس لایا گیا۔ تنویمی بے خودی کے دوران یہ اُس کے چوری کے خلاف تلقین کرتے رہے۔ کہ چوری کی عادت بڑی ہے۔ لیکن جو بھی سچا اصل سے باہر آیا۔ اُس نے مسٹر لادس اورٹین کا تالہ چرائینا۔ گو یہ

شمال ہر دفعہ درست ثابت نہیں ہوتی۔ ہینا ٹرم بڑے بچوں کو راہ راست پر لانے کا ہتھیار ہے۔ البتہ ان کے خیال میں عالم بے خودی کے دوران گزرتے ہوئے اور بچے ہوئے واقعات یاد آسکتے ہیں۔ مسٹر لاس اورٹن کا ایک دوست ڈاکٹر فوربس دلسو تھا۔ وہ ہینا ٹرم تھا۔ لیکن کئی مقدمات میں مانور ہونے کی وجہ سے قید خانہ میں بند تھا۔ حکومت قیدیوں سے راز اگھوانے کے لیے جیل خانہ میں اس کی مدد لیتی تھی۔ اپنی دنوں ایک خوبصورت جوان لڑکی قید خانہ میں لائی گئی۔

اس پر الزام یہ تھا کہ اس نے اپنی ماں کو خوراک میں سنکھیا کھلا دیا تھا تاکہ اس کی ایسی نزار والہ رقم بقیہ نہ کرے۔ ہر شخص لڑکی کو مجرم سمجھتا تھا خود لڑکی بھی بوکھلائی ہوئی۔ اور ہراساں تھی۔ ڈاکٹر فوربس نے اس پر عمل تویم کیا۔ لڑکی کی یادیں عود آئیں۔ لڑکی نے واقعات پوری طرح بتا دیے۔ وہ مجرم نہ تھی۔ ڈاکٹر فوربس کی رپورٹ پر لڑکی کو چھوڑ دیا گیا مسٹر لاس اورٹن لکھتے ہیں کہ اکثر ان کے پاس لوگ دودھ پینے کے کرتے ہیں۔

۱۔ انہیں اپنے پراعتماد کرنے کے قابل بنایا جائے۔

۲۔ ان میں قوتِ ارادی کو اس قدر ترقی دی جائے اور وہ دوسروں پر

چھا جائیں

مسٹر لاس اورٹن لکھتے ہیں کہ پہلی شق درست ہے لیکن دوسری مشکل بلکہ ان خطوط پر مدد کرنا ہی غلط ہے۔

پھر ہینا ٹرم اور سجن کو باہم غلط ملط کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سجن، نفیاتی نکتہ نظر سے ایک کوشش ہے اپنے آپ پر یا دوسرے پر اثر انداز ہونے کی یہ عمل تویم کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ سجن عمل تویم سے علیحدہ بھی دی جاسکتی ہے۔ یہ ہمارے خیالات و اعمال کو متاثر کرتی ہے۔ لیکن سجن بھی اسی فوہ پر کارگر ہوگی جس کو عامل پر اعتقاد ہو۔ دوسرے فرد پر جو عامل یقین نہیں رکھتا۔ اس کی رائے کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس پر کوئی اثر نہ ہوگا۔

ہینا ٹرم ایک ایسا عمل ہے جس میں کسی نقصان کا اندیشہ نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی معمول یہ سمجھے کہ عمل تویم کے دوران اس سے کوئی قابل اعتراض باتیں سر نہ ہونگی۔ تو وہ شاید اس طرف کچھ جھک بھی جائے گا اس کا اندازہ بہت ہی کم ہوگا۔

لوگوں سے اصلیت اگھوانے کے لیے کچھ دوائیں بھی استعمال ہوتی ہیں

۱۔ ادیپن EVIPAN

۲۔ سکوپولامین SCOPOLAMINE

۳۔ سوڈیم امیٹال SODIUM AMYTAL

ان واقعات کو ایک عورت اڈوسی لوسی استعمال کرتی تھی۔ لیکن اس نے بعد میں اپنی رائے بدل دی۔ اس کے خیال میں حقیقت عمل تویم سے آتی تھی اور ہینا ٹرم کو دوائی کا نام دے کر صرف رنگ دار پانی ہی ملا دیا جاتا تو وہ اصلیت سمجھ بھی جاتا۔

افریقہ اور دوسرے غیر ترقی یافتہ ملکوں کی بات کیجیے۔ یہ جنوں کا فائدہ کیا ہے۔ جن کی طرح لوگوں میں داخل ہوتا تھا۔ اور جن زندہ فرد کسی طرح کی حقیقت بتاتا تھا۔ اور ایسے بیان بھی دے ڈالتا جس سے اس کی شہرت، عزت، وقار اور دولت کو نقصان پہنچتا ہے۔ زندہ دہلی میں جن زندہ افراد کو کہا جاتا تھا۔ کہ وہ لائیکل مسائل کا حل بتائیں آج مغرب میں ہیناٹرم سے یہ توقع رکھی جاتی ہے۔

دوسری قوم مذہب پر اعتقاد رکھنے کے باوجود پرلے درجے کی وہم پرست اور خفیف العقائد ہے۔ اسکی وجہ شاید یہ ہے کہ عرصے تک ہیناٹرم بطور طریق علاج جاری رہا ہے۔

جب بالمشوبہک لیڈیوں پر مقدمات چلے تو بازاروں، فارمیں اور فیکٹریوں میں کانامچھوسی ہوئی۔ اس سے اچھے اچھے دماغ متاثر ہوئے پھر ملزم کیوں متاثر نہ ہوتے۔ اور ان میں سے اکثر اپنا جرم کیوں تسلیم نہ کرتے۔

پھر دوسری بات یہ تھی کہ دوسری ملزموں کو بڑے دراز عرصے تک جیل خانہ کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں رکھا گیا۔ اس دوران میں انہیں یا تو کڑی جسمانی سزا دی گئی۔ یا انہیں رہا کر دینے کے جھوٹے وعدے کیئے گئے۔ اور طفل تلبیاں دی گئیں۔ اس طرح ملزموں نے اُن کے جرموں کو تسلیم کرایا گیا۔

کیا یہ ایک ہیناٹرم تھا۔ غلط۔ یہ تمام کہانیاں جو مغربی ملکوں کے لغبات

میں چھپل فنانوں سے زیادہ نہ تھیں۔ اور یہ بات کہیں ثابت نہیں ہوتی کہ اتنے بڑے مقدمات میں ہیناٹرم کو استعمال کر کے حکومت بے گناہ افراد کو جرم تسلیم کرنے پر آمادہ کر لیا اور وہ سزا پا گئے۔ اس طرح اس امر میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ بعض بدکردار لوگ جن کی قوت ارادی مضبوط ہوتی ہے۔ کم قوت ارادی کے لوگوں کو بالخصوص بھارتیوں کے حواس پر بذریعہ ہیناٹرم چھپا جاتے ہیں۔ اور اُن سے جرم کرواتے ہیں۔ البتہ خوف کی بات دوسری ہے۔

دراصل سارا فساد دشمنوں کی ترغیب کا ہے۔ جس نے صرف ہیناٹرم کے متعلق غلط فہمیاں پھیلائی ہیں۔ بلکہ ہیناٹرم کی ترقی کا راستہ روک دیا ہے۔ اگر ظاہری طور پر عمل تنویم کے دوران معمول کوئی جرم سرانجام دیتا ہے۔ یا غلط کام کرتا ہے۔ تو یاد رکھیے اس پر اس وقت عمل تنویم کا اثر نہیں رہا ہو۔

دوسری بات یہ کہی جاتی ہے۔ کہ کوئی مرتد معمول عامل کی مرضی مطابق کام نہیں کرتا۔ یہ درست ہے۔ تنویم صرف عامل کے احکام کی پیروی کا نام نہیں ہے بلکہ عمل تنویم کے دوران معمولی کا ذہن عام حالت کے مقابلے میں زیادہ ترقی یافتہ ہوتا ہے۔

عمل تنویم اور ترغیب کے عمل سے مجرموں میں اخلاقی ترقی کی حاکمیت ہے۔ اس کے علاوہ عمل تنویم کے ذریعے بھولی ہوئی باتیں یاد کر لئی جاسکتی ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ بھولی ہوئی باتوں میں کوئی ایسا جرم موجود ہو کہ

سزا کے تحت ایک ہندو

ایک بات صاف ہے کہ قوتِ ارادی کے مالک افراد سے اُن کے مرضی کے برخلاف اُن پر عمل تو نہیں کیا جاسکتا۔ اور اُن سے کوئی غلط کام نہیں لیا جاسکتا۔ البتہ بڑے بڑے سخت مجرموں کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔

اٹھواں باب

ہیپاٹزم اور مس مریم کے مختلف ماہرین اور

اُن کے طریق کار

ہیپاٹزم جہاں ایک سانس ہے۔ وہاں ایک تحریک بھی ہے۔ کسی تحریک کے تفصیلات کا تذکرہ لگانا ہو۔ تو تحریک کے لیڈروں کے قول، بیانات، افکار اور اعمال کا تجزیہ کرنا پڑتا ہے۔ ہم نے لکھا ہے کہ ڈاکٹر بریڈ ہیپاٹزم کے امام ہیں۔ اور مس مریم کے۔ لیکن یہ تحریک جب پروان چڑھی پھیلی اور پھولی تو کئی ایسے صاحبِ فن اس تحریک میں شامل ہو گئے جو امام تو نہیں کہے جاسکتے۔ لیکن ان کا مقام اس تحریک میں ارفٹے اور اعلیٰ ہے۔ اس تحریک میں شامل غلط ادراک کے طریق کار کا جائزہ لینے سے ہم اس فن کی تفصیلات کا کافی مزہ اندازہ کر سکیں گے۔

ڈاکٹر بریڈ کا استفراق پیدائنی کا طریقہ

وہ پیشہ کے لحاظ سے ماہر ڈاکٹر اور ہیپاٹس تھے۔ یعنی مریض کو عالم استفراق میں پہنچا کر اس کا علاج کرتے تھے۔ وہ مریض کو کرسی پر بٹھاتے اور سامنے

درک شاپ گائیڈ

مصنف نیاز محمد ایم۔ اے

ڈھلائی۔ سانچوں کی نہیں۔ ہر چیز اور رنگ ریت کی ڈھلائی۔ روشنی فورجنگ۔ دھاتوں کا امتحان۔ عملِ حرارت گیس کی پھٹیاں۔ ملبہ گچ کا سیٹ خراؤ کے اور ڈرننگ شین۔ پتھر تراشی۔ ورسا سازی۔ خراؤ کاری، سوراج اور چوٹیاں ڈالنا اور دھنسنے ڈالنے والی مشین کے متعلق مفصل بیان کیا گیا ہے قیمت پانچ روپے

جہاں گیر ایک ڈپو۔ تو لکھا بازار لاہور

آئینہ دیکھتے۔
مریض کی آنکھوں کے سامنے رکھتے کہ آئینہ کا اثر اس کی آنکھوں پر پڑتا
سیر وہ خود سامنے والی کرسی پر بیٹھ جاتے اور مریض کو ہدایت کرتے کہ وہ
اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دے۔ اپنی تمام توجہ ڈاکٹر صاحب آنکھوں
کی طرف مبذول کر دے۔ اس طرح دونوں کی نظریں ملتے۔ وہ بائیں منٹ
تک مریض کی آنکھیں دکھاتے۔ نظریں لڑاتے۔ اب وہ اپنی دوا انگلیاں
اس طرح رکھتے کہ ان کا رخ مریض کی آنکھوں کی طرف ہوتا۔
مریض کو عام طور پر نیند آنے لگتی۔ بالخصوص کم عمر کے مریض جلد تاثر
ہو کر عالم استفراق میں پہنچ جاتے۔ زیادہ عمر کے مریض زیادہ
دیر کے طالب ہوتے ہیں۔ اب وہ اپنی انگلیاں ٹپاتے اور مریض
کو کہتے کہ آئینہ پر ٹکلی باندھو اور خود اس کی نظروں میں نظریں ڈال دیتے
آخر مریض عالم استفراق میں پہنچ جاتا۔

ڈاکٹر ہسین بن کا طریقہ کار

انے دور میں ہسپتال کے مشہور عامل تھے۔ ان کا مشہور دور دور
ایک نیچا ہوا تھا۔ پیشتر کے محاط سے ڈاکٹر تھے اور ایو پھک اور ہسپتال
کی سائنس کا مشترک علاج کرتے تھے۔

وہ آئینہ کی بجائے ٹاکم میں ماجیبی گھڑی استعمال کرتے تھے۔ وہ ایک
میز لیتے اور اس پر ایک گھڑی رکھ دیتے۔ گھڑی کی ٹیک ٹیک اس قابل ہوتی کہ

معمول اور عامل دونوں کو خوب سنائی دیتی۔ اب وہ معمول کو کرسی پر اس طرح
بیٹھاتے کہ معمول کی نظریں گھڑی پر گڑی رہیں۔ وہ معمول کو ہدایت کرتے کہ
اپنی نظریں گھڑی پر گاڑ دے اور خود دونوں ہاتھوں سے معمول کی ٹاک
اور کمینٹوں کو سہلاتے۔ تھپتاتے اور یوں مشورہ دیتے۔
تمہارے سامنے گھڑی ہے۔ یہ ٹیک ٹیک کر رہی ہے۔ تم اس کی طرف
دھیان دو۔ اس میں کچھ کن قوت ہے۔ جو تمہیں سلا دے گی۔ تم سو
جاؤ گے۔ تم سونے والے ہو۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔
.... تم بیدار نہ ہو گے۔ اچھا سو جاؤ۔
معمول سو جاتا تھا۔ جسے وہ مطلوبہ عمل کے بعد عالم بیداری میں
لے آتے تھے۔

ڈوئیزی صاحب کا طویل طریقہ کار

آپ نے مختلف مہرین کے طریقے پڑھے ہیں۔ لیکن ڈوئیزی صاحب کا طریقہ
کار بے طویل ہے۔ اس میں بحث یا مشورہ نہیں ہے۔ لیکن عمل طویل تر
ہے۔ انہیں سوتی صد کا میا بی ہوتی تھی۔ اگر آج کوئی عامل ڈوئیزی صاحب کے
طریقہ کار کو اپنائے تو مندرجہ ذیل طریقہ پر عمل کرے گا۔

- ۱۔ عامل معمول کو کرسی پر بیٹھا دے
- ۲۔ خود اس کے بالمتقابل کرسی پر اس طرح بیٹھے کہ اس کے گھٹنے معمول
کے گھٹنوں سے اوپر اوڑن پاؤں سے مل جائیں۔

۳ عامل معمول سے کہے کہ باقی خیالات ذہن سے نکال دے اور عامل پر اعتماد کرے

۴ اب عامل معمول کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ اس طرح رکھے کہ ہتھیلیوں سے ہتھیلیاں اور انگلیاں ملتی رہیں۔ دو منٹ اب کرے اور عامل معمول کی آنکھوں میں آنکھیں ٹکا کر رکھے

۵ اب عامل اپنے ہاتھ چھڑا کہ معمول کے سر پر رکھ دے۔ دو منٹ بعد شانوں پر لے آئے۔ دو منٹ بعد بازوؤں پر اور پھر ہاتھوں

۶ پانچ چھ بار اس طرح کرے۔

۷ اس کے بعد ہاتھ سر پر لے جائے۔ گردن پر ہاتھ پھیرا ہوا۔ ریڑھ کی ہڈی اور پیچھے تک پہنچا دے۔

۸ اب سر سے سینے، چھاتی، پیٹ اور ناف تک ہاتھ پہنچائے۔

۹ اس عمل کو کئی بار کرے۔

۱۰ سر سے ہاتھ جسم کے نیچے لائے۔ پشت کی جانب بھی اور اگلی جانب بھی۔

معمول عالم استغراق میں پہنچ جائے گا۔

مسٹر کو لکھنویں کا طریقہ کار

یہ طریقہ دراصل ڈوئیزی صاحب کے طریقہ کا اختصار ہے۔ اصول وہی ہے

لیکن غسل کو کافی حد تک مختصر کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کئی جگہ یہ تحریر کیا ہے کہ وہ نیند کی فزیالوجی سے واقف ہیں۔ جب دماغ میں خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ تو قدرتی نیند کا آغاز ہوتا ہے۔ ان کا قول ہے کہ کیوں نہ اسی بنیاد پر استغراق کی عمارت تعمیر کی جائے۔ اگر آج ان کا طریقہ کار اپنایا جائے تو عامل مندرجہ ذیل اقدامات کرے

۱ عامل معمول کو کرسی پر بیٹھا دے

۲ خود اس کے سامنے بیٹھ جائے

۳ اس کی نظروں میں نظریں ڈال دے

۴ اب اپنے دونوں ہاتھ معمول کے سر پر رکھے

۵۔ ہاتھ اٹھا کر شانوں (بازوؤں) ہاتھ ٹماٹھوں کا بالائی حصہ اور گھٹنوں بلکہ پاؤں تک لائے۔

۶ اگر ساتھ ساتھ ہتھیلیاں تو بہتر ہے۔

۷ بار بار اسی طرح جھالے دے۔ خواہ ہاتھ جسم سے چھو نہ سکیں لیکن رنج یہی ہو۔

۸ کسی صورت میں رنج بعکس نہ کرے

معمول بعد عالم استغراق میں پہنچ جائے گا۔ اور غسل کے بعد اسے واپس لانا ہوگا۔

ڈاکٹر جے پدک صاحب کا طریق کار

یہ صاحب مس مریم کے علاوہ ایک اور فن میں کھتا تھے۔ جے اردو میں روشن خمیری کہا جاسکتا ہے۔ روشن خمیری ایک ایسا فن ہے۔ جس میں معمول دور دور کی باتیں بنا سکتا ہے۔ یہ پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے لیکن اپنے پیشہ کی بجائے روشن خمیری پیدا کرنے کے باعث مشہور ہوئے اگر اس دور میں کوئی عامل ان کی نقل کرے تو مندرجہ ذیل طور پر عمل کرتے

- ۱۔ معمول کو کرسی پر بیٹھائیں
- ۲۔ خود اس کے بال مقابل ادنیٰ کرسی پر بیٹھیں
- ۳۔ معمول کے دونوں ہاتھوں کو بائیں ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیں
- ۴۔ دایاں ہاتھ معمول کی پیشانی پر رکھ دیں
- ۵۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں اور ٹکلی باندھ کر دیکھیں
- ۶۔ کم عمر معمول کو اس طرح عالم استغراق میں پہنچا یا جا سکے گا۔
- ۷۔ زیادہ عمر کے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے دو انگلیاں کریں اور نیچے سینہ تک لائیں۔
- ۸۔ بار بار یہی عمل کریں

ڈاکٹر واد کا طریقہ کار

یہ بیٹا شرم اور مس مریم کی ادا داپنے پیشہ کے لیے تھے۔ اور معمول کو عالم

استغراق میں پہنچا دیتے۔ ان کا پہلا طریقہ ڈاکٹر پدک صاحب ملتا ہے اس لیے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرے طریقے کو اگر کوئی عامل آج اپنا کرے تو اس کی رہنمائی مندرجہ ذیل الفاظ میں ملے گی۔

- ۱۔ معمول کو کرسی پر بیٹھائیں
- ۲۔ خود اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ جائیں۔
- ۳۔ بائیں ہاتھ کے انگلی سے معمول کی ایک ہتھیلی دبائیں۔
- ۴۔ معمول کی نظروں میں نظریں گاڑ دیں اور ٹکلی باندھ کر دیکھیں
- ۵۔ دایاں ہاتھ کی دو انگلیاں معمول کی آنکھوں کے سامنے رکھیں اور نصف رخ دور رہیں۔
- ۶۔ پھر آنکھوں سے آنکھوں کے سامنے پکڑ لگائیں
- ۷۔ دس منٹ تک معمول عالم استغراق میں پہنچ جائے گا۔ پھر اسے عالم استغراق سے باہر لایا ہوگا۔

ڈاکٹر جمیں کا طریقہ کار

یہ صاحب بھی بیٹا شرم تھے اور اپنے مس مریم کے طریقہ کار کے علاوہ مشورے بھی سمجھن بھی دیتے تھے۔ ان کا طریق کار عام ماہرین بیٹا شرم سے ملتا جلتا ہے جو عامل ان کا طریق کار اپنا نا چاہیے۔ اس کی رہنمائی مندرجہ ذیل الفاظ میں کی جاتی ہے۔

- ۱۔ معمول کو آرام کرسی پر بیٹھادیں۔

۲ عامل اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ جائے اور معمول سے کہے کردہ اس پر اعتماد کرے اور اپنی تمام تر توجہ اُن کی طرف مبذول کر دے

۳۔ اب وہ معمول کی نظروں میں نظری ڈال دو اور معمول کو ہدایت کریں کہ وہ آپ کی طرف غور سے دیکھے

۴ دل نشیں اور پرتاثر لہجہ میں باتیں کریں۔

۵ جھگڑے دیں جو دماغ سے شاز اور سینہ کی طرف ہوں۔

۶ جب ذرا اثر شروع ہو تو مشورے دیں۔

تم کو نا چاہتے ہو۔ تمہاری آنکھوں میں خار سا محسوس ہوتا ہے تم نیند میں ڈوب جانا چاہتے ہو۔ بہتیں نیند آرہی ہے سو جاؤ۔ بیٹھی آؤ گھر دُر نیند میں یاں موجود ہوں۔ تمہیں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

معمول کے آنکھیں بند کرتے ہی اُس کا کرسی کی پشت پر لگا دیں۔ اب وہ عالم استغراق میں ہے۔ اُسے عالم استغراق سے باہر بھی لانا ہوگا۔

ڈاکٹر جمیس کا طریقہ کار۔

ڈاکٹر صاحب پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے۔ اُن کا دعوے تھا کہ اُن کے ہاتھوں میں ایسی قوت تھی۔ جو مریضوں کے اندر منتقل کر دی جائے تو مریض شفا یاب ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی قوت کو مریضوں کا مرض دور کرنے یا اُس میں کمی کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ لیکن اپنے ظاہری ٹھٹھا باٹھ

اور طریق کار میں عجیب شانِ عالی اور بلندی کا مظاہرہ کرتے جس سے عام مریض پیسے ہی مرعوب ہو جاتا۔ وہ انہیں عام افراد سے بلند اور زبردست شخصیت خیال کر کے مسحور ہو جاتا۔

جو عامل اس طریقہ کو اپنانا چاہیں وہ پہلے تسلی کریں۔

۱۔ کیا عامل کی ظاہری شخصیت عام افراد سے بلند ہے۔ (یعنی قدم قامت،

زنگت، تعلیم، طریق، گفتار، رکھ رکھاؤ میں وہ ارفع و اعلیٰ ہے

۲ کیا اُن کے مطلب سے شانِ کمکت ٹپکتا ہے۔ اور سامانِ ظاہری

اس کا مظہر ہے۔

۳ کیا اُن کی شہرت بے داغ ہے اور معاشرہ انہیں بلند مقام

دیتا ہے۔ اگر عامل کو تسلی ہے تو مندرجہ ذیل قدم اٹھائے۔

۱۔ معمول کو کرسی پر بیٹھائے۔ بہتر ہے کہ یہ آرام کرسی ہو۔

۲۔ خود سامنے بڑی قیمتی کرسی پر بیٹھیں۔

۳۔ معمول کو یقین دلائے کہ اُس کے ہاتھوں میں ایک زبردست قوت

موجود ہے۔ وہ عام افراد کے ہاتھ پکڑتے ہیں اور افراد کو نیند آجاتی

ہے۔

قدرت نے یہ قوت فائدہ عوام کے لیے رکھی ہے۔ تاکہ میں اُن کو بیماریوں

سے شفا یاب کر سکوں

۴۔ جب معمول ذرا مسحور ہو جائے تو اُس کے ہاتھوں کو پکڑ کر دبائیں۔

وہ مزید مسحور ہو جائے گا۔ تو پوچھیں کوئی قوت میرے ہاتھوں سے تمہارے

نے انہیں بھی ایسی ہی خفیہ قوت سے نوازا ہے۔ جس کا انہیں پہلے احساس ہی نہ تھا۔ انہوں نے اپنا طریق علاج بدل ڈالا اور اس قوت کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے لگے۔

اب وہ چین سے باہر گئے۔ جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے عوام و درکار عتلا۔ فاضل۔ پروفیسر اور ڈاکٹر ان کے گرد اکٹھا ہو گئے۔ وہ ان کے عمل پر حیران تھے۔ پھر وہ فرانس چلے گئے۔ جہاں انہوں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور اپنی طاقت کا لا با عتلا اور فضل سے منوالیا۔ اس بات کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ اور کمیشن کا تذکرہ بھی کر دیا گیا۔ آج کوئی عامل ایسی قوت کا دعوے نہیں کرتا۔ اس لیے ڈاکٹر انتھونی مس مرکا طریقہ کار تفصیلاً پیش نہیں کیا جاتا

مس سریزم کا پانی تیار کرنے کا طریقہ

اسی کتاب میں ایک جگہ تحریر ہے کہ ۱۹۵۸ء میں ایک فوجی افسر اپنے ہاتھوں میں شفا کی قوت کا دعوے کرتے تھے اور اپنا ہاتھ روز پانی کے ٹب میں ڈال دیتے۔ پانی کا ریڈ راجہ بازار راولپنڈی میں رکھ دیا جاتا اور عوام اس سے مستفید ہوتے۔ ڈاکٹر کوئس نے سب سے پہلے اس قسم کا پانی تیار کیا۔ انہیں ہم ایسا ہی پانی جسے مس سریزم کا پانی کہا جاتا ہے۔ بننا کرنے کا طریقہ بتاتے ہیں۔

۱۔ صرف وہی عامل پانی تیار کر کے۔ جس کو اپنے فن۔ اور اپنی شہرت پر

ہاتھوں میں منتقل ہوئی جواب اثبات میں ملے گا۔
۵۔ اب معمول کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال دیں اور یہ مشورے دیں میری انگلیاں تمہاری انگلیوں میں پوسٹ ہو چکی ہیں۔۔۔۔۔۔
اب تم انہیں علیحدہ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔ میری قوت تمہارے ہاتھوں کے ذریعے تمہارے جسم میں منتقل ہو رہی ہے
یہ کلام اور سرور کی قوت ہے۔ دنیا کی پریشانیاں دور کرتی ہے۔
میں بھی نیند لاتی ہے۔ تم بھی سو جاؤ گے۔۔۔۔۔۔
تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔۔ تم سونا چاہتے ہو۔ سو جاؤ اب سو رہے ہو۔
معمول کی آنکھیں بند ہو جائیں گی۔ وہ عالم استغراق میں پہنچ جائے گا۔
جہاں سے اسے عالم بیداری میں لانا ہو گا۔

ڈاکٹر انتھونی مس مرکا طریقہ کار

ڈاکٹر صاحب پشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے۔ انہیں علم ادب اور طبابت کی تعلیم کے بعد انہیں ڈاکٹری کی اول کلاس سند ملی۔ وہ کافی دیر پریکٹس کرتے تھے۔ تھے کہ وہ ایک عیسائی سے متاثر ہوئے۔ جو یہ دعوے کرتا تھا کہ اسکے پاس روحانی قوت متقاطیس موجود ہے اور اسی طاقت کی بناء پر وہ علاج کرتا تھا۔

ڈاکٹر انتھونی مس مرکا نے اپنی قوت کا جائزہ لیا اور انہیں معلوم ہوا کہ قدرت

اس پانی کا استعمال بنیاض اور سرس مریم کے ذریعہ علاج کے ابواب میں
آئے گا۔
اگر پانی سے بدبو آنے لگے تو اسے پھینک دیا جائے اور نیا تیار کیا جائے
عام قسم کے عامل تجربہ کار عاملوں سے تیار کر رکھیں

صنعت و حرفت کے قیمتی راز

بیرونگاروں اور کم سرمایہ داروں کی سچی ہمدرد کتاب۔ اس میں خوشبو
دار پودے۔ تیل عطرات۔ بنیاضی۔ گھی۔ برتن جوڑنے کا مصالحہ
باضہ کی گولیاں۔ کھانڈنی گولیاں۔ چشم کی قی بنانے۔ بے شمار منجن
خضاب، سرے۔ پھول تیل۔ چہرہ کے لیے کریم اور ہر قسم کی سیاحیاں
بنانا۔ قیمتیں روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

جہانگیر یک ڈپو۔ نو لکھا بازار لاہور

۱ اعتماد ہو۔
۲ مسوں اسکی نظروں کے سامنے محو ہو جاتے ہوں اور عالم استغراق میں
پہنچ جاتے ہوں
۳ آٹے پانی اور پانی سے لگنے والی بیماریوں کا علم ہو۔ اسے صاف پانی
کی اہمیت اور اسکی نفاست۔ صفائی اور پاکیزگی کا بخوبی علم ہو۔
۴ بایں ہاتھ میں صاف پانی کا گلاس لیں۔
۵ دائیں ہاتھ کی انگلیاں اس پر رکھ دو۔ لیکن پورے پانی کو نہ چھو
سکیں۔
۶ خیال دل میں لاؤ کہ تمہاری قوت انگلیوں کے ذریعے پانی میں جا
رہی ہے۔
۷ مراقبہ کریں خود کو مشن دیں کہ قوت پانی میں منتقل ہو رہی ہے۔
۸ تمہیں خود احساس ہو جائے گا کہ کافی قوت پانی میں جا چکی ہے۔
اس پانی کو صاف بوتلوں میں بند کریں۔ اور گھر کے آگ سے
میں رکھیں۔ جہاں دیوال اور بٹون ہو۔
۹ بہتر یہ ہے کہ آپ کشید اس کام کے لیے استعمال کیا جائے اور جس
بوتل میں پانی سٹور کیا جائے۔ اسے بار بار گرم پانی سے ابال لیا
جائے۔ اس طرح سرس مریم والے پانی میں جراثیم سرورش نہ پا
سکیں گے۔ اور پانی بڑی مدت تک مطب میں بڑا رہے گا۔ اگر
مطب میں رلیفری جراثیم ہو تو نسبت اچھا ہے۔ ایسا پانی اس میں رکھا رہے

۵ انسان جسم کی اناوی اور فزایوجی جانتا ہو۔ بالخصوص سر اور کھوپری کے علم پر عادی ہو۔

۶ کم گو ہونا چاہیے۔ لیکن صحیح مقام پر صحیح بات کرنے کا سبق رکھنا

۷ خوش خلق ہو۔ لیکن مخاطب کو ایک تھرسے آگے نہ بڑھنے دیں

۸ اپنے فن کے دوران اور اپنے مشن میں ایمان و ازانہ رویہ رکھے دوسرے سے غلط مافی استفادہ کی کوشش نہ کرے۔ اور دوسرے اس کی ساکھ پر اعتبار کریں۔ کچھ س نہ ہو۔

۹ صحت اور صفائی کا خیال رکھے۔ خوش پوش اور خوش خوراک ہو۔

۱۰ آواز میں شربی اور الفاظ میں سلامت اور اثر ہو۔

۱۱ اپنے فن کی تفصیلات کو اپنے دل کے اندر رکھنے کی صلاحیت رکھنا ہو۔

معمول کی صفات : (۱) جوانی کی حدود میں قدم رکھ رہا ہو۔ صحت مند ہو۔ خون کی پیدائش اس وقت زیادہ ہو۔

۲ ذرا سنجیدہ ہو۔ متوازن خیالات کا مالک ہو۔

۳ گھڑی میں تولہ اور گھڑی میں ماش طبع نہ رکھے۔

۵ دوسروں کی طبع سے متاثر ہو سکتا ہو۔

نواں باب

ہیٹرم کے ابتدائی تجربات

ہیٹرم ایک سائنس ہے۔ جس طرح طبیعیات، کیمیا، فزایوجی یا حیوانات کی سائنسوں میں سائنس دان اور سامان کا ایک خاص حد تک معیاری ہونا لازم ہے۔ اس طرح میاں عامل اور معمول بھی معیاری انسان ہونے لازم ہیں۔

عامل کی خوبیاں : عام میں مندرجہ ذیل خوبیاں اور صفات لازم ہیں۔

۱۔ طاقت ور، جوان، صحت مند، پاک طبع اور نفیس ریحان رکھتا ہو۔ نیک طبع ہو۔ بدی سے گریز کرتے۔

۲ اپنے خیالات کو ایک نکتہ پر اکٹھا کر سکے۔

۳ سوخند مند ہو۔ بزدل اور بے وقوف نہ ہو۔ بلکہ نڈر اور قوت

ارادی کا مالک ہو۔

۴ طبع متوازن کا مالک ہو۔ گھبرانے کی طبع نہ ہو اور مشکل حالات میں

صبر کا دامن نہ چھوڑے

عورت بطور عامل

ہر خندہ پنڈتزم اور مس مریزم میں مرد عاملوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن عورت کے عامل ہونے میں کوئی باک نہیں ہے۔ صرف یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی شخصیت سے معمول کو متاثر نہ کر سکے۔ بالخصوص جب معمول مرد ہو تو عورت عامل کو اپنے اوپر بہت اعتماد کرنا ہوگا۔

اس میدان میں قدم رکھنے سے پیشتر عامل یہ تس عامل کا پہلا عمل کرے کہ اس میں مندرجہ بالا صفات موجود ہیں اگر موجود ہیں تو سانس کی اس دنیا میں قدم رکھتے وقت حصول روزگار کے کئی اور طریقے موجود ہیں۔ اس ملک میں عام طور پر آوارہ سداغ گھر سے بھاگے ہوئے۔ زندگی میں ناکام، نیم خواندہ، بہت ترش روڑکے پنڈتزم کو اپنا کر رہنا ہے کی کوشش کرتے ہیں۔

سانس باقی کتنا ہی اعلیٰ اور ارفع کیوں نہ ہو۔ اس کا معیار صرف وہی لوگ قائم رکھ سکتے ہیں جو خود معیار کے حامل ہوں۔ اس لیے لازم ہے کہ ایک خاص معیار کے حامل نوجوان اس سانس میں قدم رکھیں۔

نگاہ کو نیچے کرنا: پنڈتزم کا بنیادی عمل ہے مندرجہ ذیل تشریح کے مطابق عمل کریں

۱۔ ایک بڑا آئینہ لیں اور ایک انگ کمرے میں رکھیں جس میں دوسروں کا

۶۔ روحانی باتوں پر یقین رکھتا ہو۔ جوان، عورتیں اچھا معمول ثابت ہوتی ہیں۔

۷۔ دوسرے کے حکم پر کام کرنے کا عادی ہو۔

۸۔ خلیق اور بامردت ہو۔

۹۔ عامل سے متاثر ہو۔ اگر عامل کے احکام کی پیروی کر چکا ہو تو

زیادہ بہتر معمول ثابت ہوگا۔ اسے عامل برا عقیدہ ہو۔

۱۰۔ اس کا ذہن بہت سی پریشانیوں کی آماج گاہ نہ ہو۔ کئی افسردہ

اچھے معمول ثابت نہیں ہوتے۔ مثلاً

طویل یقین، صفائی، اقدار پر یقین نہ رکھنے والا بٹ دھرم

اور غصیل، آوارہ مندرجہ ذیل طباع اچھا معمول ثابت ہوتی

ہیں۔

جوان، گوری اور خوبصورت عورتیں۔ وہ عورتیں جو روحانیت پر یقین

رکھتی ہوں۔ پیروں فقیروں کی ناکل ہوں۔ نیلی آنکھوں والی عورتیں بہتری

یا لوں والی عورتیں نازک جسم اور ملائم جلد والی

مردوں میں جوان اور خوبصورت بچے جو پیروں فقیروں سے جلد

متاثر ہو جاتے ہیں۔ روحانیات پر یقین رکھتے ہیں۔ پیروں فقیروں

کا حکم مانتے ہیں۔ یا وہ بچے جو بچی چیز سے استفادہ حاصل کرنا چاہتے

ہیں۔ باریک باؤں اور نازک اور ملائم مقبذ دلے

- گزار نہ ہو۔
- ۲۔ اگر کمرہ ذرا تاریک ہو مگر آئینہ پر پوری روشنی پڑتی ہو تو بہتر ہے۔
- ۳۔ پہلے دن اس میں پانچ منٹ نظر جاکر دیکھیں اس دوران ہلکے دھچکیں۔
- ۴۔ دوسرے دن میں پانچ منٹ اسی طور پر دیکھیں
- ۵۔ تیسرے دن یہی عمل کریں۔
- ۶۔ چوتھے دن یہی عمل کریں
- ۷۔ اگر پانچویں دن پانچ منٹ پر پوری طرح قادر ہو چکے ہوں تو وقت بڑھا کر چھ منٹ کر دیں۔ ورنہ پندرہ منٹ رکھیں۔
- ۸۔ ایک ہفتے میں پانچ منٹ کی مشق ہر فرد مکمل کر لیتا ہے۔
- ۹۔ اس کے بعد ایک منٹ روز بڑھایا جائے۔
- ۱۰۔ دوسرے ہفتے کے آخر میں پندرہ منٹ تک پہنچ جائے۔
- ۱۱۔ تیسرے ہفتے کے آخر میں بیس منٹ مکمل کر لے
- ۱۲۔ چوتھے ہفتے کے آخر میں پچیس منٹ تا اٹھائیس منٹ تک یہ عمل جاری رکھا جائے۔
- ۱۳۔ ایک ماہ تک تیس منٹ مکمل کریں۔
- اپنی مشق کریں کہ بیس منٹ تک آئینہ میں دیکھنے سے ہلکے نہ دھچکیں پڑے۔ آنکھوں پر زور نہ پڑے اور آنکھوں سے پانی جاری نہ ہو۔ اب آپ دوسروں کو دیکھیں گے تو اپنی نگاہ کا اثر اس پر ڈال سکیں گے

نگاہ میں اتنا اثر پیدا ہو جاتا ہے کہ جس طرف دیکھیں گے۔ آپ کی نگاہ کا اثر کام کر جائے گا۔ معمول کو تسخیر کرنے میں پختہ کار نگاہ بہت بڑی بنیاد ذات ہوتی ہے۔

مسٹر لارنس درٹن کے ابتدائی تجربات؛ دوسری سائنس کی

طرح بیان بھی مختلف ماہرین کا اپنا اپنا طریق کار ہے۔ اصولی طور پر مختلف بین کے طریق ہائے کار ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن تفصیلات میں قدرے فرق ہوتا ہے۔ مسٹر لارنس درٹن اپنے تجربات ابتدائی کا مندرجہ ذیل الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔

پہلا تجربہ معمول کو کشتی کا احساس دلانا

میں اپنے معمول کو ریت کرتا ہوں کہ اپنی پشت میری جانب کر کے کھڑا ہو جائے اگر عورت ہو تو کھڑی ہو جائے۔ اور اپنی آنکھیں بند کر لے۔ میں اب معمول کو سمجھتا ہوں کہ وہ محسوس کرے کہ وہ ایک کشتی کے اندر کھڑا ہے۔ کشتی پانی میں ہے۔ اور دائیں سے بائیں ہلتی ہے۔ اب کشتی چل پڑی ہے۔ اور گول چکر لگا رہی ہے۔ خیال کیجئے کہ کشتی میں آپ موجود ہیں۔ اور کشتی پانی میں چکر لگا رہی ہے۔ صاحب کشتی کھم رہی ہے۔ اور آپ اس میں موجود ہیں۔ چند منٹ کے اندر معمول لٹکھڑانے لگتا ہے۔ اسے بحری مرض کی علامات بھی آتی ہیں۔ اب میں سے حکم دیتا ہوں کہ اپنی آنکھیں کھول لے

آپ اندازہ کریں کہ سحر حرکات و سکنات پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہیں

دوسرا تجربہ بازوؤں کی قوت ختم کرنا

میں ایک ہوائی بندوق لیتا ہوں اور رسی سے اسے ہینز کے ایک سرے سے لٹکا دیتا ہوں۔ اب میں اپنے معمول کو سحر دیتا ہوں کہ یوں محسوس کرے اس کے بازو بھی اس طرح رسی سے لٹکے ہوئے ہیں جس طرح بندوق اب دیکھتے ہیں اپنا ہاتھ بندوق کے نیچے رکھتا ہوں۔ مجھے اس کا وزن محسوس ہوتا ہے۔ اگر میں ہاتھ ہٹا لیتا ہوں تو بندوق گر پڑتی ہے۔ اگر میں اپنا ہاتھ ہٹا لوں تو بندوق نہیں رہتی۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے بازوؤں کو بھی بندوق کی طرح محسوس کریں۔ ان پر زور نہ دیں۔

کیا آپ نے فیصلہ کر لیا ہے؟

اگر معمول ثابت میں جواب دے تو میں اس کا ایک بازو اٹھاتا۔ عام طور پر معمول ہاتھ اٹھانے میں میری مدد کرتا ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ بازو کا وزن کم ہو گیا ہے۔ لیکن کہاں یہ ہونا چاہیے۔ کہ بازو بے جان محسوس ہو اب میں دوسرا قدم اٹھاتا ہوں۔ میں معمول کو سحر دیتا ہوں کہ وہ میری مرضی کو سمجھے اور بازو اٹھانے اور گرانے کی خود سعی کرے۔ اس طرح معمول از خود بازو اس طرح اٹھاتا اور گرتا ہے۔ کہ اس میں وزن نہیں ہوتا

تیسرا تجربہ معمول کو آگے گرانے کا عمل

معمول کو کھلی آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑا کرتا ہوں۔ اور اس کی آنکھوں

میں آنکھیں گاڑ دیتا ہوں۔ دل میں بار بار یہ کہتا ہوں۔ تمہیں وہی کچھ کرنا چاہیے

جو میں کہتا ہوں

دو تین منٹ آنکھیں لٹانے کے بعد دونوں ہاتھ معمول کی کینٹوں پر رکھ دیتا ہوں اور ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیتا ہوں۔ اس وقت بائیں ہاتھ آگے ہوتی ہے۔ ہاتھوں کی کینٹوں سے اٹھا کر آنکھوں کے سامنے کہتا ہوں اور پھر رکھ دیتا ہوں۔

اب میں آہستہ آہستہ ہاتھ بڑھ کر معمول سے کہتا ہوں۔ دیکھو تم میں آگے گرنے کی خواہش پیدا ہو چکی ہے۔ تم آگے گرنے ہو۔ تم آگے گرنے چاہتے ہو۔ تم گرو گے

تم اس سے باز بھی رہنا چاہو۔ تو بازو رکھ سکو گے۔ اب گرو۔ اب گرو۔

مشورہ یہاں تک ختم ہو جائے گا۔ معمول میں گرنے کی خواہش ہوگی۔ وہ آگے

گرنے لگے گا۔ لیکن میں بھی چوکتا ہوتا ہوں۔ میں اس وقت سے پشیم ہی اپنی بائیں ہاتھ

چھپے ہٹا لیتا ہوں اور جوئی معمول گرنے لگے میں سے ہاتھوں میں تمام لیتا ہوں

چوتھا تجربہ معمول کو پیچھے گرانے کا عمل

میں معمول کو ہایت کرتا ہوں کہ اپنی لپٹ میری جانب کرے اور آنکھیں بند

کر کے کھڑا ہو جائے۔ پھر میں کہتا ہوں۔ چند منٹ میں تمہیں ایک نئی ہدایت دینگا

اپنے دل میں خیال لانا کہ میں کھلی جانب گر رہا ہوں۔ بجائی تم کبھی پیکرنا کہ مجھے

خوش کرنے کے لیے پیچھے گرو۔ اپنے ذہن میں خیالات کو تکرار کرو۔ صرف

تمہارے خیالات اور شعوروں کی مخالفت نہ کرو۔ جب تم گرنے لگو گے تو میں تمہیں

تھام لوں گا اور تمہیں کوئی چوٹ نہیں آئے گی۔ اب تم اپنا سر اونچا اٹھاؤ۔ تمہاری آنکھیں بند ہو چکی ہیں۔

میں اپنی بائیں ٹانگ کو اگے بڑھا دیتا ہوں۔ اور دائیں ٹانگ کو معمول کے پیچھے رکھتا ہوں۔ اب میں ہاتھوں کی انگلیوں کو معمول کی کنپٹیوں پر رکھتا ہوں اور معمول سے کہتا ہوں

خیال کرو۔ تم مجھے کی جانب گر رہے ہو۔

میرے ہاتھ اب بھی کنپٹیوں پر ہوتے ہیں کہ میں کہتا ہوں

ذرا دائیں میں لاؤ۔ تم پیچھے گر رہے ہو۔

اب میں ہاتھ پیچھے لاتا ہوں۔ تم مجھے گر رہے ہو۔ تم گر رہے ہو۔

ہاتھ اٹھاتے ہی معمول اڑکھڑاتا ہے۔ وہ کچھ مجھے گرتے لگتا ہے

کہ اُسے تھام لیا جاتا ہے۔ اگر تھامنا نہ جائے تو گر پڑتا ہے۔ گرنے پر چوٹ

لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لیے میں اُسے گرنے نہیں دیتا۔

اگر معمول نہ گرسے تو مجھے معمول نے گرنے کے خطرے کو اپنے دل میں

بٹھالیا اور اس طرح آپ کے مشوروں کے خلاف دیوار قائم کر لی تھی۔ ایسے

معمول پر دوبارہ تجربہ کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ دل سے گرنے کا خطرہ

دور کر دے۔

پانچواں تجربہ ہاتھوں کو باندھنا

میں معمول کو ہدایت کرتا ہوں کہ سامنے آکر کھڑا ہو جائے۔ میں اس کی انگلیوں

میں آنکھیں ڈال دیتا ہوں۔ اور چند منٹ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ دے رکھتا ہوں۔ اس کے بعد اُسے مشورہ دیتا ہوں کہ اپنا ہاتھ اگے بڑھائے اُس کا بازو سیدھا ہو۔ اُس میں خم نہ ہو۔ میں اپنا بازو اُس کے بڑھاتا ہوں اور اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دے کر کہتا ہوں۔

دیکھو میرے ہاتھوں میں یہ حالت ہے کہ گویا گوند لگ گئی ہے۔ تم اگر چاہو بھی تو اپنا ہاتھ چھڑا نہیں سکتے۔ یہ بہت بڑی طرح جکڑ گیا ہے۔

اب میں کہتا ہوں دیکھو اپنے ہاتھ کو علیحدہ کر دیکھو۔ تم ناکام رہو گے معمول ناکام رہتا ہے۔ تجربہ ختم کرنے سے پیشتر میں کہتا ہوں دیکھو۔ تم ہاتھ علیحدہ کر کے گئے۔ لیکن جیت تک میں تین تک گنتی مکمل کر لوں گا۔

ایک - دو تین۔

ہاتھ اگے ہو جائے

تجربہ کی ایک اور صورت یہ بھی ہے۔

میں اپنے دونوں ہاتھ لادیتا ہوں معمول بھی ایب ہی کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ دیکھو میرے اور تمہارے ہاتھ اس طرح چپاں ہو گئے ہیں گویا گوند لگ گئی ہو۔ میں انہیں علیحدہ نہیں کر سکتا لہٰذا تم کر سکتے ہو۔ معمول انہیں الگ کرنے میں ناکام رہتا ہے۔

اب میں مشورہ دیتا ہوں کہ یہ تین گھنٹے کے بعد ممکن ہو سکے گا۔ میں

گستاہوں۔ ایک - دو - تین۔ میرے ہاتھ علیحدہ ہو جاتے ہیں اور معمول کبھی

چھٹا تجربہ غلط احساس پیدا کرنا

غلط تعداد: میں معمول انگلیوں میں آنکھیں گاڑ دیتا ہوں اور اسے کرسی پر بٹھا دیتا ہوں۔ پھر بدایت کرتا ہوں کہ اپنی آنکھیں بند کرے اور ایک ہاتھ کی ہتھیلی آگے بڑھا دے۔ میں اپنی دو انگلیوں کو کمرے کی حالت میں ہتھیلی پر رکھ دیتا ہوں۔

اب ان انگلیوں کے درمیان کوئی گولی یا چیز مثلاً شیشے کا بٹا پھرتا ہوں اور غلطی سے پوچھتا ہوں۔ بٹے کتنے ہیں۔

دو معمول جواب دیتا ہے۔

آنکھیں کھول دو اب گنؤ

بٹا ایک ہی کہے معمول جواب دیتا ہے۔

ساتواں تجربہ گرمی کا احساس

اب میں معمول کو حکم دیتا ہوں کہ اپنا ہاتھ میرے بائیں ہاتھ پر رکھ دے جب یکساں ہو جاتا ہے تو میں معمول کو بتاتا ہوں کہ دیکھو میری انگلی کتنی گرم ہوئے والی ہے۔ اب میں دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بند کر دیتا ہوں۔ صرف ایک انگلی باقی رہتی ہے۔ میں ہتھیلی اور انگلی کو اسی حالت میں معمول کی آنکھوں کے سامنے لے جاتا ہوں۔ اور معمول انگلی پر آنکھیں گاڑے رکھتا ہے۔

دیکھو میری انگلی کی طرف۔

یہ گرم ہو رہی ہے۔

یہ گرم ہوا چاہتی ہے

یہ گرم ہو چکی ہے

میں ہتھیلی اور انگلی نیچے لاتا ہوں اور معمول کی ہتھیلی چھتا ہوں۔ معمول ربد کر ہاتھ پیچھے کھینچ لیتا ہوں گویا گرم دیکھتے ہوئے ٹوکے سے جل گیا ہو۔

آٹھواں تجربہ درد و درد کرنے کا احساس

میں اب اسے شہدہ دیتا ہوں کہ انگلی گرم ہونا محض عارضی کیفیت تھی۔ اب انگلی میں ایک ایسی کیفیت پیدا ہو رہی کہ جو نہ صرف درد کا احساس شادیگی۔ بلکہ درد کا وہاں بن جائے گی۔

دیکھو۔ تمہاری انگلی گرم نہیں رہی

دو ہتھیلی سے درد و درد کر دیجی

اسے ہتھیلی کی جلی ہوئی جگہ پر لگاؤ

درد و درد ہو رہا ہے

درد کی بجائے خوشگوار کیفیت معلوم ہوتی ہے۔

اس طرح معمول کا درد جاتا رہے گا۔ اور دلالت ہی محسوس کرے

انگلی ٹھنڈی کرنا ۱
اب میں مشورہ دیتا ہوں کہ انگلی ٹھنڈی ہو رہی ہے
انگلی باقی جسم کے مقابلے میں بہت ٹھنڈی ہے۔
تم اس سے متعملی چھو دو
معمول محسوس کرتا ہے کہ انگلی ٹھنڈی ہو گئی ہے۔

نوال تجربہ نبض میں تیزی پیدا کرنا
میں معمول سے کہتا ہوں کہ اپنی نبض محسوس کرے۔ پھر میں مشورہ
دیتا ہوں

اپنی نبض کی رفتار تیز ہو رہی ہے
وہ ۲۴ فی منٹ سے بڑھ رہی ہے۔

وہ کافی بڑھ چکی ہے
ذرا گن دیکھیں

معمول نبض گشتا ہے۔ نبض کی رفتار بڑھ چکی ہے۔ معمول گھبراتا
ہے۔ لیکن میں اسے تسلی دیتا ہوں

نبض میں کمی کرنا ۲

اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ دیتا ہوں۔ معمول میری طرف متوجہ رہے
میں مشورہ دیتا ہوں دیکھو

تیز رفتاری عارضی تھی
تم اچھے بھلے ہو۔ صحت مند ہو
تمہاری نبض ۲۴ فی منٹ ہوئی چاہیے
تمہاری نبض اصل رفتار پر آ رہی ہے
اب وہ آچکی ہے۔ نبض اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے
مسٹر لادس اورٹن ان کو ابتدائی تجربات کہتا ہے اور معمول کو عمل
تعمیم کے لیے تیار کرتا ہے۔ بلکہ معمول چپسل تنظیم طاری ہو جاتا ہے
یہ تجربات ابتدائی ہیں۔ لیکن بڑے بڑے عملوں کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔
تو دوسرے ماہرین بھی اسی طرح کے عمل کرتے ہیں۔ جن میں ابتدائی
مندرجہ ذیل ہیں۔

اعصاب کو معمول بنانے کا عمل

ایک فرد یا زیادہ افراد خواہ وہ نوجوان مرد ہوں یا عورتیں ان پر
عمل کیا جاتا ہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ انیس آرام کریں پر بٹھا دیں۔ ان کی پشت کرسی سے لگی ہو اور
ٹانگیں زمین پر رکھی ہوں۔

۲۔ وہ عامل کی طرف متوجہ ہو جائیں

۳۔ اب ان کے سامنے تجربہ کی عرض و غایت بیان کریں اور کہیں تھوڑی
دیر میں وہ ایک نئی بات اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

۴ ان کو مشورہ دیں کہ اپنے ہاتھ زانوؤں پر رکھیں۔
۵ انہیں مشورہ دیں کہ اپنے ہاتھ سیدھے اور لٹے باری باری اٹھائیں
اس طرح گرائیں جس طرح کوئی بے جان چیز گرتی ہے۔
۶ ان کی آنکھوں میں آنکھیں لگاڑے رکھیں اور ہر مہول چھ مرتبہ یہ غسل
کرے۔

اب آپ ہر مہول کے پاس جائیں۔ ہاتھ بے جان چیز کی طرح نیچے
گر پڑے گا۔
اب عامل انہیں کہے کہ دیکھیے میں نے ہاتھوں کو بے جان کر دیا ہے

اب صرف تمہارے ہاتھوں پر ہی نہیں۔
تمہارے دماغ پر اثر کیا جائے گا۔

تمہارا دماغ تمہیں تن آسان اور آرام طلب بنا رہا ہے۔

تمہارے ہاتھ کبھی مہولی شایخ کی طرح گرتے ہیں۔

اب تم دماغی طور پر سمجھ رہے ہو۔

تم کو دماغی مہول ہو گیا ہے۔

اچھا بھلا ان مہول بن گیا۔

مسٹر لارنس اورین کے تجربات اگر اس کیفیت کے بعد کیے جائیں تو
بہتر ہیں۔ مہول کا دماغ مہول ہو چکا ہے۔ اور عامل کے ہر حکم پر چلتا ہے۔

آنکھیں بند کرنے کا عمل

مہول کی آنکھیں بند کرنے کا عمل بھی ابتدائی عمل کی صف میں آتا
ہے۔ اگر مندرجہ بالا مہول معمول مل جائے تو بہت آسانی رہتی ہے۔ اس
ضمن میں مندرجہ ذیل طریق کار اختیار کریں۔

۱۔ مہول کو کہیں کہ عامل کی آنکھوں میں آنکھیں لگاڑے
۲۔ نصف منٹ یہی صورت قائم رہے۔ اس دوران میں عامل آنکھیں نہ
چپکے۔

۳۔ اب عامل اپنے ہاتھوں سے مہول کی آنکھیں بند کر دے اور کہے
۴۔ ۱۔ اپنی توجہ میری طرف مبذول کر دو۔

ب۔ کوئی خیال دل میں نہ لاؤ۔

ج۔ میرے ہاتھ تمہاری آنکھوں پر ہیں

د میں انہیں مشاہدہ ہوں

م میں انہیں مشاہدہ ہوں

س اب تم آنکھیں نہ کھول سکو گے۔

ص تمہاری آنکھیں اس طرح بند ہو چکی ہیں کہ یہ کھل نہ سکیں گے۔

مہول آنکھیں نہیں کھول سکتا۔

پھر عامل مہول کو یقین دلائے کہ ہر مرحلہ عارضی تھا۔ آنکھیں کھل
جائیں گی۔ جلد بہت جلد صرف تین تا چار شمار ہو گا۔

ایک
دو
تین

اب انہیں کھولے
کھول بھی دیجئے
معمول انہیں کھول دیتا ہے۔
مندرجہ بالا تجربات ابتدائی ہیں

ریڈیو مکنک

سبھی اینڈنگلڈز دوسرے امتحانات کے لیے نہایت اعلیٰ کتاب
جس میں ہر قسم کے ریڈیو کی مرمت ان کے سرکٹ اور ان کے بنیادی اصولوں
کی پوری واقفیت کرائی گئی ہے۔ ساتھ ساتھ ہر ایک پرزے کی تصاویر
دے کر ہر ایک مضامین کو آسان طریقہ پر سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے
قیمت چھ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

جہانگیر کتب ڈپو۔ نو لکھا بازار لاہور

دسواں باب

عمل ہیناٹرم کا آغاز کرنا اور خاتمہ کرنا

ہم نے اس کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے کہ اس فن کو بطور سائنس ڈاکٹر
برڈ نے پیش کیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سبھی سکول نے اس
میں کچھ تبدیلیاں کیں۔ موجودہ فن ان دونوں کا مرکب ہے۔ گو اس باب
کے آخر ماہرین کے طریق ہائے کار ذکر بھی کیا جائے گا۔ جو صاحب ان
طریق کو آزمانا چاہیں آزمائیں۔ لیکن یہاں یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ اس
وقت مغربی ممالک میں فن بطور ایک مرکب کے رائج ہے۔

ہم اس کتاب میں ایک جگہ معمول کی خوبیاں بیان کر
ہیناٹرم کا آغاز کرنا دیکھے ہیں۔ ساری خوبیاں ہر معمول میں نہیں ملتی
تاہم آپ معمول کو پرکھ لیجئے۔ کامیابی کا دار و مدار معمول میں بہت سی خوبیاں
ہونے پر منحصر ہے۔

مندرجہ ذیل خطوط پر کام کریں۔

۱۔ معمول کو الگ کرے میں بٹھائیں۔ ایک ایسا کرہ جو قدرے تاریک
ساہو اور روشنی صرف ایک سمت سے آرہی ہو۔ معمول کو کسی کرسی
پر بٹھادیں۔ آرام کرسی بہتر ہے۔ جس کے ساتھ وہ اپنی پشت لگا کر

۱. بیٹھ جائے۔
۲. اُسکی آنکھوں کے سامنے کوئی چیز رکھیں۔ ذرا آنکھوں سے اونچی ہو۔ اب معمول کو کہیں کہ اسکو گھورے اور گھورتا رہے۔
۳. معمول کی تپیاں پیسے سکڑتی ہیں۔ لیکن آنکھوں کے عضلات تنک جاتے ہیں تو وسیلہ شروع کر دیتی ہیں۔ اب نظر صاف نہیں رہتی بلکہ قدرے دھندلا سی جاتی ہے۔
۴. معمول جس توجہ سے اُس چیز کو گھورے گا۔ اتنی ہی کامیابی ہوگی۔
۵. معمول کو مشورہ دینا ایک فن ہے۔ اس میں کمی بھی اتنی ہی مضر ہوگی جتنی زیادتی صرف متوازن مشورہ کا اگر ہوتا ہے۔
۶. جب معمول اُس چیز کو گھورتے گھورتے تنکاوٹ محسوس کرے گا۔ تو وہ پیچھے ہٹ کر کرسی کی پشت سے لگنے کی کوشش کرے گا۔ اس مقام پر مشورہ کی ضرورت ہوگی۔
۷. جو عامل وقت سے پیشتر ہی مشورے اور سخن کا آغاز کرتے ہیں۔ عمل میں غلطی کر جاتے ہیں۔ اور اکثر ناکام رہتے ہیں۔
۸. مشورے کا اندازہ یہ ہونا چاہیے۔
۹. ماضی میں کیا باتیں کو پیچ چکا ہے
۱۰. جو کچھ نہیں ہوا
۱۱. مستقبل میں دعا عمل کی مصلحت کے مطابق کیا ہوگا۔
۱۲. عامل کہے گا۔ درجہ وار یوں کہتا جائے گا۔

۱. تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔
۲. اب تمہاری آنکھیں بوجھل ہو چکی ہیں۔
۳. اب تمہاری آنکھیں تنک جاتی ہیں۔
۴. دم تم کوڑا چاہتے ہو۔
۵. ما تمہارے بازو بھاری محسوس ہوتے ہیں۔
۶. اس تمہاری ٹانگیں تنکاوٹ سے بوجھل ہو چکی ہیں۔
۷. ص بھی تم تو اپنی آنکھیں کھلی نہیں کھتے۔
۸. ط۔ تمہاری آنکھیں نیند سے بند ہو رہی ہیں۔ اتنا زور لگا کر آنکھیں کھول رکھنا مشکل ہے۔
۹. ظ تم اپنی پشت کرسی کے سہارے لگائے بیٹھے ہو۔ گویا سونے کی تیاری کر رہے ہو۔
۱۰. ع اب تم دیکھ بھی نہیں سکتے۔ صرف میری آواز سن سکتے ہو۔
۱۱. غ تمہیں نیند آرہی ہے۔
۱۲. ف تم سونے والے ہو۔
۱۳. ک۔ تم سو رہے ہو۔
۱۴. اب معمول کی آنکھیں بند ہو چکی ہوگی۔ کچھ لوگوں کی آنکھیں بند ہونے سے پیشتر ذرا لپکتی ہیں۔
۱۵. معمول کی سانس شروع میں قدرے تیز ہوتی ہے۔ لیکن آخر میں اپنی حالت پر آ جاتی ہے۔ اور وہ سکھ کا سانس لیتا ہے

روح الٹا کر دیں اور گھٹنوں سے سر کی طرف لائیں اور کھول دیں۔ اسی طرح بار بار جھجھالے دیں اور مندرجہ ذیل مشورہ دیتے جائیں۔
آپ نیند کی دنیا میں بیٹھ گئے تھے۔

آپ اب تندرستی محسوس کر رہے ہیں۔

آپ بیدار ہو رہے ہیں۔

آپ کی آنکھیں کھل رہی ہیں

آپ کی آنکھیں کھلنے والی ہیں۔

آپ آنکھیں کھول دیجئے

اس کے ساتھ ہی معمول کی آنکھیں پلے۔ سر پچھوڑا سا ہاتھ پیرے معمول بیدار ہو جائے گا۔ اب کیئے۔

آپ بیدار ہو چکے ہیں۔

ادھر دیکھئے کھڑکی کی طرف

باہر روشنی ہے۔ ہوا چل رہی ہے۔ شور ہو رہا ہے۔

مسٹر لاویس اور مرن تباتے ہیں کہ وہ اپنے جینز ساٹوں کے بچوں کو اسی

عمل سے سلاتے اور بیدار کرنے پر تیار ہو گئے تھے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ

کہ جوان مردوں اور عورتوں میں اول الذکر عمل سے دماغ میں خون کی کمی ہونے

لگتی ہے۔ اور آخر الذکر عمل سے خون کی زیادتی

جہاں آپ معمول کی آنکھوں کی طرف دیکھ رہے ہو۔ کچھ تو بوجھ معمول کے سانس لینے کے عمل پر بھی دیجئے۔ سانس میں تیزی اس بات کی منظر ہے کہ آیا معمول براساں ہے۔ وہ جسمانی اور روحانی طور پر اذیت میں ہے۔ یہاں بحسن اور شورہ میں تبدیلی کریں۔

آپ پڑ سکون ہو جائیں گے

ب آپ کی طبع میں خوش گوار تبدیلی آئے گی۔

آپ پڑ سکون ہو رہے ہیں۔

ماہرین مضابطیت کا طریقہ۔

ماہرین مضابطیت صرف مشورہ پر عمل نہ کرتے تھے۔ بلکہ ہاتھوں کو بھی استعمال کرتے تھے۔ اب بھی بعض عامل یہ طریقہ استعمال کرتے ہیں۔

۱ معمول کو کرسی پر لیٹ جائیں اور خود اس کے سامنے کھڑے ہو جائیں

۲ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو مستحیل کی طرف موڑیں

۳ معمول کے سامنے مڑے ہوئے ہاتھ سر سے گھٹنوں کی طرف لے جائیں

اس طرح کہ آپ کے ہاتھ معمول کو زچھوڑیں اور گھٹنوں تک جا کر انگلیاں

سیدھی ہو جائیں اور تھیلیاں الگ ہو جائیں

۴ اس دوران میں وہی مشورہ دیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

۵ آہستہ آہستہ معمول وجہ اور توجہ کی دنیا میں بیٹھ جائے گا۔

اگر آپ نے معمول کو وجہ اور توجہ سے واپس اصل حالت میں لانا ہو تو ہاتھوں کا

اہل مقناطیت کا دوسرا طریقہ

اس طریقہ کو انگریزی میں میگنٹک سلیپ یا مقناطیسی نیند کہتے ہیں۔
۱. عامل معمول کو ایک آرام کر سی پر بٹھا دے۔ بہتر یہ ہے کہ کرسی کی پشت
تیکہ دار ہو۔

۲. عامل اس کے سامنے دوسری کرسی دیتے ہوئے کرسی پر بیٹھ جائے
۳. اب عامل معمول کے ہاتھوں کو اس طرح کپڑے کے معمول کے انگوٹھے
عامل کی انگلیوں کے اوپر ہوں۔

۴. عامل اپنی انگلیوں معمول کی انگوٹھوں میں گاڑ دے اور اس طرح مشورے
دے

میں نے تمہارے ہاتھوں کو اس لیے اپنے ہاتھوں میں لیا ہے کہ میری
مقناطیسی قوت تمہارے ہاتھوں میں سرایت کر جائے۔ مقناطیسی قوت تم نے
کبھی لوہے کے مقناطیس میں محسوس کی ہوگی۔ وہی قوت میرے ہاتھوں
میں ہے۔ جو تمہارے جسم میں داخل ہوگی۔ نہیں ایک دلکش ماسرور
حاصل ہوگا۔ مولیٰ کی سنسنی محسوس ہوگی۔

۵. یہ ایک سرور بخش قوت ہے۔ جس سے تمہارے جسم میں اعضاء میں
اور بازوؤں میں ڈھیلپن پیدا ہوگا۔ تم کرسی کی پشت کے ساتھ لگ جاؤ گے
آرام محسوس کرو گے۔

اب میری طرف دیکھو یہ قوت تمہارے ہاتھوں میں منتقل ہو رہی ہے نہیں

سرور سا حاصل ہو رہا ہے۔

اب معمول پر کچھ تبدیلی نافذ ہو رہی ہے۔ معمول کے جسم میں ڈھیلپن
مشروع ہو جاتا ہے۔ عامل اس سے فائدہ اٹھائے۔ اس کی انگلیوں کو
اپنے انگوٹھوں سے دبا کے اور یوں مشورے دے

یہ قوت مقناطیس ہے۔ سرور بخش اور آرام دینے والی
تم پر یہ قوت چھا رہی ہے۔ تم اپنی پریشانیوں بھول کر آرام کی دنیا
میں داخل ہو رہے ہو۔

معمول کی انگلیوں کو جھل بوجھل ہو جاتی ہیں۔ وہ سونا جاتا ہے۔ اس کا
سرور کرسی کی پشت اور تیکے سے لگ جاتا ہے۔ اس کی انگلیوں بند ہو جاتی ہیں۔
معمول اب کھڑا ہو جائے۔ اور اگر نیند میں کچھ فرق ہے۔ تو جھانے دے
جن کا ذکر اس سے پیشتر کیا گیا ہے۔

اصل میں دونوں طریقوں میں زیادہ فرق نہیں ہے۔ بڑا فرق یہ ہے کہ
اہل نیاٹزم صرف چھوٹے بغیر عمل کی تکمیل کے قائل ہیں اور اہل مقناطیس ایک
قوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو عامل کے جسم سے معمول کے جسم میں منتقل ہوتی ہے۔
معمول کو عمل و جدیا تو نیم نے باہر لانے کا طریقہ دی ہے۔

مس مریزم کا طریقہ کار: ہم نے اس کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے
کہ نیاٹزم اور مس مریزم ایک ہی روح کے دو قالب ہیں۔ اب چونکہ نظریات
سے قدم آگے بڑھا کر ہم عملی نیاٹزم کی طرف پہنچ چکے ہیں۔ مس مریزم

ہیٹھرم - مقناطیت اور مس مریزم معمولی فوق

ہر چند کہ ہم اس کتاب میں صرف عمل طریقوں کا تذکرہ کر رہے ہیں تاہم تینوں سکول سمجھو دعویٰ کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ناظرین کے لیے باعث دل چسپی ہوگا۔

ماہرین مقناطیت کا قول: یہ قول ہر کس میں نہیں ہوتا۔ کچھ اس قوت کو بے کر پیدا ہوتے ہیں۔ بہت کم عامل اس قوت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے بڑے ریاض کی ضرورت ہے۔ اس قسم کی قوت کا مالک ایک عظیم انسان ہوتا ہے۔ سسنی سی پیدا کر سکتا ہے۔ یہ باتیں ماہر ہیٹھرم کے بس کا روگ نہیں ہیں۔

ماہرین مس مریزم کا دعویٰ: ہماری نظر میں قوت ہوتی ہے۔ ہم اپنی نگاہ کی قوت اور ارادی سے معمول کے حواس پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ ہم زیادہ الفاظ اور شور وں کا سہارا نہیں لیتے۔ ہیٹھرم تو ایک بے کار سی سخت کوشش ہے۔ اور اپنے غمیر کو دوسروں پر مبتلا دے پھیلا دے سے ٹھونسنے والا کوشش ہے۔ مس مریزم میں قوت کم خرچ ہوتی ہے ہیٹھرم میں ایک بڑی غامی یہ ہے کہ معمول اگر نشانہ ہونے والی شخصیت ہے۔ زیرک ہے۔ فرمانبردار ہے۔ اور توجہ دیتا ہے۔ لیکن عامل مجبور ہوتا ہے

کا فرق واضح کر دیتے ہیں۔
مس مریزم مشوروں پر یقین نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ عامل کی قوت ارادی اسکی آنکھوں میں قوت تسخیر اور معمول میں ان قوتوں کی کمی پر مبنی ہے۔ وہی عمل جو ہیٹھرم نے مشوروں اور مقناطیسی ماہرین نے انگوٹھوں کے لمس اور دبانے سے کیا۔ اہل مس مریزم کا عامل اس طرح کرے گا۔ وہ معمول کو ایک کرسی پر بٹھا دے گا۔ کہہ جس میں یہ عمل کیا جائے گا فوراً تار یک اور شور و غل سے دور ہوگا۔ اب عامل اپنی آنکھیں معمول کی آنکھوں میں گاڑ دے گا۔ نگاہوں سے نگاہیں لڑیں گی۔ اور یہ عمل جاری رہے گا۔ اس دوران میں معمول کو صرف یہ ہدایت دی جائے گی۔ کہ وہ اپنی آنکھیں عامل کی آنکھوں میں ڈالے رکھے ادھر ادھر توجہ نہ پھیرے اور کوشش کرنے بکرا کھنڈ جھیکے۔

کمزور طباع کے معمول صرف پندرہ منٹ میں عارضی نیند کی دنیا میں چلے جاتے ہیں۔ عام معمول پر نصف گھنٹہ خرچ ہوتا ہے۔ سخت قسم کے معمول یا وہ مریض جو کہ جسمانی یا روحانی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ دو گھنٹے لیتے ہیں و جد کی دنیا سے باہر لانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ عامل معمول کے کانوں کے پاس زور سے تالی بجائے اور کہے تم بیدار ہو چکے ہو۔ میں تین تک گنتا ہوں تم آنکھیں کھول دو۔

ایک

دو تین

اُس کی کوششیں اور شورے بے ربط ہیں۔ تو معمول کی طبع ناگوار ہوگی۔ اسکی شخصیت داغ دار ہونے کا ڈر ہے۔

ماہرین بنیائرم کا قول: بنیائرم غیر طبعی طبع سے الگ ایک ایسی علمی سائنس ہے جس کے لیے ارفع اداعے ان نون کا جستجو کی ضرورت نہیں کہ صرف وہی عمل کر سکیں۔ بنیائرم کم ذلت جیتا ہے۔

عملی طریقہ: یہ تو دعوؤں کی داستان ہے۔ کہ ایک عامل کو بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اُس میں سب سے بڑا عنصر معمول ہے۔ دوسرے ماحول۔ اس کا طریق کار اس لیے متعین نہیں رہ سکتا۔ ایک کامیاب عامل کے سامنے اپنا مقصد ہونا چاہیے۔ طریق کار میں معمولی تبدیلی معمول اور معمول کے مطابق کرینی چاہیے اور کسی ایک طرز کا تکرار کا فخر نہیں بننا چاہیے۔ بعض باتیں بنیائرم میں بہترین مثلاً اس میں عامل کو بڑی دقت تک انکھیں گاڑ کر کھانا نہیں جانا بلکہ۔

ہیماں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ جب آپ معمول کو باہر کی کھل ہوا سے کر کے میں لائیں تو اسے کہیں کہ زیادہ سانس دے اپنی چھاتی کو جس حد تک ہو سکے۔ سکڑے۔ ہندوستان کے لوگ کئی طریقوں سے سانس روکنے کا عمل کرتے ہیں۔ اور یہ عمل نیند میں ممد ہوتا ہے۔

بعض عامل ان اقدامات سے بڑھ کر معمول کو پوٹاشیم بروائیڈ پلانے

بلکہ کورڈنارم سنگھانے کا سہارا لیتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ یہ مس سریزم یا بنیائرم کی کونسی قسم ہے۔ اور اس سائنس کی کونسی خدمت ہے۔ ہم تو یہ کہیں گے کہ عامل اپنی صلاحیتوں میں ناکام ہو کر ایسی ادویات کا سہارا لیتا ہے۔ اس طریق کار کا سہارا لینے کی بجائے وہ اس فن کو ذریعہ روزگار بنا لیتا ہے۔

کلورڈنارم سنگھانے میں بہت سی خامیاں ہیں۔ صرف ماہرین ڈاکٹری یہ کام کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر ٹیٹلی فلاور کا طریق کار: یہ طریق کار پہلے طریقوں سے مختلف ہے ڈاکٹر فلاور معمول کو سانس کر رہی ہو بٹھاتے تھے اور خود بالقابل کر کے پریٹھ جاتے اب وہ معمول کو کہتے کہ باری باری انکھیں کھولے اور بند کرے۔ وہ ان کی گنتی دل میں کرتے جاتے۔ کچھ دیر بعد معمول کی انکھیں بند ہونے لگیں اور وہ کیسے شور سے دیتا۔

ہماری آنکھیں تھک چکی ہیں۔ تم اب سو جاؤ گے۔ تم سونے والے ہو۔ تم سو رہے ہو۔

نیند کو جدید یا توہیم میں تبدیل کرنے کا طریقہ

اس کتاب میں ہم نے عمل بنیائرم کے بعد حالت کو استفراق و جد یا توہیم کے طور پر لکھا ہے۔ اس فن میں باقی کتب یا ماہرین کی جو بھی رائے ہو مسٹر

لاس اس ادیس کی اپنی رائے ہے۔ اور وہ اصلی نیند کو وجد یا تو نیم میں منتقل کر دیتے تھے۔ عامل کی رہنمائی کے لیے طریق کار مندرجہ ذیل ہے۔

- ۱۔ سوتے ہوئے معمول کے پاس کرسی پر بیٹھ جائے۔
- ۲۔ اُس کے سر اور پیشانی پر آہستہ سے ہاتھ پھیریں۔
- ۳۔ کئی دفعہ معمول ہی حیرت لگائی جائے۔
- ۴۔ اب کھڑے ہو کر آواز میں یہ مشورے دیں۔
- ۵۔ تم کتنی سرور بخش نیند میں سو رہے ہو۔
- ۶۔ اب تم اب بیدار ہو جاؤ گے۔
- ۷۔ تم بیدار ہونے لگے ہو۔
- ۸۔ تم بیدار ہونا چاہتے ہو۔

اس وقت معمول نیند سے عالم تو نیم یا وجد میں پہنچ جائے گا۔ اور عامل کے سوالات کے جوابات دے گا۔ عمل کے بعد اُسے عالم بیداری میں لانا ہوگا۔

ڈاکٹر مسٹ کا طریق کار

ڈاکٹر مسٹ نے ۱۸۹۲ء میں ان خطوط پر کام شروع کیا۔ وہ شاید اس قدر ترقی یافتہ نہ تھے۔ اس لیے وہ معمول کو مکمل نیند کے عالم میں نہ لیتے تھے۔ بلکہ اُس وقت لیتے تھے جب معمول نیند سے بیدار ہونے کو کر دہیں لے رہا ہو۔ اس وقت وہ مشورے اور توجہ دینے لگتے۔ معمول حالت تو نیم میں آجاتا

جس کے بعد اُس سے وہ کام لیا جاتا جو معمول سے

گیا رسواں باب

ہنیا نزم ادیس مزیم کے نزدیک عمل

ہم سے پیشتر دو ادب اب میں کچھ عمل تحریر کر دیے گئے ہیں۔ لیکن ان کا دائرہ وسیع تر ہے۔ ہم ناظرین کو ان سے روشناس کراتے ہیں تاکہ نئے عامل سائنسی بنیادوں پر ان سے استفادہ کریں۔

بغیر چھوٹے ہاتھ باندھنا

ہم اس سے پیشتر ایک عمل تباہ کیے ہیں کہ کس طرح عامل اپنا ہاتھ معمول کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔ اور وہ عالم تو نیم میں اُسے چھڑانیں سکتا عمل مندرجہ طریقہ پر کیا جاتا ہے۔

- ۱۔ معمول کو ایک کرسی پر بیٹھا یا جائے۔
- ۲۔ عامل اُس کے بائیں کرسی پر اس طرح بیٹھے کہ اُس کے گھٹنے معمول کے گھٹنوں سے مل جائیں۔
- ۳۔ عامل کا سر جبکہ معمول کے سر کے پاس آجائے۔

۴۔ عامل معمول کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دے اور غور سے دیکھنا رہے۔
 ۵۔ معمول پر عمل کی پہلی نینٹیں شروع ہوں تو اس طرح مشورے دے
 اپنی ہتھیلیوں کو ملاؤ۔۔۔۔۔۔ اب وہ مل گئی ہیں۔ ذرا خیال کر دو وہ
 آپس میں اس طرح مل گئی ہیں۔ گریہ ہتھیلی سے ہتھیلی اور انگلیوں سے انگلی
 گونڈ کر ذرا دب مل گئی ہو۔۔۔۔۔۔ تم کوشش بھی کر دو۔ تو ان کو جدا جدا کر سکو
 گے۔۔۔۔۔۔ کوشش بے کار جائے گی۔۔۔۔۔۔
 اب تمہاری ہتھیلیاں اور انگلیاں ایک دوسرے میں جام ہو چکی ہیں۔ علیحدہ
 نہ رہ سکیں گی۔

معمول غسل تنویم طاری ہوگا۔ اب وہ مختصیوں اور انگلیوں کو علیحدہ نہ کرے گا۔

اب ہاتھوں کو علیحدہ کرنے کے لیے معمول کو غسلِ تنویم سے باہر لائیے
 اس کے ہاتھوں کو ذرا سجائیے

۱۔ ہاتھوں کے باہم ملنے کا وقفہ عرضی تھی۔

۲۔ تمہارے ہاتھ ٹھنک جائیں گے

۳ بس میں تین گنوں گا۔ ایک دہین اور

محمول کا نام بھی لانا

اسپ نے دیکھا ہوگا کہ بہت بڑی شخصیتوں کے سامنے کم مہمت لوگ اپنی

اپنی یاد بھول جاتے ہیں۔ کسی کو نام یا پتہ نہیں رہتا۔ کسی کو وہ کہیں یاد نہیں رہتا ہر
کے متعلق افسر متفہم کرتا ہے۔ اردو میں اسے سڑھی گم ہونا۔ اور پنجابی میں
چوختوں کو دیکھتے ہی فارسی بھول جانا کہتے ہیں۔ ہم نے اسی کتاب میں لکھا
ہے کہ یہ دنیا ٹرم یا مس مرزیم نہیں ہے۔ بلکہ خوف ہے۔ لیکن ذیل میں
جو طریقہ بتایا جاتا ہے۔ وہ ان دونوں سائنسوں کے متعلق ہے۔

۱۔ عامل معمول کو اپنے سامنے کھڑا کرے۔

۲ اُسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ دے

۳۱ نیے دونوں ہاتھ اسکی کہنیوں پر رکھ دے

۴۴ جب معمول کچھ متاثر ہونا شروع ہو تو مندرجہ ذیل مشورہ دے

تمہاری یادیں دھندلا رہی ہیں۔۔۔ تم کھولتے جا رہے ہو۔

... تم اپنا نام یاد نہیں کرتے ... تم اپنے نام بھول گئے

معمول اس وقت اپنا نام بھول چکا ہو گا۔

اب اُسے عملِ توہیم سے باہر نکالنا ہے۔ اُسکے سر پر ذرا سا ہاتھ پھیر

ہاتھوں میں انگلیاں دوڑائیے۔ اور یوں مشورہ دیں۔

یہ وقت عارضی تھا۔ اب تم اپنی پاؤں پارہے۔ تم ایسا نام تیار فوراً

اور معمول غسل تنہیم سے باہر آجائے لگنا۔

معمول کو عارضی طور پر گولہ کار دنیا

عامل مندرجہ ذیل طریقہ اختیار کرے۔

پیدا ہوتا ہے۔ لیکن سیناٹرم کے اثر سے عارضی طور پر ایسا ممکن ہے۔

عامل مسدود ذیل طور پر عمل کرے

۱. معمول کو آرام کر سی رہنے دے اور بالمتقابل خود بیٹھے۔

۲. معمول کی نظروں میں نظریں گاڑ دے..... اتنے کہ معمول متاثر

معلوم ہوا۔

۳. اب ایک ہاتھ اس کی نبض پر رکھ دے..... کچھ دیر بعد یوں شروع

دے..... آہستہ..... تمہاری نبض تیزی سے چل رہی ہے..... تیز

نبض بنجار کی علامت ہے..... تمہارا جسم گرم ہو رہا ہے.....

یہ تو بخار آ رہا ہے..... تمہارے ہاتھوں میں گرمی بڑھ رہی

ہے۔ تمہارا جسم تپ رہا ہے۔

اس وقت معمول اپنے ہاتھ کو جسم کے برتنہ حصوں پر لگائے گا۔ اور محسوس

کرے گا کہ اس کا جسم تپ رہا ہے۔ اسے بخار کی کیفیت معلوم ہوگی.....

عامل محسوس کرے گا کہ نبض کی رفتار بڑھ گئی ہے۔ اب وہ اسے گھڑی

رکھ کر گن سکتا ہے۔

معمول کو زیادہ دیر اس حالت میں رکھنا غلطی ہے۔ لہذا اسے جلد عمل

تجویز سے نکالیں۔

ایسا ہاتھ نبض سے آہستہ آہستہ ہٹائیں اور شروع دیں۔

ہوشیار۔ تمہاری بعض اصلی حالت پر آ رہی ہے۔ بخار کم ہو رہا ہے۔

تمہارا جسم اب تپ نہیں رہا۔

۱. معمول کو اپنے سامنے کھڑا کرے

۲. اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑ دے اور یوں اپنی شخصیت اس

پر طاری کر دے

۳. جب معمول پر ذرا اثر نمایاں ہو تو یوں مشورے دے

اب تم مسخو کر چکے ہو..... تم پر ایک عارضی حالت طاری

ہونے والی ہے۔ تم یوں بھول جاؤ گے..... تم قوت گویائی سے

عارضی طور پر محروم ہو جاؤ گے..... تم بھول نہ سکو گے..... تم

بھولنا بھول چکے ہو۔

اب معمول کو اس عمل تزویر سے نکالیں..... اپنے ہاتھ اس کی کہنیں

سے ہٹائیں۔ اور کہیں کہ میں تین تک گنوں گا۔ اور تم میں قوت گویائی عود کر

آئے گی۔ تم بولنے لگو گے.....

ہوشیار..... ہوشیار..... میں گنتا ہوں۔

ایک

دو

تین

معمول کو بخار چڑھانا

طاری طور پر یہ مشکل کام محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ بخار طب کے اصول

کے مطابق بیشتر جراثیم سے پیدا شدہ زہروں یا گندے مادوں کے اثر سے

معمول میں سردی کا احساس دلانا

عامل اس طرح عمل کرے

۱۔ معمول کو آرام کمر بٹھائے

۲۔ خود اسکے سامنے بیٹھ جائے۔ اور کوئی گرم چادر پاس رکھ لے

۳۔ معمول کی نظروں میں نظرس ڈال دے ختم کر معمول متاثر نظر آئے

۴۔ اب معمول کے جسم پر ہاتھ رکھے اور یوں مشورہ دے

آف۔ تمہارا ہاتھ ٹھنڈا ہے..... تمہارا باقی جسم بھی ٹھنڈا ہو

رہا ہے۔ تم سردی محسوس کر رہے ہو۔ تمہیں گرم چادر کی ضرورت

ہے۔

اس وقت معمول کیلکی ہی محسوس کرے گا۔ اور اپنا ہاتھ گرم چادر کی طرف بڑھائیگا۔ تاکہ اسے اپنی شکمے بااڈھ سکے۔ اس وقت معمول کو اپنی اصلی حالت پر واپس لانا لازم ہے۔ عامل یوں کہے۔

سردی عارضی تھی..... تمہارا جسم گرم ہو رہا ہے۔ بس

اب اٹھ جاؤ..... تم ٹھیک ٹھاک ہو۔

معمول کو ایستادہ حالت میں سلانا

آپ نے کئی کتب میں پڑھا ہوگا کہ بعض کام کرتے ہوئے اور بیٹھے ہوئے لوگ نیند کی حالت میں ہوتے ہیں۔ جب وہ از خود بیدار ہوں۔ یا جھٹکے سے

بیدار کیے جائیں۔ اور ان سے پوچھا جائے کہ نیند کی حالت میں واضح طور پر انہوں نے کیا کیا۔ یا کیا کیا تو انہیں کچھ یاد نہیں ہوتا۔ لیکن وہ دیکھ یا عمل تو یہ نہیں ہوتا۔ بلکہ نیند ہوتی ہے۔ اب ہم ایسا وہ حالت میں نیند نہیں بلکہ تو یہیم کی حالت طاری کرنے کا عمل بتاتے ہیں۔

۱۔ معمول کو اپنے سامنے کھڑا کیا جائے۔

۲۔ اس کی آنکھیں بند کر دی جائیں۔

۳۔ اب وہی جھٹکے شروع کیے جائیں۔ جن کا ذکر کر ہی پر بیٹھے کیا گیا ہے۔

جھٹکے سر سے نیچے کی طرف ہوں

اب مشورے دیں.....

تم متاثر ہو رہے ہو۔..... تم جلد سو جاؤ گے..... تمہیں

نیند آرہی ہے..... تم سو چکے ہو۔

معمول تو یہیم کی نیند ہی چلا جائے گا۔ اسے اس صورت میں رکھنا خطرناک

ہو سکتا ہے۔ وہ گر جائے تو اسے چوٹ آجائیگی۔ اس لیے تو یہیم کا عمل

دور کر دیں..... اس کے سر پر ہاتھ پھیریں..... اور برعکس جھٹکے

دیے یعنی نیچے سے اوپر

اور یوں مشورہ دیں

ہوشیار..... ہوشیار..... تم بیدار ہو گئے ہو..... اب کیسے

کھولو..... میں تین تک گنتا ہوں.....

ایک دو تین

چھڑی کو سانپ بنادینے کا عمل

اُپ نے پرائی ہندو مذہبی ٹیلی اور موجودہ جادو کی فلموں میں دیکھا ہوگا۔ کہ کسی کے ہاتھ میں چھڑی دی گئی۔ عامل نے کچھ منتر پڑھا اور چھڑی سانپ بن گئی۔ حضرت موسیٰ خدا کے پیارے نبی تھے۔ ان کے پاس معجزات تھے جادوگر اُن کے سامنے جادو کے سانپ لاتے اور وہ خدا کے حکم سے ریتیاں بن جاتے۔

داستان ہینا ٹرم اور س مرزیم گو اس میں نہ کوئی منتر ہے نہ معجزہ صرف عامل کی انسان کی کوششوں کو دخل ہے۔ عامل اس طرح عمل کرے

- ۱ معمول کو اپنے سامنے کھڑا کرے
- ۲ خود سامنے کھڑے ہو کر اپنی انگلیاں اسکی کینٹیوں پر رکھ دے اور اپنی نظریں اسکی نظروں میں گھاڑ دے
- ۳ جب معمول پر اثر ہونے لگے تو ایک چھڑی اُس کے ہاتھ میں دے دے

۴ معمول ایستادہ حالت میں عالم توہیم میں چلا جائے گا اب عامل یوں شروع دے

معمول..... تم جانتے ہو تمہارے ہاتھ میں کیا ہے..... یہ ایک غیر ذہریلا سانپ ہے۔ یہ کاٹتا نہیں..... اس لیے تمہیں کوئی خطرہ نہیں

..... معمولی سا بے ضرر سانپ ہی تو ہے۔..... تمہیں کوئی نقصان دینے چاہئے گا۔

اب ذرا آنکھیں کھولو..... سانپ کو اپنی تلخ سے دیکھو معمول حالت توہیم میں آنکھیں کھولی کر چھڑی کی طرف دیکھے گا..... اُسے چھڑی سانپ معلوم ہوگی..... لیکن وہ اس سے نہیں ڈرے گا۔ اگر اُسے میدا کر نیکی کوشش نہ کی گئی۔ تو جلد اسکی آنکھیں بند ہو جائے گی اب عمل توہیم دور کرتا ہے..... عامل یوں کہے گا۔

معمول..... آنکھیں کھولو..... دیکھو میں تمہارے سامنے ہوں۔ تمہارے ہاتھ میں چھڑی دی گئی ہے۔ کیسی اچھی چھڑی ہے لو میں تانی بجاتا ہوں اور ایک دو تین کہتا ہوں تم آنکھیں کھولو ڈالو۔

ناک پر لگا ہرگز نہ کر کے استغراق میں پنچانا

- معمول کو اگر عامل پر اعتماد ہے تو وہ کسی حصے پر عامل کی ہدایات کے مطابق نگاہ مرکوز کرے تو اُسے نیند آ جائے گی۔ یعنی ہینا ٹرم کی نیند اور اور وہ عالم استغراق میں چلے جائے گا۔ مندرجہ ذیل رہنمائی سے عامل ناک پر لگا ہرگز نہ کر کے معمول کو عالم استغراق میں پنچا سکتا ہے۔
- ۱ معمول کو ایک عام کرسی پر بیٹھا یا جاسے۔
 - ۲ اُسے ہدایت کی جائے کہ اپنی ناک پر لگائیں مرکوز کر دے

۳ اُسے اب مندرجہ ذیل مشورے دیئے جائیں

میں تمہارے سامنے موجود ہوں۔ میری گفتار میں تاثر ہے۔ سید احکم
تمہیں نیند کی طرف مائل کروے گا۔ تم صرف ناک کو دیکھتے رہو۔ تم اسی طرح
ہو جاؤ گے۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔ تم سونا چاہتے ہو۔ تم سو رہے
ہو۔ تمہاری آنکھیں بند ہو چکی ہیں۔ اب سو جاؤ۔

بہت سے افراد کو عالم استغراق میں پہنچانا

یہ ایک اہم کھیل ہے۔ اور قابلِ عامل اپنی شخصیت۔ اپنے فن اور
اپنے کلام کی تاثیر سے کئی افراد کو اکٹھا عالم استغراق میں پہنچا دیتے ہیں
ایک اچھے عامل کو مندرجہ ذیل روایت میں رہنمائی ملے گی

۱۔ دس بارہ افراد کو نصف دائرہ میں کرسیوں پر بٹھا دیں
ملا کر گھڑا ہو کر انہیں روایت کرے کہ تمام آپس میں
بایں ذکریں اور عامل کی طرف نگاہ مرکوز کریں۔ وہ
خود بھی اُن کی نگاہوں میں نظریں ڈال دے

۳ وہ انہیں بتائے کہ انہیں ایک خاص مقصد کے لیے تکلیف دی
گئی ہے اور مقصد کا حصول کا ذریعہ یہی ہے

۴ وہ انہیں بتائے کہ انہیں ایک خاص مقصد کے لیے تکلیف دی گئی
ہے۔ اور مقصد کا حصول کا ذریعہ یہی ہے۔

اب عامل اپنے ہاتھ میں آمینہ کوئی دھات کا گیند یا چمکا ہوا روپیہ

۵ اس وقت کچھ معمول مسحور ہو گئے۔ اب مشوروں کا وقت آ گیا ہے۔

تمہاری آنکھیں آمینہ کو متواتر دیکھتی رہیں۔ تم سونا چاہتے
..... تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔ تم سو رہے ہو۔

اکثر حضرات اس وقت عالم استغراق میں ہونگے۔ جو عالم استغراق
میں نہ جائیں۔ آمینہ ان کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔ ایسے ہر کس کے لیے
آمینہ۔ چمکے ہوئے گیند یا روپے کا انتظام کیا جائے۔ جب وہ ٹٹکی باز دھکے
دیکھتے ہیں تو انہیں ایسے ہی مشورے دیئے جائیں۔ وہ بھی سو جائیں گے۔
بس منٹ سے زائد انہیں اس حالت میں نہ رکھا جائے۔ تالہ بجا کر
سروں پر ہاتھ پھر کر۔ ناک و باکر انہیں عالم استغراق سے باہر لایا جائے

عمل مسجد یا تویم کا ختم کرنا

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عسلِ نویم کو ختم کرنے کے دوران مشکلات
پیش آتی ہیں۔ یہ کسی حد تک درست ہے۔ بالخصوص اُن عاتلوں کے لیے
جو بھونڈا طریق کار اختیار کرتے ہیں۔ اور نہ صرف غلط نتائج حاصل کرتے
ہیں۔ بلکہ معمول کو تکلیف بھی پہنچ سکتی ہے۔ مختلف طریقے اسی کتاب
میں بیان کیے گئے ہیں جن کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اگر بنا پڑم بہت شدید قسم کا ہو۔ اور اُس عالم سے سیدار کرنے کی کوشش
بھونڈے انداز میں کی جائے تو وہ فرد سیداری کی بجائے نیم بے ہوشی یا بدہوشی
میں چلا جائے گا۔ جیسے شراب کی بدہوشی ہوتی ہے۔

حاصل کلام ۱: یہ باب عملی ہیناٹرم۔ بس مرزیم اور عمل تقابلیت کی طرف پہلا قدم ہے۔ تینوں سائنس وسیع تر اعمال اور نتائج کو احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ ان اعمال کی بنیاد چونکہ ایک ہی ہے۔ اس لیے ہم نے آغاز کار کے طور پر ان کے ابتدائی اقدامات کو تحریر کر دیا ہے۔ دراصل یہ حالت تخریم کو طاری کرنا۔ آخری یا انتہائی ہے۔ بلکہ ایک ذریعہ ہے۔ اس طریق کار سے کیا کیا کام لیے جاسکتے ہیں۔ ان کا ذکر آئندہ ابواب میں بھی اُسے گا۔ اور آپ حیران ہو گئے کہ ان کے علاوہ کیا عجیب و غریب کرشمے دیکھیں گے۔

ہیناٹرم۔ بس مرزیم اور تقابلیت کا فرق بنادیا گیا ہے۔ یہ تینوں انگ نظر بات کے حامل ہیں۔ ان فنون کے چند ماہرین صرف ایک دواوی میں قدم رکھتے ہیں۔ اور دوسری سائنس کا سہارا نہیں لیتے لیکن ایسے ماہرین کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔ ہم یہ کتاب ان افراد کے لیے لکھ رہے ہیں جو عام لوگوں سے غائب ہیں گے۔ اور ان تینوں فنون سے استفادہ کر کے اپنے لیے اپنی نئی راہ تیار کریں گے۔

ایک نئے عامل کو پہلے تینوں طریق کار اور نظریات سے استفادہ کرنا ہوگا۔ جب وہ عمل کی دنیا میں داخل ہوگا۔ تو اُسے معلوم ہوگا کہ اُس کا مدد طلب معمول ہے۔ اور مقصد اُس پر وجہ طاری کرنا ہوگا۔ اب وہ اپنے تجربہ بات کی بنیاد پر اپنی راہ متین کرے گا۔ ہو سکتا ہے کہ ایک عمل ہیناٹرم سے اسی فی صد استفادہ کرے اور بس مرزیم میں فی صد پیش کرے اور سراسر مرزیم کو اس فی صد استعمال کرے۔ اور ہیناٹرم کی میں فی صد پیش کرے۔

ہو سکتا ہے کہ کسی عامل میں تقابلیت کی قوت موجود ہو۔ اور اسے ان صفحات کو پڑھ کر اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کا احساس ہو جائے۔

راشم اطروف کو ۱۹۵۵ء کی ایک بات یاد ہے۔ راولپنڈی میں کسی فوج کا انصر کا شہرہ تھا کہ ان کی انگلیوں میں ایسی قوت موجود ہے۔ کہ اگر وہ ہاتھوں کو پانی میں ڈال دیں تو پانی میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اور بعض اگر پانی نہیں تو شہابیاب ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔ راجہ بازار راولپنڈی میں ایک بڑا ٹپ پانی سے بھر دیا جاتا تھا۔ انصر موصوف صبح کو قوت پانی میں ہاتھ ڈال دیتے اور بعض اسی پانی کو بوتلوں میں بند کر کے لے جاتے۔

ہو سکتا ہے کہ کوئی نیا عامل ایسی قوت کا حامل ہو۔ تو ابھی اُسے علم نہ ہو۔

ٹرانسٹرکائیڈ

ٹرانسٹرکائیڈ کی گھر مزدور بن گئی ہے۔ معمول سے مولیٰ نقص نکالنے کا بھی کارگر معقول معاوضہ دیتے ہیں۔ بہتر سے نقصان وصول کرنے کے آسان طریقے بالصور و رہا کیے گئے۔ ٹرانسٹرک کے متعلق اردو میں مکمل اور کارآمد کتاب آج تک نہیں چھپی۔ تین روپے۔ علاوہ حصول ڈاک

جہانگیر کتب خانہ۔ نولکھا بازار لاہور

مجمول ہو جائے اور عالم استغراق میں پہنچ جاؤ۔

اب اسے لپکاریں

معمول

جی عامل

کہاں ہو۔

ایک بڑے خوبصورت شہر میں

اب مختصر الفاظ میں سوال پوچھتے جائیں۔ معمول جواب دے گا۔ بیس منٹ سے پہلے ہی اسے عالم استغراق سے واپس لے آئیں۔

گاجر کو کیلا بنا کر دکھلانا۔

معمول کو عالم استغراق میں پہچانے سے قبل ایک گاجر دکھلائیں اور کہیں کہ میرے پاس اتنی قوت ہے کہ گاجر کو کیلا بنا سکتا ہوں۔ اور کہ تم عالم استغراق میں گاجر کو نہ صرف کیلے میں تبدیل ہوتا ہوا۔

محسوس کر دے گا کہ کھانے کے بھی۔ اس کے بعد سندھیر بالا طریقوں کے مطابق معمول کو عالم استغراق میں پہنچا دیں۔ جب پوری طرح مسحور ہو جائے تو مشورہ دیں۔

میں نے گاجر کو کیلے میں تبدیل کر دیا ہے۔ میٹھا اور ملائم کیلہ۔

میں ابھی تہیں یہ کھانے کے لیے دوں گا۔ دیکھو کتنا میٹھا ہے۔ لوزر اٹھاؤ۔

پاسر کی ہے۔

اس کے بعد گاجر بغیر تپے کے معمول کو دے۔

لگے گا۔ اس سے۔

معمول کیوں کیا ہے۔

بہت میٹھا اور ملائم

اب اسے عالم استغراق سے باہر لے آئیں

معمول کو جنگ کا نظارہ کرانا۔

اس کا طریقہ کار ترقی یافتہ ملک کے شہر کی طرح ہے۔ عامل کو اکر کا نظارہ خود معلوم ہو یا وہ اتنا تسلیم یافتہ ہو کہ جنگی نظارے کی تصویر اس کے دل میں موجود ہو۔

وہ معمول کو محمول کرنے سے مشیر یہ بتائے۔

آج میں تمہیں عجیب و غریب نظارہ دکھائوں گا۔ ٹینک

گولے لگتے ہوئے ٹینک تھری ناٹ تھری ہندوؤں سے مسلح برقی

ہوئی فوجیں شعلہ اگتی تو ہیں تم نے بن تمام کر بار بار کتبہ اور

رساویں میں پڑھا ہو گا۔ میں نے جگہ جگہ دیکھی ہیں۔ میں ان بولناک مناظر کو

جاتا ہوں۔ اور اپنے دماغ کا علم تمہارے دماغ میں داخل کر دوں گا۔ تم

جاتے ہو مجھ میں یہ قوت موجود ہے۔

اس کے بعد معمول کو مجبور کر دیا جائے۔ عالم استغراق میں پہچانے کا

مسل دی ہے۔ جو محسوس کی یہ کہ ہے۔ اب معمول سے عامل پوچھے۔

معمول تم کہاں ہو یہ آواز کیسی ہے یہ ٹینک

کہہ رہے ہو..... سپاہی کس طرف جا رہے ہیں۔
تو یوں کا رخ کس طرف ہے۔
معمول کا جواب دے گا۔ میں منٹ سے زائد اسے عالم استغراق میں
نہ رہنے دیں۔

معمول کائنات کے رشتہ داروں سے

اس ضمن میں یہ واضح ہے کہ معمول صرف اُن رشتہ داروں سے ملاقات
کر سکے گا۔ جو اس کے سن بلوغت کو پہنچنے کے بعد فوت ہوئے ہیں۔ اور جن سے
اسکی روگردانہ متعدد مرتبہ ملاقات رہی ہے۔ یعنی بہت ہی نزدیکی رشتہ دار مثلاً
باپ، بھائی، ماں، بہن، چچا، ماموں وغیرہ۔
معمول کو آرام کسی پریشان کن معمول کر دیں۔ جب وہ عالم استغراق
میں جانے لگے تو مندرجہ ذیل مشورے دیں۔

آپ اب سونے والے ہیں۔ آپ کی آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔
آپ کے سامنے آپ کے ماموں بیٹھے ہوں گے۔ میں نے اپنی تاثیر سے
اور کلام سے ان کو بلوایا ہے..... آپ ان کو دیکھ سکیں گے.....
اُن سے کلام کر سکیں گے..... اب سو جائیے
جب معمول عالم استغراق میں پہنچ جائے۔ تو اس طرح سوال کریں
آپ کے سامنے کون بیٹھے ہیں
ذرا غور سے دیکھیے۔

یہ آپ کے ماموں ہیں
انہیں پہچانیے
یہ آپ کو دیکھ رہے ہیں۔
آپ ان کو سلام کریں۔

اس وقت معمول آپ کو سلام کروں گا۔ ماموں کو مخاطب کرے گا۔ اور
کوئی بات کرے گا۔ دس منٹ سے بیشتر آپ انہیں عالم استغراق سے واپس
لے آئیں۔

خط تمار برقی اور ٹیلی فون کے ذریعہ معمول کو عالم استغراق میں پہنچانا یہ
بہت ہی مشکل کام ہے۔ اس کے لیے کئی بڑے پُر اعتماد اور مضبوط دل گروہ
کے مالک عامل کی ضرورت ہے۔ معمول ایسا ہونا چاہیے۔ جس کو آپ پُر اعتماد ہو
اور اسے بخوبی احساس ہو کہ آپ میں یہ قوت موجود ہے کہ معمول کو ان ذرائع
کے ذریعے سلا سکتے ہیں۔

خط میں یہ بات اہم ہے۔ کہ آپ کی تحریر پر اثر ہو۔ اس میں آپ نے معمول
کو مشورے دیئے ہوں۔ معمول آپ کی تحریر میسج دیکھ چکا ہو۔ تحریر میں مشورے
کچھ اس طرح دیا جائے۔

میں یہ تحریر بھیج رہا ہوں..... اس میں ایک خاص اثر ہے۔

خط ملتے ہی آپ کے ذہن پر ایک خاص اثر ہوگا۔

تحریر پڑھتے ہی آپ کی آنکھیں بوجھل ہو جائیں گی..... آپ
سو جائیے۔

ہیٹائٹرم پر لکھی گئی بعض سنگت میں تحریریں ملتی ہیں کہ ایسے افراد ان
قانون کا تہ نہ تھے ہیں۔ جو تین کر کے روپوش ہو جاتے تھے اور ظاہری
طریقہ ان کا کوئی ثبوت نہ ملتا تھا۔
مردوں کی طرح بعض آدمی روحوں کو براہین پر تباہ و تباہ کئے ہیں۔
یہ سب واقعات مافوق الفطرت ہیں۔

یوٹیل

- زمین - مٹی - ہونگ - پانی - یوٹیل لکھنے کے اخراجات
انجن کی اقسام - ان کے پرندوں کی بنیاد۔ انجن کی خرابی دور کرنا
پمپ کے
تھالوں دور کرنا - آب پاشی کے خرچہ کا حساب
دیگر وہ بیان کیا گیا ہے۔

جہانگیر کٹوف - نوکھابا بازار لاہور

تیرموال باب

ہیٹائٹرم طب اور جراحی

میں طب اور جراحی سے دیسی طب نہیں بلکہ وہ میڈیسن ہے جو مغرب
کی طرف سے ہمیں ملی ہے۔ اور جراحی کا مقصد وہ اصول جراحی نہیں ہے۔ بلکہ
وہ عظیم سرجری ہے۔ جس کا اندازہ ہمارے روحوں کو حکمت کے ہسپتالوں میں
ہوتا ہے۔

مشہور ڈاکٹر و ماہر نفسیات پروفیسر ڈیو۔ بی۔ کارنیٹر کا قول تھا
کہ اگر ہیٹائٹرم کو سب طور پر نافذ کیا جائے۔ تو وہ ڈاکٹر کے پاس ایک بڑا
اچھا شفا بخش طریقہ ہوگا۔

جہاں تک سرجری کا تعلق ہے۔ ہیٹائٹرم مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر زخموں
کو منسلک کرنے کا بڑا اچھا وسیع ہے۔

و۔ مریض پرمسلی تنظیم کی بدولت اس کی ذہنی اور جسمانی پریشیاں دور ہو
جاتی ہیں۔ وہ پرسکون ہو جاتا ہے۔ بے خوابی دور ہو جاتی ہے۔ ذہنی پرانگی
اور ہاتھ پاؤں ہلانے کی حالت ختم ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت افراد کے لیے
موزوں ترین موتی ہے

ب۔ ہیٹائٹرم کی حالت یعنی حالت تنظیم کو ہمیں ایڈس کے علاج میں مفید ثابت

ہوئی ہے۔ مثلاً دوق اور سیل

ج۔ ہیناٹرم بعض مریضوں میں غلط خیالات کو ختم کر کے صحیح خیالات اُن کے دماغ میں پیدا کر سکتا ہے۔ غلط خیالات اور سناج کئی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ جب ان کی بجائے صحیح خیالات جگہ پاتے ہیں تو علاج آسان ہو جاتا ہے۔

د۔ بعض مریضوں میں جسمانی نقص کی ذمہ دار بعض دماغی اور روحانی وجوہات ہوتی ہیں۔ ہیناٹرم کی بنیاد پر ایسی دماغی اور روحانی وجوہات کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

س۔ ہیناٹرم میں قوت کم ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ بڑھ بھی جاتی ہے اگر کم ہو جائے تو بعض نظام صحیح طور پر کام نہیں کر سکتے۔ ہیناٹرم دماغ کو متاثر کرتا ہے۔ اور دماغ کو اس قابل بناتا ہے کہ ان نظاموں میں قوت ضرورت کے مطابق تقسیم کر سکے

و۔ نظام ہضم

ب۔ نظام جذب

ج۔ نظام تنفس

د۔ نظام خون

س۔ نظام بول

س۔ نظام جنس

ص۔ اعضا جو بعض مرکبات پیدا کرتے ہیں مثلاً غدود۔

ض۔ اعضاء جو فاسد مادے باہر بھینکتے ہیں مثلاً گردے
س۔ مریض کو جو شکایات ہوتی ہیں۔ وہ ظاہری طور پر کتنی ہی جسمانی کمزوریوں
زہروں۔ اُن میں ذہن کا حصہ ضرور ہوتا ہے۔ بعض صورتوں میں سناج
فی حد تک ذمہ دار ہوتا ہے۔ ان صورتوں میں اچانک صحت ہو جائے
تو لوگ کہتے ہیں معجزہ ہو گیا۔ اس لیے ہیناٹرم بعض معجزات
پیدا کرتا ہے۔

ص۔ بعض طباع علاج کو پسند نہیں کرتے۔ اُن میں علاج کے لیے رجحان
نہیں ہوتا۔ علاج کی خواہش نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض میں نفرت کے جذبات
ہوتے ہیں۔ نہ صرف علاج بلکہ طبی علاج کے متعلق غیر پسندیدگی کے
کے جذبات ہوتے ہیں۔ مثلاً کئی لوگ دیسی طب کو پسند کرتے ہیں۔ اس
دور میں جب ایونٹیک سسٹم اس قدر ترقی کر چکا ہے۔ اکثر بیماریوں
میں شفا صرف اس سسٹم سے مل سکتی ہے۔ بعض مریض یونانی طبی علاج
کی رٹ لگاتے ہیں۔ ایسے مریضوں میں ہیناٹرم انہیں اس قابل بنا
دیتا ہے۔ کہ وہ اپنی رائے یاٹ بدل دیں

حرف سسٹم میں بعض مریضوں کو ایک خاص معالج پسند
ہوتا ہے۔ مہارت کے اس دور میں جب صرف ایک بیماری کے مہار
عوام کی خدمت کو پہنچ سکے ہیں۔ ایسے مریض کئی پرانے ڈاکٹر براعقار
کیے رکھتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ ایسے مریضوں کی رائے بدلنے
اور بڑے دھرمی دور کرنے کا طریقہ ہیناٹرم کی بنیاد پر استوار ہوتا ہے

ص بعض مریض غلط طور پر زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ وہ ذہنی طور پر لیٹن اور بدحواس ہو کر چڑھتے اور بے حال ہو جاتے ہیں۔ ہینا ٹرم کی مدد سے انہیں سرور بخشا جاسکتا ہے۔ وہ خوش و خرم بنائے جاسکتے ہیں۔

ط ہینا ٹرم کی مدد سے مریض کی اندرونی طاقت بحال رکھی جاسکتی ہے۔ بلکہ زیادہ کی جاسکتی ہے۔

الغرض ہینا ٹرم مریضوں کی بہت حد تک مدد اور ان کا علاج میں مفید ہو سکتا ہے۔

یہاں پیام اور ذکرہ ضروری ہے۔ کہ وہ عامل جو مریض پر ہینا ٹرم کا عمل کرے لائق اور مستحکم ہونا چاہیے۔ تاکہ وہ عمل کرنے کے دوران طریقوں کا معیار بند رکھے۔ سدرج ذیل میں مفید مشورے اگر صحیح طریقے سے دیئے جائیں تو ہینا ٹرم کو ختم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

و مریض کو بہت بندھانا

ب کڑوی ادویات کو برداشت کرنا

ج غیر پسندیدہ خوراکوں کو برداشت کرنا

د خشک معدوں میں مشورہ سے مدد کی طلبت بحال کرنا

س ہینا ٹرم کو جاری کرنا

س چھاتی اور دل کی درد دور کرنا۔

یہاں یہ یاد رکھئے کہ ہینا ٹرم علاج کے دوران آخری ہتھیار نہیں ہے یہ

علاج کا وہ طریقہ ہے جسے آغاز ہی سے اختیار کریں۔ ہینا ٹرم کا سب سے بڑا استعمال ان امراض میں ہے۔ جہاں مریض ہینا ٹرم کا نام سن کر خوف کھا جاتا ہے۔ اور مر جاتا ہے۔ مثلاً

۱۔

۲۔

۳۔ دل کی بیماری

۴۔ دماغی امراض

۵۔ خطرناک اپریشن

۶۔ کینسر

۷۔ اشتعال خون

اچھے بھلے انسان میں خوف بذات خود ایک بیماری ہے بہت سی بیماریوں کا پیش نیمہ اور بنیاد بلکہ دھج بن جاتی ہے۔ اور تو چھوڑے جو لوگ کسی متعدی بیماری کے پھیلنے کے دوران بیماریوں سے دور رہنے خوف کھاتے رہتے ہیں۔ ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مہیض طاعون وغیرہ

ہینا ٹرم بیماریوں کے علاج میں ایک بڑا ہتھیار ہے۔ لیکن اسکی سب سے بڑی اہمیت شاید درد دور کرنا ہے۔ درد کا احساس۔ درد سے بے حالی صرف مریض ہی بتا سکتا ہے۔ یہ اتنی بُری عادات ہے کہ خود ایک بیماری بن گئی ہے۔ وہ مریض کو بد حال۔ ذہنی طور پر نا کارہ۔

رہ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر دہی کا مرض لیجئے۔ یہ درست ہے کہ ہینا ٹرم ذی
ہسے جراثیم کو تلف نہیں کرے گا۔ وہ مریض کے پیچھے ٹھون میں
پھنسے ہوئے ڈن کو شک کرنے سے قاصر ہے۔ لیکن ذی علامات ہی دو
تو نہیں ہیں۔ ذرا مریض کے ذہن کی حالت کا اندازہ لگائیے۔ موت کا
خوف۔ ذہنی پریشانی۔ طویل علاج کی وجہ سے مالی پریشانی، چڑچڑاہٹ
وغیرہ۔ دل کو لیجئے۔ دل کی تیز حرکت، دل گھبرانا۔ پیشانی پر پسینہ آنا
معدہ کی طرف آئیے۔ جو کہ ختم ہونے کا احساس، معدہ کا بھاری پن۔ بعض خوراک
سے نفرت، بعض ایسی خوراکوں کی طرف پسندیدگی۔ جو مریض کی مالی حالت
سے باہر ہیں۔ بولی دہرا پر غور کیجئے۔ زیادہ پیشاب کی پریشانی کہ پیشاب
یا پیشاب بند ہونے کے بعد خوف۔

بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ مریض کی کو اپریشن کہہ مریضوں میں بڑی بات
موتی ہے۔ مریض سینکڑوں قسم کے علاج کر کر کر مریض گولیاں کھا کر اور
ٹیکوں سے اپنا جسم چھڑا کر پریشان ہو جاتا ہے۔ وہ علاج سے تنگ آچکا ہوتا
ہے۔ اس کا علاج کی انادیت پر ایمان نہیں رہتا۔ ایسا مریض، ڈاکٹر سے
کو اپریشن نہیں کرتا۔ ٹیکہ نہیں لگواتا۔ گولیاں آکھ بچا کر دی کی ٹوکری میں
ڈال دیتا ہے۔ غلط علامات بتاتا ہے۔ ایسے وقت میں ہینا ٹرم مریض میں
ڈاکٹر سے کو اپریشن اور تعاون کا انداز پیدا کرتا ہے۔

سکون مریض کے لیے از حد ضروری ہے۔ اگر اسے نیم صحت کہا جائے تو
غلط نہیں ہے۔ ہینا ٹرم اس سکون کا سبب بڑا ذریعہ ہے۔

خود پریشان اپنے راجحین کے لیے پریشانی کا باعث اور ڈاکٹر کے لیے
بھی مشکل کا باعث بن جاتی ہے۔

درد و زخم کے اندمال میں سدراہ ہوتی ہے۔ سرخوئوں کا قول ہے کہ
اگر کوئی ماہر ہینا ٹرم اپریشن شدہ عضو سے دور دور کر دے تو اندمال
جلد ہو جائے گا۔ اس کے برعکس صحیح طور پر درد کی موجودگی یا
بعض مریضوں میں درد کا غلط احساس بہت سی بیماریوں کا باعث
بن جاتا ہے۔ اگر آپ کبھی بڑی سے بڑی کہہ مرض کا تجربہ کرنے کا موقع
ہے۔ تو آپ کو مندرجہ ذیل وجوہات میں گی۔

۱۔ خوف

۲۔ پریشانی۔ مالی یا ذہنی

۳۔ درد کا احساس۔ اس ضمن میں بعض مریض جسم کے مختلف حصوں
کا نام لیتے ہیں۔

اور اکثر مختلف استخوان کے دوران مختلف اعضا کا نام لیتے ہیں۔

۴۔ وہم

۵۔ نفسیاتی جھجکے

۶۔ کمزور اعصاب

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ہینا ٹرم صرف نفسیاتی اور اعصابی امراض
کے علاج میں مہم ہو سکتا ہے۔ اس لیے اس کا استعمال محدود ہے
مگر ایسا نہیں ہے۔ اعصاب تو جسم کے ہر فعل کو کنٹرول کرنے والے ہیں

کچھ مریض اپنی بہت سی قوت کھو بیٹھتے ہیں۔ روز بروز طاقت کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ وہ بڑھاپا ہو جاتے ہیں۔ بہت سی کتب میں ہیناٹرمز پر کچھ لکھی ہیں۔ یہ بتاتی ہیں کہ ہیناٹرمز کی مدد سے ایسے مریضوں کی قوت میں اضافہ بھی نہیں کیا جاسکتا صرف کچھ ہی ہونگی اور پریشان قوتوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے ان پر تقسیم کر سکتا ہے۔ جہاں وہ از حد مطلب ہوں۔ اس طرح اعضائے رئیسہ میں قوت پہنچ جاتی ہے اور مریض اپنے آپ کو طاقت و محسوس کرتا ہے۔ اور بیماری کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر بیڈنجر تحریر کرتے ہیں کہ انہوں نے ہیناٹرمز سے ریڑھ کی ہڈی کا ختم دور کر دیا۔ ہر خند اس کی تفصیلات ہمارے سامنے نہیں ہیں۔ لیکن یہ امر یہی ہے کہ ریڑھ کی ہڈی کے ختم کے چھپے کچھ ذہنی عوارض طرزد کار فرما تھے۔ جب ان کا علاج ہوا۔ وہ دور ہو گئے۔ تو ریڑھ کی ہڈی بھی آہستہ آہستہ اصلی مقام پر آنے لگی۔

مسٹر لارنس اورٹن نے تحریر کیا ہے کہ انہوں نے ہیناٹرمز کو قلم کاروں کی اس مرض میں استعمال کیا۔ جس میں بے رنویسی سے الکلیوں میں ٹھنک اور بہ حالت بہت پرورد ہوتی ہے۔

آپ کو کھوں کی امراض کا علاج بھی ہیناٹرمز سے ہو سکتا ہے۔ مسٹر لارنس اورٹن نے یہ طریق کار ان افراد بالخصوص بچوں پر آزمایا۔ جنہوں نے شروع میں عینک استعمال کی تھی۔ اپنے مخصوص علاج سے وہ عینک اتروانے میں کامیاب ہو گئے۔

کچھ اندھے افراد کی بینائی واپس آگئی۔ ان افراد میں آنکھ کے اعصاب کا نالچ ہو گیا تھا۔ جس سے بینائی جاتی رہی۔ ہیناٹرمز سے اس کو دور کیا گیا۔ بعض گزرتے مسٹر لارنس اورٹن کے پاس لائے گئے۔ پہلے پتلی کر لی گئی کہ وہ ہرے دتے بسن سکتے تھے۔ ان کا علاج ہیناٹرمز کی مدد سے کیا گیا۔ اور ان میں سے بعض شفا یاب ہو گئے۔

کچھ لوگوں کی قوتِ شناسہ میں فرق آگیا تھا۔ ہونگھنے کی قوت مفقود ہو گئی تھی یا کچھ خوشبو کا اندازہ کرنے کے قابل نہ رہی تھی مسٹر لارنس اورٹن کی مدد سے وہ محنت یاب ہو گئے۔ قوتِ شناسہ لوٹ آئی۔

مسٹر لارنس اورٹن نے کئی دفعہ عوام کے سامنے یہ منظر ہر کیا۔ اور ثابت کیا کہ بعض آدمیوں کی ظاہری بینائی اور سنسنے کی قوت کم ہے اور حقیقی بینائی اور سنسنے کی قوت زیادہ۔ انہوں نے ہیناٹرمز کی مدد سے اس خفیدہ قوت کو اجاڑا اور معمولی سے کہیں بہتر طور پر دیکھنے۔ پڑھنے اور سنسنے لگے۔

ہیناٹرمز ایک سائنس ہے۔ وہ خفیہ موجود قوتوں کو ابھارتی ہے۔ یہ کسی معجزہ کا نام نہیں ہے۔ بعض اہم خود غلط نام نہاد۔ ماہرین ہیناٹرمز ایسے ہیں کہ کھ جاتے ہیں۔ جن کا عملی طریق صحیح ہونا ناممکن ہے۔ یہ لوگ ادوی یا غیر ادوی طور پر اس سائنس کو بدنام کرتے ہیں۔ اور جب عامل ان کی پیروی کرنا چاہتے ہیں تو بار بار کچھ باتھ نہیں آتا۔ اور وہ بدول ہو جاتے ہیں۔ اس نام نہاد ماہر سے نہیں۔ ہیناٹرمز کی سائنس اور فن سے حالانکہ قصور اس فرد کا ہوتا ہے۔ ایک نام نہاد ماہر نے یہ دعوے کر دیا کہ اس کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا جو

۶ عورتوں میں تکلیف سے پیدا ہونے والی بچوں کی کیفیت میں مدد دی جاتی تھی۔

آج سپیناٹرم مائل بنتی ہے۔ اس پر امتحان کیا جاسکتا ہے۔
سپیناٹرم کا ایک رخ ادبھی ہے۔ مشرلاوس اورٹن لکھتے ہیں کہ جب لوگوں نے حضرت عیسیٰ کے جسم پر خون دیکھا تو کچھ لوگوں کو دھڑکا گیا۔ وہ اس دنیا میں کوٹھے۔ نہ صرف روحانی طور پر انہیں صدمہ ہوا۔ بلکہ ان کے جسم پر دھڑکا گول دانے بن گئے۔ بلکہ بعض کے جسم سے خون بھی بہ گیا۔

راقم الحوادث کو یہی ایک نام مرزا صاحبان یا داری ہے۔ مرزا صاحبان عالم غلویت میں تفسیر تھوڑا مضع جھنگ کی مسجد میں قرآن پڑھتے تھے جب باقی بچے قرآن خوانی میں مصروف ہوتے۔ تو صاحبان مرزا کو ساتھ لیکر باہر کھیلنے نکل جاتی۔ مولوی صاحب نے ایک بار ٹوکا جب وہ باز نہ آئی۔ تو مولوی نے چھڑی سے صاحبان کو بازنا شروع کیا۔ جونہی چھڑی صاحبان کے جسم پر پڑتی۔ بچہ (مرزا) بدلتا تا اور اپنا جسم جراتا۔ مولوی جیران ہوا۔ اس نے مرزا کی تھپتھپائی تو دیکھ کر ڈانٹ رہ گیا کہ: "تمہارا جسم پر باری ہوئی چھڑی کی نشانیں میرا جسم پر پڑتے اور وہ جلیں شروع آئی تھیں۔"

ماب اور سرجی کی دنیا میں سپیناٹرم معجزات کا جو میاں پیش کرتا ہے وہیں کا آغاز مشرلاوس اورٹن اس بیان سے ہو سکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں بطور ماہر سپیناٹرم اور علاج میرا شہرہ دور دور تک پھیل گیا۔ کئی پرانے مریض اس طرح شفا یاب ہوئے کہ اگر غیر انبیاء میں معجزہ کا تصور موجود

اسی وجہ سے نامیا تھا کہ اس کی اعصابی جھٹی یا آنکھ کا اعصابی پردہ ہی وجود نہ تھا۔ وہ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ انہوں نے سپیناٹرم سے علاج کیا اور بیماری سے شفا پاگیا۔ یہ ناممکن ہے۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اعصابی جھٹی کمزور ہو اور سپیناٹرم کے ذریعے معمول کی قوتوں کو جلا بخشی جائے۔ اگر جھٹی موجود ہی نہیں تو منظر کا عکس بن ہی نہیں سکتا۔
مشرلاوس اورٹن لکھتے ہیں کہ انہوں نے کمزور جھٹی والے افراد جن کی نظر میں منظر و مندرلاتے تھے۔ یا حرکت کرتے نظر آتے تھے۔ سپیناٹرم کی مدد سے درست کر دیا۔

سپیناٹرم کا استعمال طب سے کہیں زیادہ سرجی سپیناٹرم اور سرجی میں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سرجی میں اس کا استعمال لفظ سپیناٹرم کی تشبیہ سے بہت پہلے شروع ہو۔ اس وقت اس سائنس کا نام، امتناطیت اور سس مریم تھا۔ ان دونوں سائنسوں اور مدد و طریق کار کی بنا پر مندرجہ ذیل کام کیے جاتے تھے۔
۱۔ مقامی بے ہوشی پیدا کی جاتی تھی۔ آج کل یہ کام کہیں اور دوسری دوا سے لیتے ہیں۔

- ۲۔ تکمیل بے ہوشی لائی جاتی تھی۔ آج کل یہ کام کلوروفارم سے کیا جاتا ہے
- ۳۔ دانت اور دوا جیں نیز تکلیف کے نکالی جاتی تھیں۔
- ۴۔ جسم کے ماؤف حصے کاٹے جاتے تھے۔
- ۵۔ پھوڑے چیرے جاتے تھے۔

ہوتا تو اکثر لوگ انہیں معجزہ کہتے ہیں۔ ان ذہنوں ایک صاحب جو بڑے تاجر اور لاکھوں روپے کے مالک تھے میرے پاس آئے اور کہا۔ کہ آپ کے ہاتھ میں معجزہ نما شفا ہے آپ کے کام کرات کے ہم بد ہیں۔ آپ آگے بڑھیے اور بڑت کا اعلان کر دیجیے۔ ایک نیا مذہب جاری کیجیے۔ میں آپ کا خلیفہ بنوں گا۔۔۔۔۔ غالباً ان کا خیال اس طرح مزید میسر کھانا تھا۔۔۔۔۔ میں نے حامی زبیری بعض افراد کا خیال ہے کہ اگر کوئی افراد شراب کے نشہ میں آئے سے باہر ہو جائے۔ وہی تباہی کہنے لگے۔ تو مینا ٹرم کی مدد سے اسے اصلی حالت پر لایا جاسکتا ہے۔ یہ غلط ہے۔ البتہ کوئی فرد مہٹریا کی وجہ سے ایسی علامات پیش کرے تو اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ اور طبعی حالت پر لایا جاسکتا ہے۔ یعنی مینا ٹرم سے مدد لی جاسکتی ہے۔

مینا ٹرم بطور شفا بخش طریق کار

اس چھوٹی سی کتاب میں یہ ممکن نہیں کہ ان تمام بیماریوں کے نام لکھنے جائیں جن میں مینا ٹرم کی کسی طرح شفا بخش ہوتا ہے۔ یا شفا لانے میں مدد دیتا ہے۔ تاہم کوشش کی گئی ہے کہ اہم امراض کی ایک فہرست پیش کی جائے۔ ان تمام امراض میں مینا ٹرم واحد متعین نہیں ہے۔ کچھ امراض صرف مینا ٹرم سے درست ہو جاتی ہیں۔ باقی بیماریوں کے علاوہ میں یہ مدد دیتا ہے۔

بیماریوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

نظام ہضم کی بیماریاں:

بیسر خوری، پسینی، قبض۔ بھوک کا فقدان۔

نظام تنفس کی بیماریاں

کھانسی، دمہ

نظام دل و ر خون کی بیماریاں

نبض کی تیزی، نبض کی کمی۔ دل گھبرانا

نظام اعصاب کی بیماریاں:

رعشہ، اعصابی خارش، درد، سر درد، کان کی درد، اعصاب کی راتوں پر درد۔ نیند کے دوران جھپٹا پھرنا، ڈراوے خواب، فالج، لقوہ، اوجھنگ، اعصاب بر فالج کی وجہ سے اندھا پن، لہران، قوت شامہ کی کمی یا فقدان آواز نکالنے کے قابل نہ رہنا، سہریا، مرگی، اعصابی کمزوری۔ ذہنی پریشانی اور پرانگندگی، بالچکیا۔ مکنت۔ حوصلے کی کمی۔ حوصلے کی کمی۔ حوصلے کی زیادتی یا ناکل پن۔

نظام بول و درجنس کی بیماریاں: جنسی بے راہ وی، اختلام

بستر پر بچے کا پیشاب کرنا حیض کے غیر متوازن ایام، سٹریس، لیکوریا،
جلدی میں خون کو زیادہ گردش
9 جلدی بیماریاں ۱ دھڑا اور دانے۔

۱۰ زہریلے سانپ کثرت شراب کے اثرات، مارینا، بھنگ
چرس، ایل، ڈی، ایس کے اثرات۔

۱۱ عضلات کی بیماریاں: آواز پیدا کرنے والے عضلات کی
کمزوری، قسم اور تار بالوں کی انگلیوں کا کھپچا اور درد
رومانٹرم عضلاتی
۱۲ متعدی امراض وقت، رس

۱۳۔ وہ بیماریاں جن کا بذریعہ اپریشن علاج کیا جاتا ہے
پیوٹریس، پھیسیاں، کانچ، سبکندر، رسولیاں، ہڈی ٹوٹنا، ہڈی
انزما، نشانے اور گردوں کی پتھری وغیرہ وغیرہ۔
اس وقت طب نے نفسیاتی، علاج کو میڈیسن اور سرجی کا ایک
مزدوری حصہ بنالیا ہے۔ بچہ کہ بہین نفسیات اس بات کا دعوے کرتے ہیں کہ وہ
ہیپاٹرم کی مدد نہیں دیتے۔ اور وہ اپنے طور طریقے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن راقم
المحرف کی رائے مختلف ہے۔ نفسیاتی طرز علاج ہیپاٹرم کے متوازی نہیں ہے۔

بلو بلی منسزل کہا جاسکتا ہے۔ نفسیاتی طرز علاج سببشن اور مشوروں کا محتاج
ہے۔
اب اس کا کیا علاج کر اگر کوئی یہ کہے کہ ماہر نفسیات جس وقت مریض کو
مشورہ دے رہا تھا تو مریض عالم منویم میں بھی تھا۔

مرچو

۱۲ متعدی امراض وقت، رس

پہ خود ہواں باب

ایلو تھیک طرز علاج بنیائرم کا قانون

بنیائرم جہاں ایک طرز علاج ہے وہاں اگر اسے ایلو تھیک سسٹم سے ملایا جائے تو بہتر نتائج دیتا ہے۔ خود ایلو تھیک سسٹم میں تجربات نے یہ ظاہر کیا ہے کہ اگر دو سلفونا مائیڈاؤضد فیوی باہم ملا دیے جائیں تو ان کے اثرات بہت زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں۔

سلفونا مائیڈ میں روائی ٹلف ہسپٹران اور ضد فیوی میں سبٹر ٹو نیس کیا سلین اسکیٹس ہیں۔

اس لیے اگر علاج اور خوراک میں ایلو تھیک ادویات اور بنیائرم اور متوازن پرہیزی غذا کے ساتھ بنیائرم کا اشتراک کر لیا جائے تو بہترین نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر جانسن نے اپنے مضمون میں لکھا کہ:-

نئی ادویات کی ایجاد اور پرانی ادویات کی فرخندہ کرنے کے بند بانگ و عادی کیے جاتے ہیں۔ لیکن ملک میں بہت سے سٹور ایسے ہیں جن میں کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ ادویات جوں کی توں پڑی ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے۔

ڈاکٹر روبرٹ ہیں جے برٹس میڈیکل کونسل کو دو ہزار پونڈ جہانہ ادا کرنا پڑا۔ اس نے تحریر کیا ہے۔

آپ کی بسیار طریق بہت ارفع و اعلیٰ ہیں۔ لیکن کوئی بسیار طریق صحت مند طریق زندگی کا تعویذ بدل نہ بنا سکے گی۔ اور نئی خراب خوراک اور گندے ماحول کا ملائش کر سکے گی۔ آپ جانوروں کے جسم سے لی گئی۔ سیرم انسان کے جسم میں داخل کرتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ بسیار جانوروں کی سیرم صحت مند انسانوں کے خلیوں میں گزردی نہ پیدا کر دے اور ان کی قوت مدافعت کم نہ کر دے

ڈاکٹر روبرٹ ہیں نے مختلف ماہرین پر تنقید کی کہ وہ وکسین کے ٹیکے لگا کر انسانوں کے جسم سے کیصل رہے ہیں۔

لارڈ بیکن کا مشہور قول ہے کہ

میڈیکل سائنس ایک ایسی سائنس ہے جس میں کوشش سے زیادہ تشہیر کو دخل ہے۔ اور کوشش بھی ایسی جو ایک دائرے میں کی جاتی رہی ہے اور اور اکثر حالات میں دائرے سے قدم باہر نہیں رکھا گیا۔

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ایلو تھیک سائنس۔ اسکی ایجادات اور دریافتیں سراسر بے نتیجہ مقصدیہ ہے کہ بیماری سے ایک کچھ اور بھی ہے۔ کوئی خوراک بھی ہے۔ کوئی حفظ یا تقدم کے طریقے ہیں۔ کچھ بنیائرم کی رائیں بھی ہیں کہیں سمریزم کے حیران کن طلسم ہیں اور کہیں متفاد طبعیت کی ادا دہ ہے۔

ہم بے خوراک کو کہتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ امر کیسا ہی طریض ثابت کیا جاسکتا ہے۔ کونسا نام ہضم کے اعضا و خوراک میں زیادہ نقصان دہ عنصر کو کہتے ہیں۔ اور کم نقصان دہ عنصر کو کچھ دیر کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ باقی کیے برواقت کر لیتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ انسانی جسم کے لیے پیسے زیادہ نقصان دہ عناصر سے بٹ لیا جائے۔ پھر دیکھئے کہ زہرین اور زہریلے مادے اُن اجزاء سے مرکب ہیں۔ جو قطعاً بغیر زہریلے ہیں۔ مثلاً، کاربن ہائیڈروجن اور آکسیجن۔

اب آپ ایک فرد کو کہیے۔ اُسے بہترین سے بہترین متوازن غذا پیش کرے۔ لیکن اُس کا رجحان اُن خوراک کی طرف نہیں ہے۔۔۔۔۔ تو نقصان خوراک کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ زہرین جائے گی۔ اس کے برعکس غیر متوازن خوراک کو بھیجیے۔ ماسرین کیسا کہیں گے۔ کہ اس میں فلاں جزو کی کمی ہے۔ فلاں جزو شامل نہیں ہے۔ اُن اجزاء کی کمی سے جسم کو نقصان کا اندیشہ ہے۔ لیکن کھانے والے کو وہی غذا مرغوب ہے۔ وہ من پسندی سے اسے کھاتا ہے۔ تو آپ جان بوجہ خوراک اُسے بہت فائدہ دیگی۔ لیکن نیوٹریشن کو ماسرین کو پیسے وہ اس بات پر کان نہیں دھرتے۔ وہ تو متوازن خوراک کا رگ لاتے ہیں اور اجزاء کی راگنی گاتے ہیں۔

بعض ڈاکٹر یہ رائے رکھتے ہیں کہ خوراک ایک خاص ملکی طرز پر تیار شدہ بہتر ہوتی ہے۔ یا کسی قوم اور قیصلہ کی بہتر ہوتی ہے۔۔۔۔۔ لیکن ایسے دعوے تو کئی قبائل۔ اقوام اور ملک کرتے ہیں۔ اب کس کی باتیں اور کس

کی باتیں۔

ایک پرانے روغن ادیب کا قول ہے۔

ہماری زمین کی نعم کی جڑی بوٹیوں پیدا کرتی ہے۔ ان میں کئی زہریلی بھی ہوتی ہیں۔ لیکن زہر دہی ثابت ہوتی ہے۔ جو بطور زہر کھالی جائے۔ اب آپ خوراکوں پر تجربات کو دیکھیے۔ ظاہری طور پر ان میں ہر چیز کا خیال رکھا جاتا ہے۔

طیات، لٹ ستر، روغنیات، نمکیات، جیاتین اور پانی کو متوازن کیا جاتا ہے۔ لیکن کبھی ذاتی ناپسندیدگی یا ذہنی عناصر کا خیال رکھا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔۔۔۔۔ اچھی ہے اچھی قیمتی ہے قیمتی غذا جو متوازن ہوتی ہے۔ قوت بخشش کی جاتی ہے۔ بعض طباع میں مفید نتائج پیدا نہیں کرتی۔ بلکہ غلط اثرات پیدا کرتی ہے۔ وہ خوراک بے کار جاتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ زہرین جاتی ہے۔

آپ نے ہسپتالوں میں اُن مریضوں کو دیکھا ہوگا۔ جو صرف پکتی خوراک سے آشنا ہوئے ہیں۔ ان کی لذت ان کی زندگی کا ایک حصہ بن چکی ہوتی ہے۔ لیکن جب ہسپتالوں میں انہیں انگریزی کھانا دیا جاتا ہے۔ بخود معصم اور توازن بنا یا جاتا ہے۔ تو اکثر مریض انکار کر دیتے ہیں۔ جو کھانے میں وہ ڈاکٹر کے حکم پر سر تسلیم خم کر کے بادل خواستہ کھاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غذا تو ہو جاتی ہے۔ شش آتی ہے۔ یا خوراک پیٹ میں پڑی مٹتی ہے۔ نفع پیدا کرتی ہے۔ اور ہسپتال کے ارباب بھلی کی مشین کی درد

سے اسے نفع دے دیتے ہیں۔ بچا رہا ہے ہائے کرتا ہے۔

مسرلاوس اورٹن کا طریقہ علاج

ان کا طرز علاج سب سے جدا تھا۔ اگر یہ کہا جائے کہ وہ یوں تھا ممکن خدنگ من پسند ادویات + من پسند خوراک + میناٹرم میناٹرم کا کام یہ تھا کہ وہ مریض کو شہر سے دے وہ تھوڑے کرتے ہیں کہ ایک لیڈی جو ایک بڑے صنعت کار اور تاجر کی بیوی تھی۔ بہت متوشش حالت میں ان کے ہسپتال میں آئی۔ وہ کئی ہسپتالوں میں مبتلا تھی۔ مرن خط میں پڑھیے۔

گزشتہ سترہ سالوں سے میں ایسے گردوں کی مریضیوں۔ جو ایک جگہ متعین نہیں ہیں۔ میں وہی ریشہ انہوں کی وجہ سے بھوک میں کمی اور بدھشی کا شکار رہی ہوں۔ میرے جسم میں بھیجی رہی ہے۔ اور میں لقرس سے بیمار رہی ہوں۔ میسرہ بینائی آہستہ آہستہ کم ہوئی گئی۔ اور سر میں درد ہوتا رہا۔

بطور علاج میں نے لاندراو ادویات استعمال کیں۔ جس کی نگوڑائی بار بار ترک کی جس میں نہائی، لائی کی ٹوئیں، ہانڈیں، ہانڈ سے بھر پور پانی سے نہائی۔ ہالشن گردائی، گرم پانی سے ٹھوڑی کی۔ آرام کیا۔ اور اعصابی قوت بخشی۔ خوراکیں کھائیں۔ لیکن ان تمام نے کوئی فائدہ نہ دیا۔ اس دوران میں ڈاکٹر دن کے شہر وں کے مطابق چشموں اور ساجوں پر جاکر بھی

نہائی کرے سو۔

میں نے تقریباً تیس مستند ڈاکٹروں سے مشورہ کیا۔ ان میں کئی اپنے فن میں ماہر بھی تھے۔ اس دوران میں مجھے جسمانی طور پر بعض دردناک بھی کرائی گئیں۔ اور ایک ایڈ سے پاک غذا دی گئی۔ لیکن علاج کے بعد میری حالت اکثر بدتر ہو جاتی۔ میناٹرم کے ذریعے علاج بھی ہر کسی کے بس کا رنگ نہیں۔ میں نے چھ ماہ تک ڈاکٹر لائیڈ سے مکمل سے یہ علاج کرایا۔ ان کا بالآخر یہ جواب تھا۔ کہ آپ ایک ایماج کی طرح بستر پر لیٹ جائیں۔ اور کبھی کوئی سڑیر نہ فرمائی ہو۔ تو اس کا مداوا کر لیا کریں۔ میں نے فیصلہ کیا کہ ڈاکٹر سکٹنگ کی رائے کے مطابق اپریشن کرانوں اپریشن کا مقصد یہ تھا کہ گردوں کو پسلیوں سے لگا دیا جائے۔

ان دنوں میں نے آپ کی شہرت سن کر آپ کو کھچا کر میں آپ کے پاس آنے سے معذرتوں۔ آپ خود شریف لے آئیں۔

میں ان دنوں پاپس ہو چکی تھی۔ آپ کی آمد پر یہ خراب سن کر میری بیماریاں دور ہو سکتی ہیں۔ میں حیران رہ گئی

آپ کے علاج سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ میسرہ بینائی واپس آگئی۔ میری قوت عود کر آئی۔ کچھ محنت و استقلال سے میں اتنی طاقت در ہو چکی ہوں۔ کہ میں اس حالت میں باقی ہوں جتنی بیماری کے انکار سے تیس تھی۔ مجھے کبھی سر کا درد نہیں ہوا۔

میناٹرم کی ادوا سے علاج بالکل متوازن طریق علاج ہے۔ اس طویل

خط کی نقل دینے کا مقصد یہ ہے کہ مسٹر لادس اورٹن نے کتنی ہی بیماریوں کا اور کتنے طویل عرصہ بعد شفا بخش علاج کر دیا۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ صرف ذہنی یا روحانی عارضے نہ تھے۔

دوسرا مریض: ایک جرمن میڈی جو بریستر تھی نے مسٹر لادس اورٹن سے امداد طلب کی۔ اُس وقت اُس کی عمر پچاس سال تھی۔ جب وہ پندرہ سال کی تھی وہ گرمی اور باؤں کی انگلیاں ٹھڑا بیٹھیں۔ اس صدر سے وہ بہت کم درہم گئیں۔ اور ایک خاص مرض کا شکار ہو گئیں جسے سینا کی ہی بیماری کہتے ہیں۔ ڈاکٹروں سے یاوس ہو گئی اور ایک سرجن سے مشورہ کر کے فیصلہ کیا کہ وہ انگلیاں کاٹ دی جائیں۔ تاکہ باقی انگلیاں ہی محفوظ رہ سکیں۔

مسٹر لادس اورٹن نے صحت و مالش تجویز کی، کھانے کو سبزیوں کو شوربا بنایا تا ریح مقررہ پر جب وہ سرجن کے پاس چل کر نہیں تو وہ حیران رہ گیا یہ مینا شرم کا مرکب علاج تھا۔ جس نے اپریشین کی تاریخ سے قبل مریض کو تندرست کر دیا۔

تیسرا مریض: ایک میڈی کی انگلی کاٹنی پڑی۔ زبردستی موئی انگلی میں ریناڈمیری کا باعث بنایا ٹیسٹ ٹھنکے گئیں۔ مسٹر لادس اورٹن نے مینا شرم کا عمل کیا۔ مشورے دیئے اور ایک کچی خوراک تجویز کی جس میں چینی نہ تھی۔ میڈی

کو افادہ ہو گیا۔

چوتھا مریض: یہ ایک سولہ سالہ مریض تھی جسے کثرت سے حیض آتا تھا ایک ڈاکٹر نے متواتر اسے آرگٹ دیا تھا۔ اب علامت یہ تھی اُس کی ایک انگلی کا اگلا حصہ خود بخود چھوڑ گیا تھا۔ میں نے اُسے بعض شورے دیئے لیکن وہ نہ مانی..... تیس سال کی عمر میں ایک بار پھر میرے پاس آئی اُس کی انگلیاں موٹی اور پھری ہوئی تھیں۔ ہاتھوں کی ہتھیلیاں سوجھ گئی تھیں۔ وہ ہاتھوں پر چمیاں باندھ کر کھتی۔ مصیبت یہ ہوئی۔ کہ اُسے مجھ پر اعتبار نہ تھا۔ میرے شورے ایک بار پھر میرے کانوں پر پڑے اور دو سال بعد مریض اس بیماری سے اشد کو پیاری ہو گئی۔ کسانٹفس وہ میری بات مان لیتی۔

پانچواں مریض: یہ ایک پادری تھا۔ وہ وجع المفاصل میں مبتلا تھا۔ دراصل اُسے یہ بیماری بچپن سے لگی تھی۔ تین بار اُسے سخت بیمار بھی ہوا جس سے دل پر بھی اثر ہوا۔

لیکن میرے طریقہ علاج سے وہ تندرست ہو گیا۔ آخری بار جب اُس کے متعلق اطلاع ملی تو اُس کی عمر نوے سال ہو چکی تھی اور وہ بھلا چکا تھا۔
چھٹا مریض: بریٹ میں رطوبت بھر جانے کا مریض تھا۔ اُس نے بہت سے ڈاکٹروں سے مشورہ کیا تھا۔ لیکن مرض بڑھتا گیا

پھیپھڑے بھی مریض ہو گئے، سسٹروڈین کے علاج سے وہ شغایاب ہوا۔

ساتواں مریض : چھاتی کی سوزش کا مریض تھا، اس کی مینائی کمزور تھی۔ اس کے ایک معالج نے جس کے پاس ایم۔ ڈی کی ڈگری تھی، اس کے ایک معالج نے جس کے تعلق پیش بینی کی تھی کہ اگر وہ مکمل آرام بھی کرے۔ اس کی زندگی کے آخری سال کسی ٹی۔ بی سینی ٹوریم میں گزریں گے۔ سسٹروڈین کے علاج سے وہ تندرست ہو گیا۔ مینائی عود کر آئی۔ اور جب اس نے اپنی زندگی کا بقیہ کر لیا تو اسے صحت کا درجہ اول کا سرٹیفکیٹ ملا

سسٹروڈین کا قول ہے کہ ان کا کوئی مریض ان کا علاج مکمل چھوڑ کر بدل یا بائیس نہیں ہو گیا۔ نہ ہی ان کے ہاتھوں کسی مریض کی موت واقع ہوئی۔ اچھے اچھے شپڈٹ ان کے پاس مریض بھیجتے تھے، بلکہ خود چل کر آتے سڑھ کرتے اور سڑے لیکر جاتے بلکہ سسٹروڈین سے طرز علاج سیکھ کر جاتے۔

حاصل کلام : اس باب کو اس تفصیل سے تحریر کرنے کا مقصد ناظرین کو یہ بتانا ہے کہ ہینا ٹرم صرف ذہنی اور روحانی عوارض کا علاج نہیں کرتا وہ جہانی تقاضے کو بھی اپنے دائرے کا رہیں گے آنا۔ لیکن اسکی شرطیں مندرجہ ذیل ہیں۔
معالج : جسم کے اعضاء کی فزیالوجی اور ناٹوشی سے واقف ہو۔

وہ ایک قابل اور ذہین فرد ہو۔ اور مریض کو اس پر اعتماد ہو۔

علاج : ہینا ٹرم۔ ایونٹیک کا مرکب ہوگا۔
غذا : متوازن مگر اس مریض کے من پسند ہوگی۔ اگر مریض اسے کھانے میں پسندیش کرے گا۔ تو ہینا ٹرم کے طریقے استعمال کیے جائیں گے۔

ہسٹریاں و ترقاریاں

مصنف نیاز محمد ایم۔ اے

یہ کتاب ہسٹریاں کے کئے ناموں میں عملی تجربات حاصل کرنے کے بعد لکھی گئی ہے۔ اعلیٰ قسم کی بیج۔ زمین کا انتخاب۔ پانی اور کھاد کا انتظام۔ ہسٹریوں کے کیڑے۔ بیماریاں و دوائیوں کے نام بڑے ناموں کے تھے یہ کتاب معلومات کا خزانہ ہے قیمت صرف چار روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

جہانگیر ایک ٹیپو نوٹکھا بازار لاہور

پندرہواں باب

نزہۂ فنی اور اعصابی بیماریاں

ماہرین ہنسٹرم جو اس سائنس کو طریقہ علاج کے طور پر اختیار کریں گے ان کی رہنمائی کے لیے چند سطوح تعلیم بند کی جاتی ہیں۔

جو لوگ عصبی مریض ہوتے ہیں۔ وہ اپنی کیفیت اور بیماری کی علامات صحیح طور پر بیان نہیں کر سکتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا انگ انگ بیماری ہے۔ اس قسم کے مریض ایک پریشان کن طبع، ہوصلہ کی لپٹی، ارادوں میں کمی قوت، فیصلہ میں کمی، شب بیداری، اور ذہنی طور پر ایک مکتہ پر مگر مگر ہونے کی کمی کی شکایت کرتے ہیں۔ وہ مزید بتاتے ہیں کہ اس ضمن میں تمام ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اکثر انہوں نے صحت کے قوانین کو انگ انگ صرف ادویات کا سہارا لیا ہوتا۔

یہ بات کھول کر بیان کی جا رہی ہے۔ کہ صرف ہنسٹرم مریضوں کا درماں نہیں ہے۔ ہنسٹرم ایک امدادی عنصر ضرور ہے۔ بعض بیماریوں میں ہنسٹرم ہی علاج آتا ہے۔

عام طور پر لوگ اپنی صحت اور صحت کے احوالوں کا دھیان نہیں رکھتے۔ جب کوئی بیماری انہیں آن لگھرتی ہے۔ تو یہ تھکاوٹ والے دیتے ہیں۔ اب دماغ ہنر

کو متاثر کرتا ہے۔ وہ قوت ہاضمہ پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ وہ نظام تنفس، دل، و دماغ خون بول و براز اور جنس پر بھی اثر ڈالتا ہے۔ ایک بیماری سے گھبراہٹ ہوا فرد کو ادیب بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح کمزور سے کمزور تر ہو جاتا ہے۔ دماغ سرد سوسوں کی آماج گاہ بن جاتا ہے۔ اور مریض مالی خویلا اور ضبط میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

یہاں معالج کا کردار ادا کرنے سے پیشتر علامات سے مرض کا اندازہ لگانا ضروری ہے۔ اب کچھ دماغی حالتیں اور ان کا علاج تحریر کیے جاتے ہیں۔

سرور کا علاج

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض مولوی صاحبان سرور کے علاج کے طور پر کلام پڑھ دیتے ہیں۔ یا تو یہ لکھ کر مریض کی پیشانی پر لگا دیتے ہیں۔ یہ اندر کی کلام کا اثر ہے۔ یہاں یہ کہنا مقصود ہے کہ عام ادویات کے کھانے کے علاوہ بھی سرور کا علاج ہو سکتا ہے۔ ہنسٹرم ان میں سے ایک طریقہ ہے مریض کو کرسی پر بٹھا دیں۔ بہتر یہ کہ آرام کرسی پر بٹھائیں۔ تاکہ علاج اسے آرام اور سکون سے۔ عامل مریض کو اپنے دونوں ہاتھ بند کر کے اس طرح جھالے دے۔ کہ اپنے دونوں ہاتھ سر کے اوپر آگے سے پیچھے نیچے ہٹ لے جائے۔ اس دوران میں کھوپڑی کو چھوئے کچھ اور ساتھ سر سے دیتے

یہ جھالے سر میں خون کی زیادتی کو کم کر دیں گے۔

ٹانگوں میں چونٹیاں سیڑھی معلوم ہوتی ہیں۔ یا ٹانگیں پھسل معلوم ہوتی ہیں یہی معمولی کام سے تشکاوت طاری ہو جاتی ہے۔ رات نیند نہیں آتی۔ صنف بصارت دل دھڑکتا۔ دماغی کمزوری۔ کچھ یاد نہ رہنا۔ اور معلوم کون کونسی علامات اور عوارض کا وہ اظہار کرتے ہیں۔ اس قسم کے مریض ایک ڈاکٹر پر اعتماد نہیں کرتے اور دھولے یقین ہوتے ہیں۔

صرف ان مریضوں کا علاج کیا جائے جنہیں آپ پر اعتماد ہو۔ اور وہ آپ کی شہرت اور حقیقت کے معترف ہوں۔ اگر وہ شخص یہ بھی کر دیکھیں گے اصول کے مصداق آئیں تو انہیں کسی مستند ڈاکٹر کے طرف بھیج دیں۔

علاج: مریض کو عام کرسی پر بیٹھائیں۔

۱۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ دیں جسے کہ عالم استغراق میں بیٹھ جائے
۲۔ اب مر کے اوپر سے پست کی جانب بھاڑے دیں۔ اور ساتھ ساتھ ہی دماغ، دل، معدہ اور ان کا اعضاء پر پھونکیں ماریں جن کی کمزوری کا مریض شاک ہے۔ ساتھ ہی یہ مشورے دیں۔

تمہارے اعصاب کمزور ہیں۔

یہ کوئی ناقابل صلاح بیماری نہیں

تم موصلاً نہ ہو۔

تمہارا دماغ قوی تر ہونا چاہیے۔

تمہاری تمام بیماریاں دور ہو جائیں گی۔

دل مضبوط ہو جائے گا۔

مر میں خون کم ہو رہا ہے۔

اس طرح درد رنج ہوگا۔

اب درد کم ہو رہا ہے۔

درد دور ہونے والا ہے۔

اب درد دور ہو گیا ہے۔

عامل محسوس کرے گا۔ کہ درد دور ہو گیا۔ مریض پرسکون ہے۔ اب وہ

مشورہ دے

اب درد نہ ہوگا۔

درد کا احساس نہ کریں

درد کا خیال دل میں نہ لائیں۔

اب آپ سکون سے واپس جا سکتے ہیں۔ اس کے بعد مریض کو عالم استغراق سے باہر لایا جائے۔

عصبی کمزوری کا علاج

عصبی کمزوری کے مریضوں کی کیفیت اس سے قبل بیان کر دی گئی۔ یہ مریض نہ صرف عصبی کمزوری کی علامات تفصیلاً بیان کرتے ہیں۔ بلکہ جم کی ہر بیماری کو کسی نہ کسی طرح کھینچ کھارچ کر عصبی علامات کا ایک حصہ بنا دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں ان کے مدد میں نقص ہوتا ہے۔ دل درست نہیں ہوتا۔ پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ کسی کام کو دل نہیں چاہتا۔

کے نتیجہ میں ہلکانے لگے۔ فوجیوں اور عوام میں جنگ کے تباہ کن پیمانہ بھی دماغ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
انہیں مشورہ دیں کہ آپ سونے کی حالت میں ان کے پاس آئیں گے اور علاج کریں گے

۱۔ بچہ خوب سو رہا ہو تو اس کے برابر لیٹ جائیں
۲۔ اس کی مٹائی کو ہلکا سا پھینچیں۔ تاکہ مکمل طور پر بیدار نہ ہو۔ اور ساتھ ہی پیشہ مشورہ دے۔ تم سو رہے تھے۔ میں نہیں بیدار نہیں کروں گا۔ تم بھی سیدھے عالم استغراق میں چلے جاؤ گے۔
اب تم نیند میں نہیں ہو۔ تم عالم استغراق یا تو نیم میں پہنچ گئے ہو۔ تو میری باتوں کا جواب دو گے۔
کچھ دیر بعد عامل اپنی انگلی مریض کے منہ کے پاس لے جائے اور زبان کو چھوئے۔ اب یوں مشورہ دے

پریسری انگلی ہے۔ اس میں ایک خاص تاثیر ہے۔
..... یہ اثر تمہاری زبان میں منتقل ہو رہا ہے۔ تمہاری زبان میں طاقت آ رہی ہے۔ زبان کی کمزوری دور ہو گئی۔
اس دوران میں زبان کو چھو رہا ہے اور چہرے پر چھو کیس مارتا رہے لیکن اتنی مرضی سے کہ مریض عالم استغراق سے باہر نہ آئے۔ اب عامل یہ کہے تمہاری زبان درست ہو گئی ہے۔ تم بولو۔۔۔۔۔ تم درست بول سکتے ہو۔ تمہارا نام کیا ہے۔ تمہارے ابا جان کا نام کیا ہے۔

معدہ درست کام کرے گا۔
تم خوب کام کر دو گے۔
بس اب اٹھ جاؤ۔
تم ایک مضبوط انسان ہو۔

لگنت کا علاج

بعض لوگ شروع ہی سے ہلکاتے ہیں۔ اور بعض کسی لمبی بیماری مثلاً ملٹی ٹائفر کے اثر سے ہلکا نا شروع کر دیتے ہیں۔ جو بچے ہلکاتے ہیں انہیں تلبیسی اداروں میں بچہ نہیں مل سکتی۔ بالخصوص کالجوں کے پرنسپل کی آسامیوں کے لیے وہ نامزد قرار دیئے جاتے ہیں۔ اس لیے یہ ایک بڑی غامی ہے۔

علاج مریض کو آپ پر مکمل اعتماد ہونا چاہیے۔ ایسے مریض مختلف ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس چکر کاٹ کاٹ کر یاویں ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان کے دل میں کسی ڈاکٹر یا حکیم کی پیسے سی وقعت نہیں رہتی۔ ماہر سناٹرم ایک خاص شہرت کا مالک ہوتا ہے۔ اس کے علاج سے جو مریض شفا پانچے ہوتے ہیں۔ وہ شفا کو معجزہ گردانتے ہیں۔ اور اپنے کیس کا حوالہ دے کر لوگوں کو بار بار بتاتے ہیں۔ اس لیے ماہر سناٹرم کے پاس جو رانا کیس آتا ہے وہ اسکی شہرت سے متاثر ہوتا ہے۔ تاہم ماہر کو چاہیے کہ جلد ہی کام نہ لے۔ وہ مریض کی سہڑی سے زیادہ کامیابی ان بچوں میں ہوگی۔ جو کسی مرض

مریض کی زبان میں لکنت نہ ہوگی۔ اب اسے مشورہ دیں۔
تم صبحی نیند سو جاؤ۔ تمہیں نیند آرہی ہے۔ سکون سے سو جاؤ۔
جب مریض سو جائے۔ تو حامل آرام سے اٹھ کر واپس آجائے۔
دوسرے دن مریض کو اپنی کلینک میں نہ بوائیں۔ مریض کے عزیزوں سے
مسدوم کریں کہ لکنت میں کوئی فرق آیا۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ کچھ فرق آیا۔ اب
مریض کو کنبوا بھیجیں کہ وہ پہلے سے بہتر ہے۔ میں دوبارہ رات کو تمہارے پاس
آؤں گا۔

یہ عمل تقریباً ایک ہفتہ تک بعض صورتوں میں اس سے زائد جاری رکھیں۔
ختم اگر لکنت ختم ہو جائے۔ عمل کی قوت پچھلے جسم پر ریشمی قمیض نہ پہن
بلکہ کپاس کے ٹوٹ کے کپڑے پہن۔

ضعف بصارت کا علاج

مشترک لاس اورٹن نے بار بار تحریر کیا ہے کہ ضعف بصارت کے لیے
ہینا ٹیڑم کا طریقہ شفا بخش ثابت ہوتا ہے۔ وہ اس اصول کے حامی ہیں
کہ ایک ہینا مارل انسان اپنی قوتوں کا پورا استعمال نہیں کرتا۔ اور
عمل ہینا ٹیڑم سے یہ ممکن ہے کہ اس کی خفیہ قوتوں کو اجاگر کر کے استعمال
میں لایا جائے۔ مثلاً ایک فرد جو بظاہر ضعف بصارت کا مریض ہے۔ اس کی
بصارت مارل ہے۔ لیکن وہ پوری بصارت کو بروئے کار لانے سے عاجز
ہے۔ ہینا ٹیڑم اسکی مدد کرتا ہے۔ اور حقیقی قوت کو بروئے کار لے آتا ہے

علاج: ہینا پھر یہ تحریر کیا جاتا ہے کہ مریض کو حامل پراقتدار ہو۔ وہ
اسکی شہرت سے شاعر ہو۔ وہ علاج کی غرض سے آیا ہو۔ اور علاج کے دوران
عامل کی باتوں پر اکتفا کرے۔ اور اپنی خفیہ قوتوں کو مرکب کر سکے۔ علاج یہ ہے۔

۱۔ حامل معمول کو سنانے کر ہی پرہیز جائے

۲۔ سنانے کر ہی پرہیز

۳۔ اپنی قوتوں کا منظر صاف پانی اسکی آنکھوں سے لگائے۔

۴۔ اب اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دے تاکہ عالم استغراق یا تنویم
پیدا ہو جائے

۵۔ اب حامل اسے بھجائے دے۔ اور اس دوران میں اسکی آنکھوں

کو چھوئے اور ان پر کبھی کبھار ہلکی سی چھونک مارے۔

اور آنکھیں بند کر دے۔ یہ مشورے دے۔

تمہاری آنکھوں میں نور کی کمی نہیں۔ تمہاری آنکھوں میں

قوت ہے۔ بنیائی ہے۔ میرا عمل اس

بنیائی کو واپس لا رہا ہے۔ تم مارل فرد کی طرح دیکھو گے۔

دیکھو گے۔ باریک سے باریک تحریر کی کتاب پڑھو گے۔ . .

اس کے بعد حامل اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھرے اور کہے۔

تم اب عالم استغراق سے باہر ہو۔ میں تین تین گھنٹوں کا۔ تم

آنکھیں کھول دو۔

مریض آنکھیں کھول دے گا۔ اور خود تبائیگا۔ کہ اس کی بنیائی پہلے

سے بہتر ہے۔ اس کی آنکھوں میں ایک خاص قوت سمجھ گئی ہے۔ وہ پیسے سے بہتر دیکھ سکتا ہے۔ مریض کو یہ مشق کئی بار کرائی جائے۔
مسٹر لادس اورٹن کی رائے میں صرف مادہ زائد اندھوں کو اس سے فائدہ نہیں ہوتا۔ باقی تمام لوگ کچھ نہ کچھ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ انہوں نے بت سے لوگوں کا علاج کیا۔ جو لوگ پیسے عینک لگاتے تھے۔ انہوں نے عینکیں اتار دیں۔ جو لوگ تحریروں کو بہت نزدیک سے پڑھنے کے عادی تھے وہ مناسب فاصلے پر پڑھنے لگے۔

خوف دور کرنا

بعض لوگ خوف کے مریض ہوتے ہیں۔ مثلاً دریا میں نہانے کا خوف۔ ٹینک میں تیرنے کا خوف۔ بعض لڑکیاں شادی کی زندگی گزارنے سے خوف کھاتی ہیں۔ اس لیے شادی پر رضامند نہیں ہوتیں۔ خاندان سے تعلقات قائم کرنے سے گھبراتی ہیں۔ اور بانچھ ہو جاتی ہیں۔ بعض لوگ گھوڑ سواری اور مشتر سواری سے خوف کھاتے ہیں۔ بعض ہوائی جہاز کے سفر سے ڈرتے ہیں۔
مسٹر لادس اورٹن نے ایک ایسی عورت مسٹر ڈالر کا خوف دور کر دیا۔ وہ انچمپن کی زندگی میں ہوا میں اچھالے جھلنے سے خوف کھاتی تھی۔ اس کی ماں اور خاندان دلے پیار سے اسے ہوا میں اچھالتے ہوں گے اور وہ مارے خوف کے چپٹی ہوگی۔ جسکی پردہ خاندان نے کسی نذر نہ کی۔ اور بچی جوان ہوئی۔ تو وہ خوف دماغ میں پختہ ہو گیا۔

مسٹر اورٹن نے مسٹر ڈالر کو ساتھ لیا۔ اور وہ ہوائی اڈے کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس دوران میں اسے ذہنی یا گیا کہ ان کی منزل کو کسی ہے۔ کاری میں مسٹر اورٹن پر عمل تیزیم کیا گیا۔ جہاز تیار تھا۔ مسٹر ڈالر کو مسٹر اورٹن نے اپنے ساتھ کاک پیٹ میں بٹھالیا۔ بخوری ویبرید جہاز چار ہزار پاچ سو فٹ کی بلندی پر اڑنے لگا۔

مسٹر ڈالر پر سکون تھیں۔ چہرے پر کوئی پریشانی نہ تھی۔ کچھ ویبرید جہاز داپس ہوائی اڈے پر اترا۔ تو مسٹر اورٹن پھر بھی پر سکون تھیں۔ مسٹر اورٹن نے انہیں عالم استغراق سے نکالا۔ اس وقت کئی اخبارات کے نمائندے ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ ڈی بی مر کے نمائندہ کے جواب میں مسٹر ڈالر نے کہا۔

مجھے عالم استغراق کی باتیں یاد ہیں۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہوائی جہاز زمین کے اس قدر نزدیک اڑ رہا ہے۔ کہ میں زمین سے چیزیں اٹھا سکتی تھی۔

پیرسٹر لادس اورٹن کا کمال ہے۔ انہوں نے شاید ہی مشورے دیے ہوئے کہ ہوائی جہاز زمین سے چند فٹ کی بلندی پر اڑے گا۔ یا جہاز میں کہا ہوگا۔ کہ جہاز اور زمین کا فاصلہ چند فٹ سے زیادہ نہیں۔ اور وہ عالم استغراق یا توہیم میں اس فاصلہ کو سو چار ہزار پاچ سو فٹ تک جا بچھا تھا چند فٹ سمجھتی رہیں۔

۴ زمین کو سکون ملے گا..... تم سو جاؤ گے
جب معمول کی آنکھیں بند ہونے لگیں تو عامل یہ کہے۔
تم سونا چاہتے ہو۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں اب
تم سو چکے ہو۔
اس کے بعد معمول کی آنکھیں بند ہو جائیں گی اور وہ عالم استغراق
میں چلا جائے گا۔ اب عامل یوں مشورے دے
یہ واقعہ معمولی تھا..... اس کی فکر نہ کرو..... زندگی
میں اس سے بڑے اور بڑے واقعات پیش آتے ہیں.....
اس واقعہ کی کوئی اہمیت نہیں..... اے بھلا دو.....
صرف مقصد کو سامنے رکھو۔
جب معمول کے چہرے سے پریشانی دور ہونے کے آثار معلوم
ہوں تو یوں مشورہ دو۔

تم اب عالم استغراق سے باہر آنے والے ہو۔ ہوشیار۔ ایک دو
تین مشرلاؤں اور اس کے متعلق ایک واقعہ شہور رسالہ سٹیج میں
تحریر کیا گیا ہے۔ انگلستان میں سٹیج کا ایک شہور اداکار جس سوز کسی
کھیل میں پہلے دن شرکت کرتا۔ تو ڈرامہ کے اختتام پر ذہنی اور جسمانی
کوفت سے بے جان ہو کر گر پڑتا۔ اس نے اپنے دور کے مشہور ڈاکٹروں
سے اپنا سائنہ کرایا۔ لیکن وہ کسی مرض یا عارضہ کی تہذیب نہ دیکھ سکے
علاج کاگز نہ ہوا..... آخر اس نے مشرلاؤں اور اس کی طرف رجوع کیا۔

اثراتِ ادیت دور کرنا

بعض لوگوں کو زندگی میں ادیت ناک کام کرنے پڑتے ہیں جن کی وجہ
سے انہیں جسمانی اور روحانی صدمات پہنچتے ہیں۔ مثلاً کئی مرتبہ باغرات اور
بے قصور افراد کی بیانی غلطیوں یا پولیس کے ہاتھوں مہرجانی ہے۔ ایک شریف
آدمی کے لیے یہ جسمانی اور روحانی ادیت بڑی دردناک ہوتی ہے۔ وہ علیحدگی
میں محنت مصطرب ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ایسی حالت کو سکون بخش ادبیات سے
دور کرنے اور جسمانی اور روحانی صدمات بھلانے کی کوشش کرتے ہیں
چنانچہ پرسکون بخش ادبیات کا دور ہے۔ لوگ ان ادبیات کے اُسی
طرح عادی ہو چکے ہیں جس طرح بعض لوگ شراب، سمجنگ اور فینون
میں صدمات اور پریشانیوں کا مداوا ڈھونڈتے تھے۔
ذہریک عامل جس پر اس بے قیمت فرد کو اقامت و ہوندریہ ذیل عمل
کرتے۔

۱ معمول کو آرام کرنی پڑھا دیا جائے۔ پشت پر ایک کید رکھ دیا جائے۔ جو
معمول کو سہارا دے سکے۔

۲ عامل معمول کو کوئی چمکی چیز دے کر کہے کہ اس پر نظر میں جائے اور ادھر
ادھر نہ دیکھے اور یہ مشورے دے

تمہاری نظریں اس چیز پر لگی ہیں..... اس چیز میں ایک نرالی
وقت پیدا کر دی گئی ہے..... یہ تم کو سلا دیگی..... تمہارے

ہیٹنٹرم سے وہ شریاب ہو گیا ۔

سولوائں باب

بے خوابی میں مبتلا مریضوں کو سنانا

ہستاموں میں ایسے مریضوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ جو کئی اپریشن کی وجہ سے سو نہیں سکتے۔ انہیں خواب آدھ گولیاں دی جاتی ہیں۔ بعض مریض ان گولیوں کو کھا جاتے ہیں۔ اور ان کے اعصاب پر ان کا اثر نہیں ہوتا۔ گولیوں سے بڑھ کر نوبت افیوں کے مرکبات مثلاً مہیتی ڈین اور مارفین تک آتی ہے میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں۔ جن پر مارفین کے ٹیکوں کا اثر نہیں ہوتا یا بعض لوگ ہسپتال اچھے بچے داخل ہوتے ہیں۔ لیکن جب ہسپتال سے فارغ ہوتے ہیں تو ایسی ادویات کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں۔

علاوہ انہیں آج کی پچیدہ دنیا میں جب ہزاروں اور لاکھوں مسائل درپیش ہیں۔ ایک عام فرد کو سینکڑوں مسائل کا سامنا ہے۔ وہ دن کے وقت تخت پچیدہ زندگی گزارتا ہے۔ جو اس کے اعصاب پر اثر چھوڑ جاتی ہے۔

بستر پر ہی مسائل اس کے دماغ میں نوک دار سمایوں کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ اور وہ فذیر سے محروم ہو جاتے ہیں۔ وہ ڈاکٹروں سے مشورہ کرتا ہے اور اسے سکون بخش ادویات ملتی ہیں۔ جب یہ ناکام رہتی ہیں۔ تو اعصاب کی قوت میں کمی کرنے والی دی جاتی ہیں۔ پھر نشہ آور ادویات کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

ایسے مریضوں کے لیے ایک اور راہ بھی ہے۔ جس میں کوئی دوائی یا اس کے زہریلے اثرات جسم میں داخل نہیں ہوتے۔ مریض عادی نہیں ہوتا لیکن عامل کو بڑی ہوشیاری سے کام کرنا لازم ہے۔ مگر یہ ہے کہ ڈاکٹر اس فن کو خورسکیصیں اور ادویات کی بجائے ہیٹنٹرم اور مس مرینیم کا طریقہ کار استعمال کریں۔ اس کے دو طریقے ہیں۔

- ۱۔ عامل معمول کو بستر پر لٹا دے
 - ۲۔ خود بستر پر اس کے پاس بیٹھ جائے۔ اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دے
 - ۳۔ اب یوں مشورے دے
- میں تم کو کچھ مشورے دوں گا۔ تم ان پر عمل کرو۔ میں تم کو مرنے کے قابل بنا دوں گا۔ محض میری گنتی کے دوران تم سو جاؤ گے۔ تم ذرا آنکھیں بند کرو۔ اور میری گنتی سنو۔
- اب ذرا آنکھیں کھولو۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔ بند کرلو۔ اور میری گنتی سنو۔ ابھی میں نے حرف پانچ تک گنا ہے۔

میں دل میں بہت تک گزوں گا۔۔۔۔۔ تم سوتے جا رہے ہو۔ اگر مریض اس طرح جلدی سوز کے۔ تو عامل مریض کی آنکھیں مشوروں سے دو تین بار کھولے۔ ان میں اپنی نظریں گھڑے اور شورے دے

دب، معمول کو بستر پر لٹا دیا جائے۔

۳ عالی معمول کے بستر پر بیٹھے۔ پیسے اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالے۔ اور پھر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر یوں شورے دے

مسکن دواؤں کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ میں یہ طریقہ کئی مریضوں پر کامیابی سے آزما چکا ہوں۔۔۔۔۔ تم پر آزما یا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔ تم کو بھی نیند کے آرام دیا جا سکتا ہے۔

فکر مند نہ ہو۔ صرف میری طرف توجہ کر دو۔ جو کچھ میں کہوں۔ اس پر عمل کر دو۔۔۔۔۔ میری لگا ہوں میں ایک تاثیر ہے۔ جو مریض میری نظروں میں نظریں ڈالیے وہ سو جاتا ہے۔ میں غام مریضوں کو یہ موقع نہیں دیتا۔۔۔۔۔ آج تم کو یہ پیش کش ہے۔ فائدہ اٹھاؤ۔ تمہیں نیند آ رہی ہے۔۔۔۔۔ تمہاری آنکھیں بوجھل پوری ہیں۔ سو جاؤ۔ پرسکون اور راحت بھری نیند۔۔۔۔۔ اللہ تمہیں نیند مبارک کرے۔

حاصل کلام :- اس باب میں صرف ذہنی امراض کا علاج تجویز کیا گیا ہے۔ یہ ذہنی امراض یا اعصابی امراض کہی جاتی ہیں۔ ہیناٹرمز اور مس مریزم کے ذریعے ان میں کامیابی کا امکان زیادہ ہے۔ اس لیے انہیں پہلے تحریر کیا جا رہا ہے۔

ہیناٹرمز کے ذریعے صرف اعصابی امراض کا علاج محدود نہیں ہے بلکہ دوسری امراض بھی اس کی حدود میں آتی ہیں۔ اس سے قبل ایک باب میں ان امراض کی طویل فہرست دی گئی ہے۔

اس طویل فہرست سے چیدہ چیدہ امراض پرانگے باب میں بحث کی جائیگی۔ لیکن یہاں ایک بار پھر اس بات پر زور دیا جاتا ہے۔ کہ ایونچیک ڈاکٹر اگر ہیناٹرمز کا طریقہ سیکھ لیں یا مستند حکیم اس طریقہ کار سے بہرہ واد ہو جائیں تو بہتر علاج بن جائیگے اور طریقہ ہائے علاج کا باہمی تعاون جس کا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ بہتر طرح سے نافذ ہو سکے گا۔

ہیناٹرمز وقت طلب سائنس ہے۔ وہ ڈاکٹر اور طبیب جن کے مطب میں روزانہ سینکڑوں مریض آتے ہیں۔ اس بات کے تحمل نہیں ہو سکتے کہ ایک مریض کو نیند سے استنکار دے کے بے اتنی طویل جدوجہد کریں جب کہ یہ دہی کام چند خواب اور گویوں سے کر سکتے ہیں۔

جب تک ماہر ڈاکٹر یا مستند حکیم اس سائنس کو نہیں اپناتے، علاج بذریعہ ہیناٹرمز ان لائق اور زیرک عاملوں تک محدود رہنا چاہیے جن کی

۴۔ عامل معمول کے رخسار پر اس جگہ انگلی رکھے جہاں درد ہو رہا ہے اور ذرا دبائے اب شورے سے درد دور ہو جائے گا۔ میں نے یہ طریقہ کئی بار آزمایا ہے۔ اب درد کم ہو رہا ہے اس کے ساتھ رخسار پر چھوٹیں ماری جائیں۔ اب کہے۔ درد کم ہونے کو ہے۔ اب تمہیں درد نہیں ہو رہا تم آرام محسوس کر رہے ہو۔ پریشانی دور ہو گئی ہے۔ درد کا نام نہیں۔

۲۔ بقیے ہو دانت اٹھانا

اسی طرح عامل معمول مریض کو استغراق کی دنیا میں لے جائے اور یوں شورے سے۔ میں تمہارا دانت درد کے بغیر نکال دوں گا۔ درد سے خالی۔ بالکل درد نہ ہوگا۔ تم میسری انگلی کا دباؤ بھی محسوس نہیں کرتے۔ بھلا دباؤ ہے ہی کہاں اس کے ساتھ دباؤ بڑھ جائے۔ دانت جڑ سے اکھڑ جائیگا۔ ضرورت پڑنے پر فارمس بھی استعمال کی جاسکتی ہے

پیشتر بیان کردہ گئی تھیں۔ ہیپوٹرم عامل جنہیں ان کی اناٹومی اور فیزیولوجی کا کوئی علم نہیں ہو جائے۔ مریضوں کا ہیپوٹرم سے طرح سے علاج کریں گے اور مریضوں کو نادمہ کی بجائے نقصان ہوگا۔ اس لیے میں گزارش کروں گا۔ کہ مجمع باز عامل شوق سے ہیپاٹرم کے عمل دکھائیں۔ لیکن ہیپاٹرم کو بطور علاج استعمال نہ کریں۔

ہیپوٹرم غیر اعصابی امراض کا علاج

اس باب میں دانت کا درد، جوڑوں کا درد، وجع المناسل، بھڑکنا، کھانسی، دمہ، تشنہ، خراش اور جلن پر مختصر طور پر روشنی ڈالی جائیگی۔

دانت کا درد دور کرنا

- ۱۔ عامل معمول کو کرسی پر بٹھا دے۔ اور خود سانسے کرسی پر بیٹھ جائے۔
- ۲۔ درمیان میں ایک میزرو دانتوں کے گوشن اور چمکدار اوزار ہوں دانت دیکھنے کا ڈاکٹر آمینہ بہتر ہے
- ۳۔ عامل معمول کو ہدایت کرے کہ وہ اپنی نگاہوں آمینہ یا کسی اوزار پر متوجہ نہ کرے

وجہ المفصل

اس مرض کو انگریزی میں ڈیپریسیو فیک فیور کہتے ہیں۔ یہ ایک ایسا مرض ہے۔ جو کسی ذہن بھی دودھ جاتا ہے۔ لیکن کسی ذہن بھی واپس آجاتا ہے۔ ڈاکٹر اس سبب کا علاج کرنے اور مریض اسکی درد اور مسلسل علاج کی کوفت سے تنگ آجاتے ہیں۔ ایک دن آجناک یوں معلوم ہوتا ہے کہ مریض موجودی نہیں۔ درد ناپید ہو جاتی ہے۔ سوزش یا سوجن ختم ہو جاتی ہے۔ مریض کا بخار اتر جاتا ہے۔ بھوک عود کر آتی ہے۔ مریض چلنے پھرنے لگتے ہیں۔

آجناک چند دن یا چند ماہ بعد مریض ان موجود ہوتی ہے۔ جسم کا کوئی جوڑ سوج جاتا ہے۔ مریض کو بخار آتا ہے اور مریض درد کے مارے بلبلا رہا ہے۔ کراتا رہا ہے۔ اور پریشان ہو جاتا ہے

ہنسٹرم کے ذریعے علاج

ڈاکٹر مریض کے بڑے بڑے قیمتی نسخے ناکام رہتے ہیں۔ مریض یوں معلوم ہوتا رہے۔ اپنی مرضی سے مریض کو چھوڑتا رہے۔ اور اپنی مرضی سے واپس آتا رہے۔ اس لیے اگر مریض واپس آجائے تو ماہر ہنسٹرم کو گھرا نا نہیں چاہیے علاج یوں ہے

۱۔ عامل مریض کو تیز پریشا دے اور خود پاس بیٹھ جائے۔

۲۔ مریض سے معلوم کرے کہ کون سے جوڑوں میں سوجن یا سوزش ہے اور وہ پُرور ہیں۔ ان پر سس مریض کا پانی لگا دے

۳۔ اب وہ مریض تھکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دے۔ جب مریض عالم استفراق کو پہنچے تو سوزش والے جوڑوں پر ہاتھ رکھ اس طرح جھالے دے کہ جھالوں کا رُخ جوڑوں سے پاؤں یا ہاتھوں کی انگلیوں کی طرف ہو۔ اب یہ مشورے دے، جھالے دماغ اور دل سے دگڑیں۔

سس مریض کا پانی پیتا رہے۔ تمہاری دردناکوں یا ہاتھوں کے ذریعے انگلیوں سے باہر نکال دی جائیگی۔ یہ حصے پُرور نہ رہیں گے۔ اب درد کم ہو رہا ہے۔ درد کم ہو سکا ہے۔

تمہارے چہرے پر رونق آرہی ہے۔ درد جا رہا ہے۔ اب بہت کم ہو گیا ہے اب درد نہیں ہے۔

اس کے بعد مریض پہلے سے بہتر ہوگا۔ باہر بارش شروع کرنے پر درد جاتی رہیگی۔

خارش و جلن کا علاج

۱۔ خارش دوسم کی ہوتی ہے۔ ایک تعدی خارش ہے۔ جو بعض قیمتی جوڑوں کے توسط سے پھیلتی ہے۔ اس کا علاج ہنسٹرم کے ذریعے نہیں ہوسکتا

۲ اگر موسم گرم ہو تو چھاتی پر لگائیں۔ اگر موسم سرد ہو تو اس میں ہاتھ ڈبو کر چھاتی کے اوپر کے جو کپڑے پہنے ہوں۔ ان پر مل دیں۔ اس طرح کر کپڑے بھیگ نہ سکیں۔ یعنی معمولی سا پانی لگے۔

۳ اب عالِ مرض کو عالمِ استغراق میں نہ چھائے۔
۴ پھر چھائے دئیے جائیں۔ لیکن جھانوں کا زرخ دل اور دماغ کی طرف نہ ہو۔ یعنی چھائے پچھے جسم سے دماغ اور دل کی طرف نہ جائیں

۵ مریض کو پھونکے ماریں اور یہ مشورہ دیں۔
آپ کو مس مریم والا پانی لگا دیا گیا ہے۔ اس میں تاثیر ہے۔ آپ کے سینہ میں بلغم ہے۔ جو اس کے اثر سے خشک ہو جائیگی یا ناک اور منہ کے ذریعے اسے آپ آسانی سے خارج کر دیں گے۔

اب کھانسی کا دورہ نہ پڑے گا۔ آپ کو آرام محسوس ہو رہا ہے۔ چھاتی ہلکی ہو رہی ہے۔ آپ پر سکون ہیں۔

معمول ہوشیار۔ اب استغراق سے باہر آؤ۔ ایک۔ دو۔ تین۔ بار یا رشتہ کریں

عام خارش اور جھن کا سندرجہ ذیل علاج کریں۔

- ۱۔ عالِ مرض کو کرسی پر بٹھادے
- ۲۔ خود سہانے کرسی پر بیٹھ جائے
- ۳۔ خارش اور جھن دانے حصوں پر مس مریم کا پانی لگائے
- ۴۔ اب اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے اور مریض کو عالمِ استغراق میں نہ چھائے۔ اور جھن والے حصوں سے پاؤں اور ہاتھوں کی طرف چھائے دے
- ۵۔ یہ چھائے دماغ اور دل سے ہو کر نہ گزریں۔

اب یہ مشورے دے۔
جھن دور ہو رہی ہے۔ پانی پتہ تاثیر ہے۔ میں درد کو آنکھوں کے ذریعے نکال دوں گا۔ اب جھن باہر جا رہی ہے گئی۔ گئی۔

معمول ہوشیار۔ ایک۔ دو تین

کھانسی کا علاج

کھانسی تکلیف دہ مرض ہے۔ بالخصوص رات کو مریض کھانسی کھانسی کر رہے حال ہو جاتا ہے۔ کمزور اور نحیف ہو جاتا ہے۔

مس مریم کا پانی تیار کریں۔ اگر پہلے سے تیار شدہ علاج :! موجود ہے تو وہی استعمال کریں۔

کبھی کبھی ادویات کے باوجود یہ مرض جاری رہتا ہے۔ اور مریضوں کو سپیشلسٹ کے پاس جانا پڑتا ہے

مریٹا لاس اورٹن کے علاوہ ڈاکٹر سیناٹرم کے ذریعے علاج۔ لیچمن نے اس مرض کا علاج کیا اُن دونوں کے تجربات کی روشنی میں عامل مندرجہ ذیل قدم اٹھائے

۱۔ مہول کو کرسی پر بٹھا دے ۲۔ اگر ممکن گلابی مریم کا پانی شلغ پھلکا ۳۔ پکلا اگر ممکن گلابی مریم کو کپڑوں پر لگا دے۔ جو تشنج والے اعضا کے اوپر ہوں۔

۴۔ عامل خود سانسے والی کرسی پر بیٹھ جائے۔ اگر مریض بستر پر دراز ہے تو ساتھ بستر پر بیٹھ جائے۔ ۵۔ مریض کو عالم استغراق میں پہنچا دے اب یوں شور سے دے یہ تشنج اور اُس کا درد کوئی بڑی بات نہیں..... میں نے اس پر مریض مریم کا پانی مل دیا..... وہ پُر تاثیر ہے..... میں نے کئی مریضیں یہ آزمایا ہے..... تم آرام محسوس کرو گے..... درد دور ہو رہی ہے۔ عضلات کا کچھا دھکم ہو چکا ہے۔ اب تم نارمل فرودو۔ مہول..... ہوشیار..... استغراق سے

دومہ کا علاج

دومہ ایک طویل بیماری ہے۔ جو عمر کے ساتھ نباہ کرتی ہے دورہ پڑتا ہے۔ تو مریض بے حال ہو جاتا ہے۔ چھاتی کی نالیوں سکڑ جاتی ہیں۔ اور اُن سے مخصوص آواز آتی ہے۔ مریض سانس لے لیتا ہے۔ بیکر ہوا باہر نہیں نکال سکتا۔ دومہ کا علاج کم دیش دی ہے۔ جو کھانسی کا ہے۔ فرق یہ ہے کہ عامل کو بار بار غسل کرنا ہوگا اور بد دل نہ ہونا چاہیے۔ عامل کا کمال یہ ہے کہ مریض اُس پر اعتماد کرے۔ اور بار بار اُس کے مطب میں آئے۔ اور سیناٹرم کی مدد سے اپنی تکلیف کا مداوا کرائے۔

تشنج کا علاج

ہستیا میں تشنج کے مریض عام دیکھے جاتے ہیں۔ گرون کے بیچوں تشنج۔ چھاتی کے عضلات کا تشنج۔ پیٹ کے عضلات کا تشنج۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا تشنج۔ واصل اسکی بنیاد اعضا میں اور جسمانی دونوں ہوتی ہے۔ انگریزی میں اسے Spasms کہتے ہیں۔ اور جو ادویات اسے دے کرتی ہیں۔ انہیں ANTISPASMICS کہتا ہے۔

ایک
دو
تین

سرطان کا علاج

سرطان اتنا شدید مرض ہے کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ دنیا کے تمام سائنس دان اس مرض کا علاج اور حفظ ناقص معلوم کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اس لیے یہ کہنا غلط ہے کہ صرف ہینا ٹرم سرطانات کا علاج کر سکتا ہے۔

البتہ بنیائے نرم دوسرے علاج میں مدد ہو سکتا ہے۔ اور اسی اصول کی پیروی کر سکتا ہے جس پر ہم ایک گزشتہ باب میں بحث کر چکے ہیں۔ یعنی ایلو تھیمک طرز علاج، من پسند خوراک اور بنیائے نرم کا اشتراک۔

سرطان تکلیف دہ مرض ہے۔ اور جسم کا سرطان زدہ حصہ درود کرتا ہے۔ جو علاج تجویز کیا گیا ہے۔ وہی کریں۔ دوسرا طریقہ جھالوں کے ذریعے سرطان کی بیماری کو جسم سے نکالتا ہے جھاتے دل اور دماغ کی طرف نہ جائیں۔ اس دوران میں عالم استغراق میں مرض کو یہ مشورہ دیں۔

تھماری بیماری جسم کے باہر سے لائی جاسکتی ہے۔
یہ میسر نہ ہو سکتا ہے۔ بیماری باہر سے لائی
جاسکتی ہے۔ بار بار مشق کریں۔ کچھ نہ کچھ افاقہ ہو گا۔

پٹیوں کے جوڑوں کا درو یہ بظاہر وجع المفاصل

مٹا جاتا ہے۔ لیکن یہ آگ بھاری ہے۔ انگریزی میں
 RHEUMATOID ARTHRITIS کہتے
 ہیں۔ اس مرض میں کوئی جوڑا جھانک موزش زدہ نہیں ہوتا
 دل پر زور نہیں پڑتا۔ تیز سحر نہیں آتا۔ بلکہ انگلیوں میں مچھا
 مچھا درد رہتا ہے۔ اور جوڑوں پر ہڈیاں ذرا بھاری اور
 بے سحر ہوجاتی ہیں۔

مینا ٹرم سے علاج

جس طرح یہ مرض فرض ہے۔ اسی طرح اس مرض کے علاج میں فوری نتائج کی امید نہیں ہے۔ مریض کو عامل پر اعتماد ہونا چاہیے۔ تاکہ وہ اس کے طویل علاج کے دوران بائیس سو ادھار کے مطلب میں آتا رہے

مندرجہ ذیل طریقہ پر عمل کریں

۱ معمول کو کرسی پر بٹھائیں
۲ عامل معمول کے ہاتھ جہاں میٹھی درد ہوتی ہے۔ ۱ پنے ہاتھوں میں لے اور ان پر مس مریض کا پانی لگا دے
۳ اب وہ معمول کو عالم استغراق تک لے جائے تفصیل کی ضرورت نہیں۔

۴ اس کے بعد یوں مشورے دے
یہ بیماری طویل ہے۔ لیکن میرے مس مریض کے پانی میں تاثیر ہے۔ یہ بیماری کو زائل کر دیتا ہے۔ جسم بیماری کو باہر نکال دیتا ہے۔ یہ اپنا اثر کر رہا ہے..... بیماری تلف ہو جائے گی..... اس کے اثرات جسم سے نکل جائیں گے..... دیکھو بیماری درد کی ہو گئی۔
معمول ہر شیار۔ عالم استغراق سے باہر آؤ۔

ایک

دو

تین

اس کے بعد عامل کو کم از کم ایک ماہ تک روزانہ اس طرح عمل کرنا ہوگا جس طرح گزشتہ باب کے حاصل کلام میں تحریر کیا گیا ہے۔ ان امراض کی فہرست طویل ہے۔ جن میں سینٹرم کی مدد سے درست کیا جاسکتا ہے۔ یا سینٹرم کی مدد کی جاسکتی ہے

یہ کتاب میڈیسن یا طب کی کتاب نہیں ہے کہ ہر مرض کی تفصیلات دی جائیں۔ دوسرے اس کتاب کے صفحات بہت محدود ہیں اور زیادہ تفصیلات شامل نہیں کی جاسکتیں۔ ان صفحات کا بڑا مقصد اصول بنکر اسکی عملی اشکال بتانی ہیں۔
زیرک عامل انہی خطوط پر باقی سمجھا رہیوں کے علاج میں اپنی راہ متین کر سکتا ہے۔ صرف ایک شرط ہے۔ کہ مریض کو عامل کے فن اور اس کی ذات پر اعتماد ہو۔

رنگ و روغن

دارش بنانے والوں کے یہ بہترین معاون کتاب ہے اس میں کپڑا میوہ۔ پتھر۔ کوئی دوا وغیرہ رنگنے اور دارش کرنے کے طریقے ہر قسم کے روغن اور دارش بنانے کی نہایت ہی آسان اور سادہ ترکیب دی گئی ہیں۔ قیمت ۳ روپے علاوہ محصول ڈاک

جہانگیر بک ڈپو۔ نو لکھا بازار لاہور

ستارہ سوال باب

اخلاقی اصلاح بذریعہ ہنر

یہ بات پابہ ثبوت کو تاریخ چکی ہے کہ عادی مجرموں کا جب پورٹ مارٹم کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اکثر تھے دماغ میں رگوں کی تھیں۔ کچھ عادی مجرم ایسے تھے جن کے جسم میں سیدائش کے وقت کوئی نقص تھا۔ اسکے ساتھ ساتھ یہ بات بھی مسلم ہو چکی ہے کہ ہنر مند سے بعض مجرموں کا علاج ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر چھوٹے بچوں کا۔

اٹلی کے ایک پروفیسر صاحب نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے ایک طریق کار دریافت کر لیا ہے جس کی بچہ کی سیدائش پر ہی تباہا جاسکتا تھا کہ بچہ عادی مجرم بنے گا۔ لیکن وہ اپنی دریافت کو ثابت نہ کر سکے۔ پروفیسر صاحب کا دعوے تھا کہ ایسے بچوں کے جیروں پر ایسی نشانی ہوتی ہیں لیکن تجربہ بنے تباہا کہ بعض خوش الحانوں اور شخص کئی سال تک معاشرہ کے شریف ترین افراد تصور کیے جاتے رہے۔ جتنی کہ معلوم ہوا کہ ان کے دل میں مجرموں کا کردار چھپا تھا۔ یہ تجربہ ناکام ہوا۔ لیکن اس نے ایک نئی راہ کھولی دیا اور یہ معلوم کیا جائے کہ آخر کچے مجرم کیوں بن جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑا قدم تھا۔

ہنر مند مجرموں کی اصلاح کرنے کی طرف بڑا اہمیت ثابت ہوا۔ لیکن یہ کہنے میں ہلک نہیں کہ یہ طریقہ بھی دوسرے طریقوں کی طرح آخر محدود ہے۔ جس طرح انکھوں کے ماہر سیدائشی اندھے کا علاج نہیں کر سکتے۔ اسی طرح چند ہی صد مجرم جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے بہرین ثبت کر دی ہیں۔ کبھی درست نہیں ہوں گے۔ اگر وہ ہنر مند سے متاثر نہ ہوں گے تو کوئی دوسرا طریقہ کار بھی بے کار جائے گا۔ ایسے لوگوں کا حال تو یوں ہے کہ:-

افریقہ میں ایک عیسائی تبلیغ عیسائیت کے لیے ایک آدم خود قبیلہ میں گئے۔ مسرور تھے کہ وہ تبلیغ پسند تھے۔ اور کہا میں تمہیں کھادوں گا بچہ سے مبلغ نے اس پر دھڑکنا شروع کیا۔ دیکھو سرور! یہ اچھی بات نہیں۔ یہ ظلم ہے۔ کہینہ نہیں ہے۔ جرم ہے۔ لیکن سرور نے کہا۔ سنو مبلغ میں نے کل ہی اپنی ماں کو دیکھا تھا وہ ایک دہلیز کی لاشیں کھا رہی تھی۔

یہ کہہ کر وہ باور کی صاحب کو کھانگا۔ پروفیسر گسٹ فورل کا خیال ہے کہ وہ عادات جو کوئی فرد دوسرے سے حاصل کرتا ہے۔ وہ ہنر مند کے ذریعے درست کی جاسکتی ہیں۔ ان میں خاص طور پر دو عادات قابل ذکر ہیں۔

۱۔ شراب خوری

ب۔ نشہ آور چیزوں یا ادویات کا استعمال

بعض افراد نے ایسی ادویات بنا لی ہیں۔ اور دعوے کیا ہے ان کے کھانے یا ٹیکہ لگوانے سے مندرجہ بالا دونوں بد عاداتوں سے چھٹکارا پایا

جاسکتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی بھی تحریر کیا ہے کہ ان ادویات پر ایک خاص
اعتماد اور ان کی شفا بخش خوبیوں کے لیے خاص ذہن ہونا ضروری ہے
اگر ذہن اور اعتماد مقدم ہے تو اپنی پلا دیجئے اور اس کا شیک لگا دیجئے
لیکن مریض کو نہ بتائیے پھر بھی شفا ہو جائے گی۔ دراصل یہ لوگ،
ارادی یا غیر ارادی طور پر ہینا ٹرم کا سہارا لینا چاہیے یا نہیں خواہ
وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اور اسے اعتقاد ارادہ۔ قوت ارادی
اور مضبوط ذہن کے الفاظ میں ہے۔

دوسری چیز جو عالمین ہدیہ ہینا ٹرم کو کمزور کرتی ہے یہ ہے کہ عام
لوگ ہینا ٹرم کو علاج کا آخری ذریعہ سمجھتے ہیں۔ یہ غلط ہے اور مشکلات
پیدا کرتا ہے۔ اور شفا کے مواقع کم آتا ہے۔

اس لیے لازم ہے کہ ہینا ٹرم کو شروع سے آزمایا جائے۔ تاکہ اصلاح
جلد ہو۔ اس کا تناسب زیادہ ہو اور بہت سے اچھے بچے جرم کی دنیا میں
نہ پہنچ جائیں۔ اب اصلاح کرنے کے چند طریقے تحریر کیے جاتے ہیں۔

۱۔ مریض کو آرام کر ہی بیٹھا یا جائے۔
۲۔ اسے یہ ناشر نہ دیا جائے کہ اس مجرم حکم تیرا اور بدکار سمجھا جا
رہا ہے۔

۳۔ اس کے ہاتھ میں عامل کوئی چمکی چیز دے دے اور ہدایت
کرنے کہ اس پر آنکھیں گاڑ دے
۴۔ اس کے بعد عامل یہ دستور دے

یہ چیز جوتیار سے ہاتھوں میں دی گئی ہے۔ ایک خاص اثر کی حامل
ہے۔ اس پر نظر ڈالنے والے سوچاتے ہیں..... تم بھی اس طرح سو
جاؤ گے۔ اب تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں..... تم سونا پاتا
ہو..... تم آنکھیں بند کرنا چاہتے ہو۔ اچھا سو جاؤ۔ پھر سکون
نہیں سو جاؤ۔ تمہارے تمام غم دور ہو جائیں گے۔

مجرم استغراق میں پہنچ جائے۔ تو اس کے جرم کے تعلق بچے
تے الفاظ میں مگر چھوٹے چھوٹے فقروں میں بات کر دو.....
تم نے دوبار چوری کی ہے..... اب تم چوری نہ کر دے
..... تم میں یہ عادت ہی نہ رہے گی..... تم چوری
کر نہ سکو گے..... چوری کی عادت ہی نہ رہے گی.....
اب یہ عادت چھوٹ جائے گی..... تم معاشرہ کے قابل
عزت فرد بن جاؤ گے۔

چوری دوسم کی ہوتی ہے۔
حقیقی چوری۔ اس سے چور کو مالی منفعت ہوتی ہے
غیر ارادی۔ یہ چوری اول تو چور غیر ارادی طور پر کرتا ہے
مثلاً میز سے چائے کا چمچ جیب میں ڈال لیا۔ کوئی کاپی اٹھا
سکر جیب میں رکھ لی۔ اس میں دوسرا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ چائی
تھاپکی وقت کام آئے۔ بار بار کی مشق معمول کی اصلاح کرنے
کی ہے۔

مسٹر لاؤس اورٹن کا طریق کار

مسٹر لاؤس اورٹن کا طریق کار نرالا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ دو بد عادتوں کو ایک ہی دفعہ تینے تھے اور جو عادت چھڑانی مقصود ہوتی معمول سے اُس کا ذکر نہ کرتے۔ بلکہ دوسری کی متعلق مشورہ دیتے وہ اپنے دو تجربات کا اس طرح ذکر کرتے ہیں:

۱۔ میرے پاس ایک برلیں آیا۔ اُسے سیٹھی چیزوں کی بسیار خوری کی عادت تھی۔ اور ساتھ ہی ساتھ وہ بے تحاشا سگریٹ پیتا تھا۔ ایک سگریٹ بھجنا اور دوسرا سلگنا۔ میں نے اُسے مشورہ دیا کہ سیٹھی چیزوں کی بسیار خوری نے اُس کے دانت بھجھ جائیگے۔ وہ اپنی بہت گنوا بیٹھنے لگا۔ اور کئی بسیاریوں میں مبتلا ہو جائے گا۔ میں نے ویدہ وائٹ سگریٹ ترک کرنے کا مشورہ دینا اور کن راس کے متعلق بات نہ کی۔

اُس نے سگریٹ نوشی ترک کر دی

پھر وہ میرے پاس آیا۔ ابھی وہ سیٹھی چیزوں کا بسیار تھا اور بسیار خوری کا عادی۔ میں نے اُس کا منہ اندر سے بڑھی سے ملاحظہ کیا اور کہا کہ اُس کے منہ کے اندر بعض تندییاں پیدا ہو چکی ہیں۔ اُن کا اپنا اثر ہوگا۔ اب اگر وہی چیزیں تمہیں سیٹھی لگیں گی۔ اور سیٹھی چیزیں اگر وہی معلوم ہوئیں گی۔

اُس نے یہ عادت بھی ترک کر دی

نشہ اور چیزوں کو ترک کرنا

اس فن میں کامیابی اُس وقت زیادہ ہوتی ہے جب معمول کی عرق کم ہو اُس نے کسی نشہ اور چیز کا استعمال جلد شروع ہو۔ عملی طور پر ان خطوط پر کام کریں۔

- ۱۔ معمول کو آرام کریں پر بھجوا دیا جائے۔
- ۲۔ عامل سنبے بیٹھے۔
- ۳۔ معمول کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دی جائیں
- ۴۔ جب کچھ اثر معلوم ہو تو مندرجہ ذیل مشورے دیں
- تم سمجھ معلوم ہوتے ہیں۔ تمہاری آنکھیں بند ہو رہی ہیں۔ تم نیند کی دنیا میں جا رہے۔ تم سونا چاہتے ہو۔ تم سو رہے ہو۔
- جب وہ استغراق کی دنیا میں چلا جائے تو عامل یوں کہے۔
- تم ایل۔ ایس۔ ڈی کا نشہ استعمال کرتے ہو۔ اس سے
- تمہاری دماغی خوبیاں کو زنگ لگ رہا ہے۔ تم ایک بلند ارادہ
- نوجوان ہو۔ تم نے دنیا میں بہت کچھ بتایا ہے۔ تم نے اپنے
- دماغ سے کئی گتھیاں سلجھانی ہیں۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کر لی
- ہے۔ دنیا میں بڑا نام پیدا کرنا ہے۔
- تم چھوڑ دو۔ یہ نشہ اب تم چھوڑ دو۔ اس
- سے تمہاری دماغی خوبیاں واپس آجائیگی۔ تم اعلیٰ انسان بن جاؤ گے

ب۔ میرے مطلب میں ایک خاتون آئی۔ اس نے دو بدعات کا ذکر کیا۔

- ۱۔ بسیار خوری
- ۲۔ ناخن کاٹنا

میری رائے میں وہ بسیار خوری کی مریضہ نہ تھی۔ وہ ایک محنت مند نوجوان خاتون تھی اور اسے اسی قدر حوراک کی ضرورت تھی۔ یہ رائے میں نے اپنے دل میں رکھی۔ اور عالم استغراق میں اس سے یہ کہا۔

وکیو بسیار خوری بڑی چیز ہے۔ یہ سوسائٹی میں انسان کو گرا دیتی ہے۔ جسم فربہ ہو جاتا ہے۔ ذیابطیس کا خطرہ ہو سکتا ہے۔

تم بسیار خوری چھوڑ دو

اس نے دانت کاٹنے کی بدعات ترک کر دی

ایک ماہر سناٹرم نے لکھا ہے
پاکیزگی کے مریض ۱۔ مذہبی اکابر کا ایک طبقہ اس چیز کا علم دار ہے کہ جب بچے جوان ہونے لگیں تو انہیں دنیا سے الگ تھلک رکھا جائے انہیں عام زندگی کی بجائے تقدس کی زندگی میں گھیر لیا جائے اور صرف ایسا ہی صحیح رہا جائے۔ حورائے پاکیزہ خیالات پیدا کرے میں ان خیالات کی قدر کرتا ہوں۔ لیکن میرے پاس سو سے بیس سال کے ایسے لوگ اور روکیاں ہیں جو ظاہری طور پر نیک۔ پاکیزہ اور مذہبی

ماڈل تھیں۔ لیکن ان سے بغیر اوی طور پر ایسے عمل سرزد ہوئے تھے جن کے تعلق میں صورتیں تھیں۔

۱۔ ایک حصہ کو معلوم ہی نہ تھا یا وہی نہ تھا کہ ان سے کوئی بڑی حرکت سرزد ہوئی

ب۔ دوسرے اپنے آپ کو مصلحوں کرتے تھے۔ لیکن جب بھی موقع ملتا تھا کچھ کر گزرتے۔

ج۔ تیسرا طبقہ اس فرضی زندگی کو بغیر ماڈل کا بننا تھا۔

میں نے بچوں کے اکابر کو تیسرے طبقہ کی انتہا منظور کرنے کو کہا اور انہیں عالمانہ زندگی کے درمیان ایک جزیرہ فرضی پاکیزگی سے باہر نکال لیا۔ انہیں مزید کسی علاج کی ضرورت نہ تھی۔ میں نے

چار سال بعد معلوم کیا تو وہ عام انسان تھے۔ نہ زیادہ نہ کم۔

پہلے حصے کو سناٹرم کے ذریعے ان کو باور واپس دلائی گئی۔

انہوں نے استغراق کئے عالم میں بڑے ماضی کو تسلیم کیا۔

شوق کے بعد استغراق سے باہر میں وہ تسلیم کرنے لگے۔ اس طبقہ میں

۲۔ جن بچوں نے تعاضد کیا کہ انہیں عایاد زندگی گزارنے کا موقع دیا جائے انہیں فرضی

زندگی نکال لیا گیا اور وہ عایاد زندگی گزارنے لگے۔ بہت کم الباقی طبقہ تھا جو

بن گئیں اور ان کے یاد دہانی تھے۔

دوسرا طبقہ ہوائے آپ کو مصلحوں کرتے تھے اور وقت ملنے پر سب کچھ کر گزرتے تھے۔ ان کا مذہبی سناٹرم علاج کیا گیا۔

اٹھارواں باب

ہیٹرمز کا تعلیمی و سماجی استعمال

اس کتاب میں بیشتر تحریر کی گئی ہے کہ ہیٹرمز ایک سائنس ہے ایک فن ہے۔ جو معاشرہ میں کسی دوسرے فن سے کم تر نہیں ہے۔ اگر یہ سائنس اور فن کسی جگہ پیشہ وارانہ داریوں اور معیج بازوں کے ہاتھ میں آگیا۔ تو تصور سائنس اور فن کا نہیں ہے۔ نشر جس سے ایک شہرہ یقین ایشن کرتا ہے۔ کسی بدکار کے ہاتھ میں پڑ جائے اور وہ اس سے فشنل غمروے تو تصور نشر کا نہیں ہوتا۔

ہیٹرمز کو تعلیمی میدان میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اسلام میں یہ مزدوری ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا تو اس کے کان میں اذان دی جائے۔ یہ ثابت کرنا مشکل ہے کہ اذان سننے سے بچے کو کیا تعلیم حاصل ہوئی۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اذان درویشی تعلیم ہی۔ ماہرین کی رائے ہے کہ شروع سے بچے کے دماغ پر اثر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

مرحان کاک برنی لکھا ہے۔

ہر بچے میں ذہانت کی ایک چمکاری موجود ہوتی ہے۔ والدین کو

ایک بہت بڑے طبقہ نے اس عادت سے رہائی پائی اور عیاض زندگی میں داخل ہو گئے۔ چندنی صد کی اصلاح نہ ہو سکی۔ میں برابر ان کے متعلق معلومات حاصل کرتا رہا۔ وہ مجرم بن گئے۔

حاصل کلام:

ہیٹرمز اخلاقی اصلاح کا بڑا ذریعہ ہے۔ لیکن بد قسمتی سے اسے آخری تجربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ کامی کا ذمہ دار دوشنبے ہیں۔

۱۔ جو ہیٹرمز پر یقین نہیں رکھتے۔

۲۔ جو بچے دوسرے طریقہ کے کار سے استفادہ کرتے ہیں

علم قیافہ :-

اس کتاب کی مدد سے آپ سرے سے لے کر پاؤں تک ہر انسان کو دیکھتے ہیں۔ اسکی دلچسپی زندگی کے ہر دور کے راز معلوم کر سکتے ہیں۔ آپ پر کیا رائے کرے گا اور کیا فائدہ اور نقصان ہونے والا ہے۔ قدرت نے آپ کے اعضاء میں کیا کیا خوبیاں عطا فرمائی ہیں قیمت تین روپے۔

جہاں تکریک ڈیو۔ نو لکھا بانسراں لاھور

چاہیے کہ اسے دبا دیں۔ اس نے ہر سکول بچے تک پہنچا دیا۔
بچے کی دماغی نشروں کو اس وقت شروع ہو جاتی ہے جب
وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ غذا کی اہمیت میں کلام نہیں ہے
لیکن اگر ماں کو اس کی شخصیت۔ اعلیٰ کردار بطور ماں اور اس احترام
کا احساس دلایا جائے۔ جو بطور ماں اسے حاصل ہوا ہے۔ تو بچہ کا
دماغ بہتر بنے گا۔

ماں باپ کو یہ بات تسلیم کرنی چاہیے کہ ان کے اپنے کردار
کا اثر بچوں کے دماغ پر ہوتا رہتا ہے۔ اس لیے بچوں کو سزاوارتہ
سے پیشتر وہ اپنے گریباں میں جھانک کر دیکھ کر۔ جہاں تک جنسی تعلیم
کا تعلق ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ

جب بچہ اس موضوع پر سوال کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ تو
اس کو سوال کا جواب بھی ملنا چاہیے۔
بچے کو مشورہ اس طرح ملنا چاہیے کہ وہ اس کے جذبات کی
صحیح راہ نمائی کرے۔ لیکن ان کو دبا کر دے۔

بچہ اور سکول : سکول میں بچہ کو اساتذہ کی امداد کی
ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ یہ امداد ڈیڑے کے بل بوتے پر ٹیوشن
ذریعہ۔ بلکہ استاد کو بچے کا مشیر بن کر اس کی راہ نمائی کرنی
چاہیے۔

اوسط اور نجی بچے

سکول میں بچہ کو اساتذہ کی امداد کی ضرورت محسوس
ہوتی ہے۔ میں نے اپنا دیکھا ہے۔ کہ ہر بچے میں ذہانت کا چنگاری موجود
ہوتی ہے۔ بعض نجی اور اوسط بچے اپنی عقلی زندگی میں بڑے سائنس
دان۔ جغرافیہ دان، اور کمپین ثابت ہوئے۔
مشہور سائنس دان نیوٹن۔ اپنی سکول کے زندگی میں ان بچوں میں
تھا جنہیں اوسط بھی نہیں کیا جاسکتا۔

مشہور شیمین مرفٹن چرچل اپنی سکول کی زندگی میں سب
سے نالائق دیکھے تھے۔

ڈیوڈ ہوم، ریچرڈ مشیری ڈان اور شہر شاعر تھامس مور کے متعلق
ان کی ماؤں کی رائے تھی۔ کہ نجی میں۔ جارج ایبٹ کو بڑی مشکل سے پڑھائی
شروع کرانی پڑی۔ مولر جو وہ سال کی عمر میں بڑی شکل سے کھینچا جاتا تھا
تھا۔ دیکھو۔ کیمبرج اور کیمبرج سکول کی زندگی میں نجی بتائے جاتے تھے
سینئر اور اگر سخت ہے وقوف گردانتے جاتے تھے۔ ڈین سوگنڈ
گوئے اور ٹالسٹائی کی درستی میں نیل ہو گئے۔ اور انہیں ڈگریاں نہ
دی گئیں۔ گوگنڈ سستہ کو نجی لڑکا بتایا جاتا تھا۔ تصویڈر پارکر کی یاد
معمولی بتائی جاتی تھی۔ لیکن وہ چونتیس زبانوں کا ماہر بنا۔

عام طور پر ان بچوں کی زندگی میں کوئی معمولی سا واقعہ ہوتا ہے۔ جو
ان کے دماغ کو بڑے اثر دیتا ہے۔ اور وہ اپنے اصلی روپ

ظاہر ہو جاتے ہیں۔ مٹن کو مشہور انقلابی کلام ویل نے بطور سیکریٹری
برخواست کر دیا۔ لیکن اس واقعہ کے اُس نے لازماً کتابِ جنت کھو گئی
کبھی شکیں اپنے گاڑی سے کچھ غلطیوں کی بنا پر بھاگا۔ شہدائے
ایچڑ بن گیا۔ اور پھر اب ڈرامہ لگا۔ جتنا کوئی آج تک پیدا نہیں کر سکی
یہ چیزیں ثابت کرتی ہیں کہ غیر معمولی ذہانت بچپن میں پردوں کے
نیچے چھپی رہتی ہے۔

اگر کوئی طالب علم اپنے آپ پر اطمینان نہ کرتے تو وہ کتابی ذہن
کیوں نہ ہو۔ بے کار ہو جائے گا۔ اگر وہ اپنی قوتوں کو مزید نہ کر سکے تو
نا کام ہوگا۔ اور اگر وہ محنت نہ کر سکے تو ذہانت بے کار ہے۔

اصلی چیز صلاحیتوں کو مزید بڑھانا ہے۔ اور یہ بنیائے شرم کا دوسرا
نام ہے۔ ایک مشہور ماہر بنیائے شرم کا قول ہے کہ بنیائے شرم
فرد کا زندگی زنجیر کی صورت ایک کڑی کو توڑی نہیں ہٹاتی۔ بلکہ تمام شرطوں
کو مضبوط کرتی ہے۔ اور اس طرح ہمت نام زنجیر مضبوط ہو جاتی ہے

غیر معمولی ذہانت کے انسان میں عطا دے تو ہوتا ہے۔ لیکن وہ بہت
دینا دار بن جاتا ہے۔ بنیائے شرم ایک عام بلکہ نجی فرد کی خفیہ ذہنوں کو
اجاگر کر کے ایک جگہ مرکوز کرتا ہے۔

بنیائے شرم ایک طالب علم کو مندرجہ ذیل طریقوں سے ناملہ ہم نیچا پاتا
ہے۔
۱۔ وہ آموختہ کو یاد رکھ سکتا ہے۔

۲۔ وہ آموختہ کو آگے بڑھانے پر قادر ہو جاتا ہے
۳۔ وہ آموختہ کا فوری استعمال کر سکتا ہے۔
۴۔ وہ آموختہ کا بہتر استعمال کر سکتا ہے۔
۵۔ وہ تمام بھری ہوئی صلاحیتوں کو مزید بڑھاتا ہے
۶۔ وہ طالب علم کو مسرت اور شادمانی دیتا ہے
مشر لاوس اورٹن لکھتے ہیں کہ اُن کے پاس ایک مشہور ناول نگار
آئے اور کہا کہ اُن کے پاس خیالات کی کمی نہیں ہے۔ لیکن وہ خیالات
تماثرات کو ایک جگہ مرکوز کرنے سے قاصر ہیں۔ اور ایک مضبوط کہانی
نہیں بن رہی۔ میں نے انہیں بنیائے شرم سے منزل پر ڈالا۔ اور انہوں نے
مجھے مطلع کیا کہ آپ کے علاج سے نہ صرف خیالات میں سخت پیدا ہوئی بلکہ
وہ ایک مرکز پر اس طرح اکٹھے ہوئے کہ ناول کو باخود بخود بن گیا۔
بنیائے شرم نہ صرف بھلی موئے سبق کو یاد دلاتا ہے۔ بلکہ انہیں پریشان
اور بھرتے ہوئے نہیں رہنا دیتا۔ مشر لاوس اورٹن لکھتے ہیں کہ ایک میڈیکل
کالج کی طالبہ کا امتحان تھا۔ وہ ایک روز پشیمیر سے پاس آئی۔ انہیں پریشان
تھی۔ اُس نے کہا کہ آسا کچھ یاد کیا تھا۔ کہ اگر یاد رہنا تو میں امتحان میں اُتل
آتی۔ لیکن اب بھول چکی ہوں۔ اب غیبی ہونے کے علاوہ کوئی صورت
نہیں۔ میں نے اُس پر غش بنیائے شرم کیا۔ دوسرے دن اُسے چالیس سوالی
پوچھے گئے۔ نوے فی صد کے جوابات کو یاد دہن سے اچھل پڑے اور
وہ اول آئی۔

برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن نے ایک دفعہ ان طلباء کا تجزیہ کیا جنہوں نے امتحان میں بہت کمزور یہ معلوم ہوا ان میں سے بچوں نے فی صد پر ہینٹزم کا عمل کیا تھا۔ انہیں عالمِ ستفرق میں پیشہ دہانیاں دی گئیں۔ لیکن امتحان میں وہ بہت کمزور جواب دے سکیں گے۔ اور فوری ہینٹزم صرف بھولی ہوئی باتیں یاد ہی نہیں دلاتا۔ بلکہ پریشان کن باتوں کو بھلا بھی دیتا ہے۔

مسرت اور شادمانی: ہینٹزم کا سب سے بڑا عطیہ یہ ہے کہ اس عمل کے بعد طالب علم کو مسرت اور شادمانی سے نوازتا ہے وہ تعلیم کی مشکلات کو اپنے آپ پر بوجھ تصور نہیں کرتا۔ بلکہ اسے بڑھاتی ہے دورانِ ایک گز مسرت اور شادمانی حاصل ہوتی ہے۔ یہ خوشی نہ صرف اسے امتحانات میں ایک اچھے طالب علم کی صورت میں پیش کرتی ہے۔ وہ نہ صرف بہت اچھے نمبروں سے پاس ہوتا ہے۔ بلکہ مسرت اور شادمانی اس کی صحت میں اضافہ کرتی ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ہینٹزم کے متعلق کئی کتب میں تحریر کیا گیا ہے۔ کہ جن لوگوں پر ہینٹزم کیا جائے وہ انہیں مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
وہ ان کا کامد بار چمکاتا ہے اور غریب سے امیر اور امیر سے امیر

ترجہ جاتے ہیں۔

ب۔ وہ غنیہ باتوں کا پتہ لگاتے ہیں۔
مسٹر لاس اورٹن کہتے ہیں کہ کاروبار کی ترقی انہیں ہوتی
انہیں خود مہربان نہیں ہوتے۔ بلکہ جن فرد پر ہینٹزم کا عمل کیا
جائے وہ ایک بہتر فرد بن جاتا ہے۔ اسے اپنے آپ پر اعتماد
ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے کاروبار کو زیادہ اعتماد سے چلاتا
ہے۔ ان کے ساتھ ایک نئے انداز سے پیش آتا ہے۔ اور
وہ کامیاب انسان بن جاتا ہے۔
اب ہم کچھ عملی طریقے بیان کریں گے۔ جن سے ہینٹزم بطور
ایک تعلیمی ذریعہ استعمال کیا جاتا ہے۔

ہینٹزم کے ذریعے تعلیم دنیا

- ۱۔ عامل معمول کو آرام کر ہی رہتا ہے
- ۲۔ عامل کا کردار تعلیمی ماحول کا منظر ہو۔ اس میں چارٹ، گران
اور کتابیں موجود ہوں۔
- ۳۔ معمول کو عامل پر اعتماد ہو کہ عامل کا تعلیمی میدان بلند ہے۔
- ۴۔ عامل معمول کے سامنے کوئی چیلنج نہ ہو جو چیز رکھے اور معمول کو ہدایت
کے لئے کہ وہ اپنی لگائیں اس پر متوجہ کر دے۔ جب معمول کچھ سمجھ
ہو نا شروع ہو تو مندرجہ ذیل شعور سے دے

اس جیلتی چیز میں ایک بحر ہے۔ تم اس سے مسح ہو رہے ہو،
تم جلد سو جاؤ گے۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔ تم
سونا چاہتے ہو۔ اچھا سو جاؤ۔

جب معمول عالم استغراق میں پہنچ جائے۔ تو وہ سبق
جو وہ عالم بیداری میں سمجھنے سے قاصر تھا

شلا کوئی فارمولا۔ کوئی پھیوری۔ پچوں کے لیے کوئی
سوال پیش کر دو۔ اب یوں مشورہ دو۔

میں تمہارے سامنے ایک فارمولا پیش کرنے والا ہوں
..... یہ کوئی مشکل نہیں ہے.....

یہ فارمولا تم بخوبی سمجھ پاؤ گے..... اب سمجھو۔
اس کے بعد وہ فارمولا پیش کرے۔

میں منٹ سے پیشتر اسے عالم استغراق سے باہر لے آؤ۔
امید ہے کہ وہ عالم بیداری میں بھی وہ فارمولا حاصل کر دے

گا۔ اگر ذکر کے تو کئی روز تک یا اسی روز کئی بار مشق
کرائیں۔

بنیائے نرم کے ذریعے طالب علم کی بھرتی قوتوں کو

مقرر کرنا

بعض طالب علم ایک وقت ہی کئی کام کرتے ہیں۔ اس سے ان کا
ذہن منتشر رہتا ہے۔ سکول میں اکثر غیر حاضر کھسیوں میں موجود
سینما میں موجود۔ مجریوں سے خوش گپیاں۔ اس طرح تعلیم
کا ارتکا نہیں ہوتا۔ ایسے بچے کا علاج یوں کریں۔

مندرجہ بالا طریقے سے بچے کو عالم استغراق میں لے جائیں
اور یوں مشورے دے

تم میں بڑی صلاحیتیں ہیں..... تم اپنی
صلاحیتوں کا استعمال نہیں کر رہے..... تم اپنی

کوششوں کو نہ سمجھو..... فضول کو شیشیں
چھوڑ دو..... اب تم انہیں چھوڑ دو گے.....

تم جو بی گھنٹوں میں سولہ گھنٹے تعلیم کے لیے وقف کر دو
گئے۔

..... تمہارے سامنے ترقی کا بڑا وسیع میدان
ہے۔ تم نے کسی فن میں مہارت نہیں ہے

تم ان خطوط پر کام کر گئے۔

میں منٹ سے پیشی طالب علم کو عالم استغراق سے باہر
لے آئیں۔ تواتر کوششیں طالب علم کی بھری ہوئی کوششوں
کو ایک جگہ ترمیم کر دیں گی۔

بھولے ہو اسباق یاد کرنا

اس باب میں میڈیکل کالج ایک طالبہ کی مثال دی گئی
ہے کہ اس نے بہت کچھ پڑھا۔ لیکن امتحان کی آمد
پر یوں معلوم ہوا جیسے بہت کچھ بھول گیا ہو۔ ایسے طالب
علم کو عملی بنیاد پر مبنی یاد کرنا یا جاسکتا ہے
بعض ماہرین بنیاد پر مبنی یاد کرنا کہ ایک سال کی عمر
میں بچہ جن چیزوں کو دماغ میں رکھ لیا ہے۔ وہ بھی
یاد کرانی جاسکتی ہے۔ ہر حال بھولے ہوئے طالب
علموں کو اسباق یاد کرانے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے
مندرجہ بالا طریقہ کے مطابق طالب علم کو عالم استغراق
میں لے جائیں۔ اب یوں شروع دے

تم نے بہت کچھ یاد کیا ہے۔ ہر چیز تمہارے دماغ کے
ایک ایک گوشوں میں موجود ہے۔ تم انہیں اکٹھا کر سکو گے
یہ خود بخود یاد آجائیں گے۔

اپنی قوتوں کو بیدار کرو۔ یاد کرو تم نے آج
صبح ہی کیا پڑھا تھا۔ ہاں کتاب کا آخری باب۔ تم
اس سبق کو بخوبی یاد کر چکے ہو۔ ان تمام کو اکٹھا کرو۔
اب تم اس قابل ہو کر سب کچھ یاد کر لو۔ تم کیوں نزلزل
ہو۔ تم سب کچھ بیان کر دو گے۔ آخر تمہیں باب یاد آ ہی گئے

غبی بچے کو تہننا

غبی بچے کی سب سے پہلے خوراک کا امتحان کریں۔ جن بچوں کی
خوراک میں طبیات بالخصوص حیواناتی طبیات کمی ہو۔ وہ
دماغ ترقی نہیں کر سکتا۔ ایسے بچوں کو عملی بنیاد پر مبنی
سے کوئی مادہ نہیں پہنچ سکتا۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے اسے
ہدایت کرو کہ اس کے والدین اسے

حیواناتی طبیات
۴ گرام
دائیں
۴ گرام

روزانہ کے علاوہ باقی مادہ دوسری متوازن خوراک کے کھلائیں
دودھ دہی۔ انڈا، گوشت، مچھلی۔ دایں۔ من
کی خوراکوں کا جزو بنوائیں۔ اگر اس کے بعد بھی بچہ غبی
ہے۔ تو اس پر عمل بنیاد پر مبنی کریں۔

عالم استغراق میں مندرجہ ذیل مشورے دے
تم بہت ذہن بچے ہو۔ تمہاری ذہانت پہلے اجاگر نہیں ہوئی
تھی۔
اب تمہارا ذہن صاف ہو رہا ہے۔ تم سب کچھ یاد کر سکو
گے
تم بہت قابل بچے بن جاؤ گے
میں منٹ سے بیشتر بچے کو عالم استغراق سے نکال لو۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

انیسواں باب بنیائرم بذریعہ موسیقی

آپ نے دیکھا ہوگا کہ قبض قوال جب قوال کرتے ہیں۔ تو قبض لوگ
وجد میں آ جاتے ہیں۔ اہل نقوف میں یہ بھی ایک منزل ہے۔
جہاں تک بنیائرم بذریعہ موسیقی کا تعلق ہے۔ اس باب میں
روشنی ڈالی جاتی ہے۔

مشہور ڈانر پانوں نواز رچھاؤں کے متعلق بتایا جاتا ہے۔ کہ
ایک دفعہ اس نے کسی کنسرٹ کی خاطر نئی دھنیں تیار کرنی تھیں۔ لیکن
وہ اپنے آپ کو اس قابل نہ پاتا تھا۔ وہ ساڑن ایک صوفی
پر پڑا اپنے گتے سے کھینچتا رہتا۔ کنسرٹ کے دن قریب آ رہے
تھے۔ رچھاؤں کے دوستوں کو فکر ہوئی۔ مگر وہ اپنے گھر کے ایک
گوشے میں پڑا گتے کو بہار کرتا رہتا۔

آخر دوستوں نے ایک مشورہ دیا کہ وہ ڈاکٹر ڈاہل سے
مشورہ کرے۔ اور ان کا جادو کا علاج آزما دیکھے۔ رچھاؤں
ڈاکٹر کے پاس گیا۔ ڈاکٹر موصوف نے اسے کرسی پر بٹھایا۔ اپنے
خلوص کا حوالہ دیا۔ اور مندرجہ ذیل مشورے دیے۔

عالم استغراق میں پیانو نواز کے کانوں میں ڈاکٹر ڈائل کی آوازیں
وہیں۔

یہ حالت بہت جلد اصلاح پذیر ہو جائیگی۔۔۔۔۔ تم کنسرٹ
کے لیے نئی دھنیں تحریر کرو گے۔ یہ دھنیں بہت اچھی
دھنیں بناتے تھے۔ تمہارے دماغ میں بڑی صلاحیت ہے
تم بہت جلد دھنیں تیار کر لو گے۔

چنانچہ اس علاج کے بعد ایک نیا انسان تھا۔ اب
وہ نہ صرف نئی دھنیں بنانے پر قادر تھا۔ بلکہ اتنی دھنیں بن گئی
کہ کنسرٹ کے بعد جو موقع پیش آئے وہ ان سے استغناء نہ کرتا رہا
کنسرٹ بہت کامیابی ہوئی اور اس کے سہرا ڈاکٹر ڈائل کے سر بندھا
جب یہ دائرہ تحریر میں لائی گئیں تو انتساب ڈائل کے نام تھا۔
آرٹسٹ اور فن کار حساس لوگ سمجھتے ہیں۔ یہ وصف سچی ہے اور بالکل ہی وصف
اس لیے کہ جب عام افراد معاشرہ کوئی واقعہ سے متاثر نہیں ہوتے وہاں آرٹسٹ اور
فن کار متاثر ہو جاتے ہیں اور کوئی نئی چیز تخلیق ہو جاتی ہے۔ لیکن بالکل برعکس کہ اگر
آرٹسٹ غلام کے سامنے اعصابی طور پر شکست کھا جائے یا اثر پذیر ہو جائے تو نہ
صرف ساز و سامان پر اسکی انگلیاں غلط چڑیں گی اسکا گلا ساتھ دے گا۔ اسکو پسینہ
آجائے گا۔ اسکی آنکھوں کے سامنے تیلیاں آچیں گی۔ بلکہ وہ اپنی تحریر بھی بھول جائے گا
ان حالات میں بپاٹرم با اعتماد و دست بہنما ہے۔

اس کی دہر سے نہ صرف موسیقار اپنے آپ پر اعتماد کرتا ہے
بلکہ عام حاضرین اس کے ساز اور اس کی آواز سے مسحور ہو
جاتے ہیں۔ اور وہ تمام حاضرین کی توجہ اپنی طرف کھینچ
لیتا ہے۔

ہیٹاٹرم کے فوائد!

اگر کسی نیم فن کار پر یہ عمل کر دیا جائے۔ تو وہ محفل اور
حاضرین میں ایسا سماں باندھ سکتا ہے۔ جیسا کہ تجربہ کار موسیقار
یا کوئی دوسرا فن کار۔ ہیٹاٹرم اسے اعتماد سے آشنا کرتا
ہے۔ وہ اعصابی طور پر پریشان فرد نہیں رہتا اور ایک
ایسا فن کار بن جاتا ہے۔ جو دوسروں پر جیتا ہے۔
ہو سکتا ہے حاضرین میں سے بعض اس کے فن اور موسیقی کے
سامان مثلاً ملونٹ۔ پیانو وغیرہ سے بھی اس قدر مسحور ہو جائیں کہ
بھر ہی محفل میں ان پر وجد جاری ہو جائے
ڈاکٹر بریڈ نے ایک نیکو طرحی میں ملازم ٹکی پر ہیٹاٹرم کر دیا
اس نے اسی حالت میں جسنی لیڈ کے سامنے ایسی آوازیں نکالیں
جو بڑے موسیقاروں کی آوازیں سے مشابہتیں۔ ڈاکٹر بریڈ کا خیال
تھا کہ صرف ہیٹاٹرم یعنی عالم استغراق میں موسیقاروں کی آوازیں
کی نقل کر سکے گی۔

لیکن چند دن کی مشق کے بعد وہ ان آوازوں کو عالم بیداری میں نکالنے پر کامیاب ہو گئی۔ لوگ حیران تھے کہ ایک معمولی لڑکی کس طرح بڑے بڑے موسیقاروں کی نقل کر لیتی تھی۔ جہاں یہ مثال ہے۔ وہاں ظاہری طور پر اسکے برعکس جاتی ہوئی مثال بنیے۔

ایک موسیقار نے ایک اجتماع کے لیے میں اچھی آوازوں کا انتخاب کیا۔ انہیں تین چار ماہ تک تربیت بھی دی۔ لیکن ایک لڑکا بھی میعار کو نہ پہنچ سکا۔ موسیقار کی التجا بہت کام لڑکوں پر عمل بنا ٹھرم کیا گیا۔ مگر کوئی بہتری نہیں ہوئی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ عمل بنا ٹھرم میں فرق تھا۔ یا غلط طور پر کیا گیا۔

اصل بات یہ تھی کہ ان میں وہ فن ہی نہ تھا۔ جو موسیقار نے اپنا ملحق نظر بنار کھا تھا۔ بنا ٹھرم کا کام یہ کہے کہ بنیادی فن کو جلد بیٹھیں۔ اُسے ایک اعلیٰ میعار پرے جائے۔ لیکن جب حوض میں پانی ہی نہ ہو تو میٹھا پانی کہاں سے آئے۔ پانی کو میٹھا کیا جاسکتا ہے۔

آواز کو نکھارنا۔

مستر اس اورٹن کہتے ہیں کہ انہوں نے اوریگینی سکول نے نہ صرف نوآموز لڑکوں بلکہ مشہور موسیقاروں کو اپنے سکولوں میں داخل کیا اور بنا ٹھرم کے ذریعے ان کی آوازوں میں نکھار پیدا کیا۔ وہ ان درس گاہوں سے بڑے اچھے موسیقار بن کر نکلے۔ ان کی آواز میں نوح آگیا۔ وہ علوم سے ڈرنے اور خون کھانے کی بجائے اپنے آپ اقتدار کرنے لگے۔ اور وہ نوآموز موسیقار جو عوام کا سامنا کرنے سے کتراتے تھے مجمل میں اس طرح چھڑ کر بیٹھنے لگے کہ لوگ حیران ہوتے تھے۔

یہاں دو مسئلہ دیے جاتے ہیں۔

نوآموز موسیقاروں کو اعصابی طور پر مضبوط بنانا۔

وہ نوآموز موسیقار بطور معمول میں جو کسی مجمل میں اپنے فن کا مظاہرہ کرنے سے کتراتے ہوں یا جنہیں ایک دوبارہ شمع تجربہ ہوا ہو۔ لیکن بشرط یہ ہے کہ انہیں آپ پر کھلی اقتدار ہو۔ کہ آپ میں اتنی صلاحیتیں ہیں کہ انہیں نیا انسان بنا سکتے ہیں۔

ایسے معمول کو اہم کر ہی پرٹھائیں۔

۲۔ اُس کی نگاہوں کے سامنے کوئی چمکتی ہوئی چیز رکھیں۔

۳۔ اُسے ہدایت کریں کہ اپنی نگاہیں اُس پر مرکوز رکھے

۴۔ جب وہ مسحور ہونے لگے تو اُسے شوروہ دیں۔

تم جانتے ہو۔ میں نے تمہیں کیوں تکلیف دی ہے۔ میں

اپنی مسحور کن شخصیت سے تمہارا اضطراب اور پریشانی دور

کر دوں گا۔ تم سونا جانتے ہو۔۔۔۔۔ تمہاری آنکھیں بوجھل

ہو رہی ہیں۔ تم سونے کو ہو۔ اچھا ہے عالم استغراق میں

تمہیں مناسب سبق دوں گا۔۔۔۔۔ اچھا تم سو جاؤ۔

جب معمول عالم استغراق میں پڑ جاتے تو یوں شوروہ دو

تم ایک بڑے فن کار ہو۔۔۔۔۔ عوام تمہارا فن سننے کو

بے قرار ہیں۔ مجمع پر نظر ڈالو۔۔۔۔۔ اپنے ہتھیار اور

اپنے فن پر توجہ دو۔۔۔۔۔ تمہاری آواز مجمع پر جا دو

جگا دے گی۔۔۔۔۔ وہ مسحور ہو جائیگے۔ اور تمہیں

اُس وقت تندرست ملے گا۔

جب غم کے اختتام پر دوبارہ دوبارہ کی آواز میں

عوام سے آئیں گی۔۔۔۔۔ پھر تم عوام کے سامنے

سمک کر اُن کا شکریہ ادا کرنا۔ اور ایک بار پھر دھن

چھیڑ دینا۔ میں منٹ سے پیشتر موسیقار کو عالم استغراق سے

باہر لے آئیں۔

مسحوری آواز میں نکھار پیدا کرتا ہے

۱۔ معمول کو آرام کر سی پر تھپائیں

۲۔ اُسے بتائیں کہ آپ کا مقصد کیا ہے اور آپ اپنی مسحور کن

شخصیت اور فن سے اس کی مسحوری آواز میں فرنی پیدا کر سکتے

ہیں۔ آواز نکھر کر دل کش اور پرتاثر ہو سکتی ہے

اس میں توجہ آسکتا ہے۔

۳۔ اب اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔

۴۔ جب وہ متاثر معلوم ہو تو مندرجہ ذیل شوروہ دیں۔

تم سونا جانتے ہو۔۔۔۔۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو

رہی ہیں۔ تم سو جاؤ گے۔ اچھا سو جاؤ۔

جب معمول عالم استغراق میں پڑ جاتے تو یوں شوروہ

دو۔ تم ایک بلند موسیقار ہو۔۔۔۔۔ تمہاری آواز

دن بدن نکھرے گی۔ اس میں ایک توجہ پیدا ہو گا۔۔۔۔۔

موسیقی اور شہرئی پیدا ہوگی۔۔۔۔۔ ہم اپنی مسحور کن شخصیت

سے اس میں تبدیلی پیدا کر دیں گے۔

اس کے بعد معمول کو عالم استغراق سے باہر لے آؤ۔

نیا بیڈران سے کم نہیں ہوتا۔ وہ عوامی سیٹج پر ہو۔ اسلی میں سو یا پارلی منٹ میں تقریر کے دوران میں وہ عجیب حرکات کرتا ہے۔ برطانوی پارلی منٹ میں بہت سے ایسے نقشے ریکارڈ میں ہیں۔

ان سب کی وجہ شخصیت کی کمزوری اور اپنے اوپر اعتماد کا فقدان ہوتا ہے۔ پارلی منٹ کے بڑے بڑے لیڈروں کے متعلق یہ تحریر ہے کہ وہ شروع میں باغ میں لٹک جاتے اور کسی درخت کو سانسے رکھ کر تقریر کرتے۔ شلر کے متعلق مشہور ہے کہ وہ سانسے آئینہ رکھ کر تقریر کی مشق کیا کرتا ہے۔ اس طرح بڑی مدت میں ان لیڈروں نے اپنے آپ میں اعتماد پیدا کیا۔

بناٹرم میں وہی کام بہت تھوڑے عرصہ میں کر سکتا ہے۔ یہ شخصیت کو ابھارنا ہے۔ خفیہ قوتوں کو اجاگر کرتا ہے۔ اور طاقتوں کو کو دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی لڑکا یا بیڈر کنت کا مریض ہو تو سچے یہ معلوم کرنا چاہیے کہ کنت کسی ماحول یا عصائی حادثہ کی وجہ سے پیدا ہوئی یا پیدائش کے وقت موجود تھی۔ آخر الذکر کا کوئی علاج نہیں ہے۔

اعصابی حادثہ والی کنت عام طور پر آن فوجیوں میں ملتی ہے جو بوں کے حادثہ سے بچ کر نکلے ہوں۔ مہرائی جہازوں کی گولیوں

۲۰ سیکسوال باب مضطرب تقریریں اور بناٹرم

سکولوں، کالجوں اور نئے لیڈروں کے پیٹ فارموں پر بڑے بڑے دل چپ مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔ سکولوں کے طلباء کو جب سیٹج پر لایا جاتا ہے تو ایک حصہ سرے سے سیٹج پر آتا ہے۔ دوسرا حصہ شکل ایک آدمی لفظ کہہ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اور باقی ماندہ سے ایک بڑا حصہ بھی حلق کو گھٹکھٹاتا ہے کبھی کنت بھرے فقرات کہتا ہے اور کبھی پانی طلب کرتا ہے یا یکسر بھول جاتا ہے۔

کالجوں کے طلباء میں تقریر سے زیادہ مجلس مذاکرہ میں ایسی حالتیں دیکھی جاتی ہیں۔ بعض وہ لڑکے جنہوں نے مجلس مذاکرہ کے عنوان پر بہت سے دلائل یاد کر رکھے ہوتے ہیں۔ جب سیٹج پر آتے ہیں۔ تو ان کی یادیں جواب دے جاتی ہیں اور کچھ کہہ نہ پاتے۔

کی بوجھ سے زندہ نکل آئے ہوں۔ اور توپوں کے گولوں سے
انہیں زندہ رہنے کا موقع ملا ہو۔ ایسی کثرت کا علاج اس
کتاب کے اور باب میں دیا گیا ہے۔

نئے مقررین کا دوسرا نقص دلائل اور براہین کو بھول
جانا ہے۔ وہ خیالات اکٹھے نہیں کر پاتے۔ حالانکہ انہوں
نے اپنی تقریر کی تیاری پر ذلت صرف کیا تھا۔ اس قسم کا نقص
اضطراب میں آتا ہے۔

نئے مقررین کی ایک قسم وہ ہے جس میں لیڈر سٹیج پر جا
سے قبل فیصلہ بدل دیتا ہے۔ سرخندہ خوف کی حد میں آتا
ہے۔ تاہم اسے ہم اضطراب کی حدود میں بھی شامل کر سکتے
ہیں۔

ان مقررین کا علاج مندرجہ ذیل طریقے سے ہو سکتا ہے

۱۔ عامل عالم فاضل ہو۔ اور معمول کو اس کی صلاحیتوں پر
اعتماد ہو۔

۲۔ معمول از خود علاج کے لیے آئے یا کسی مستند اور معتبر فرد
نے اسے ارادہ کیا ہو۔

۳۔ یہ تجرباتی کام ہو۔

۴۔ اب معمول کو آرام کر سی پرٹھائیں۔ اور اس کی نظروں میں
نظرین گاڑ دیں۔ جب معمول تناثر ہونے لگے۔ تو اسے یوں

مشورے دیں۔

تم سنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ تمہاری آنکھیں بند سے برحاصل ہو
رہی ہیں۔ تم ابھی سو جاؤ گے۔ تمہاری آنکھیں بند ہو جائیں گی
۔۔۔۔۔ تم نیند کی دنیا میں پڑ جاؤ گے۔

جب معمول عالم استغراق میں پڑ جائے۔ تو یوں مشورے
دو۔

تم پیدائشی لیڈر ہو۔۔۔۔۔ تمہاری زبان میں اثر ہے
۔۔۔۔۔ تم جادو بیان ہو۔۔۔۔۔ تمہارے پاس جذبات
اور دلائل کی بھرمار ہے۔۔۔۔۔ تمہارا طریق تقریر لوگوں
کو جاتا ہے۔۔۔۔۔ لوگ تمہیں نئے کو بے قرار ہیں۔
تم اپنی خفیہ قوتوں کو اکٹھا کر دو۔۔۔۔۔ اپنے

خیالات کو اکٹھا کر ڈالو۔
اب تم بے تکان سٹیج پر پڑ جاؤ۔۔۔۔۔ عوام کے
جذبات کے مطابق تقریر کا آغاز کر دو۔۔۔۔۔ آرام
اور سلاست کے ساتھ۔۔۔۔۔ آہستہ آہستہ۔۔۔۔۔ عوام
دلوں میں جھانک کر کچھ کہو۔

تم بہت جلد بڑے مقرر بننے والے ہو۔

اس کے بعد معمول کو عالم استغراق سے باہر لایا جائے۔
بار بار کی شوق سے مضطرب اور پریشان لیڈروں جادو

ورزش، یوگا، صحت و آرائش حسن

اپنا جسم خوبصورت اور سڈول بنائیں
موٹاپے کا آسان علاج
ورزشوں غذاؤں سے بیماریوں کا علاج
شوگر، ذیابیطس کا علاج خود کریں
دل کی بیماریاں اور ان کا علاج
موٹاپے کا آسان علاج
فالج کا علاج
کینسر، سرطان کا مکمل علاج
پھلوں سبزیوں سے علاج
پاکستان و ہندوستان کی
جڑی بوٹیاں اور ان کے خواص
جنگلی بوٹیاں
حکمت کے راز
اعصابی تناؤ دور کریں
سر درد اور اس کا علاج
یادداشت بہتر بنائیں

مکمل ہڈی بلڈنگ کورس
ہڈی بلڈنگ کا انسائیکلو پیڈیا
ہڈی بلڈنگ گائیڈ
ماڈرن ہڈی بلڈنگ
مکمل کرائے
آسان کرائے
کرائے کیے
جوڑو کیے
یوگا ہم سب کے لیے
جدید یوگا
یوگا حسن صحت
فزیکل فٹنس خوبصورت نظر آئیے
خوبصورت اور سمارٹ بننے
میک اپ، حسن اور فٹنس
سمتھینے حسن
محافظ جوانی

جہانگیر بک ڈپو، اردو بازار، لاہور۔

بیان مقرر بن جائیگے۔ یہ طریقہ اکثر نئے آموزہ لیڈروں پر آزمایا گیا اور ہر دفعہ کامیابی ہوئی۔

تمام شد

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

جہانگیر بک ڈپو۔
اردو بازار، لاہور۔

بچوں کی کتب

رسول اللہ کے حالات زندگی
حضرت ابو بکرؓ کے حالات زندگی
حضرت عمرؓ کے حالات زندگی
حضرت عثمان غنیؓ کے حالات زندگی
حضرت علیؓ کے حالات زندگی
پیارے رسولؐ کی پیاری باتیں
پیارے رسولؐ کی پیاری کہانیاں
پیارے انبیاء کرامؑ کی پیاری کہانیاں
پیارے خلفائے راشدینؓ کی پیاری کہانیاں
پیارے صحابہ کرامؓ کی پیاری کہانیاں
پیارے بزرگان دینؑ کی پیاری کہانیاں
پیارے قائد اعظمؒ کی پیاری کہانیاں
پیارے علامہ اقبالؒ کی پیاری کہانیاں
بادشاہوں کی کہانیاں
جانوروں اور پرندوں کی کہانیاں
اقوال زریں (کلیں)
اقوال زریں (خورد)
دلچسپ باتیں
حیرت انگیز باتیں
حکایات بوستان سعدی
حکایات گلستان سعدی

جہانگیر بک ڈپو • اردو بازار • لاہور

عجیب و غریب مخفی علوم

شعبہ بازی
عجیب و غریب شعبے
پتھر پھینکنے خاصیت اور اسرار
سچا خوابنامہ یوسفی پیغمبری
فالنامہ یوسفی جہانگیری (نور ہجری)
خوابنامہ حضرت یوسفؑ (نور ہجری)
خوابنامہ حضرت یوسفؑ (سید ہجری)
خواب اور ان کی تعبیر
عورتوں کی نفسیات
ازدواجی نفسیات
کیرو کی پامسری
کیرو دست شناسی
ہم اور ہمارے ہاتھ
قسمت ہاتھ کے آئینے میں
ہاتھ کی زبان
عورت کی نفسیات
پہنائزم سیکھئے

جہانگیر بک ڈپو • اردو بازار • لاہور

ہماری مفید اور کارآمد کتب

خوبصورت رومانی غزلیں
منتخب رومانی غزلیں
ساگر کی منتخب غزلیں
چوب بیائش (بک سائز)
چوب بیائش
نمبر کیلکولیٹر
رہبر روزگار

جدید درزی خانہ
آتش بازی

صد سالہ جنتری
کرکٹ کوچنگ کورس
سارہ کے ٹوٹکے
زارا کے ٹوٹکے

بچوں کے خوبصورت نام
مسلمان بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام
پریشان زندگی کو خوشگوار بنائیں
ہارمونیم گائیڈ
سرگم پائری اور ہارمونیم بجانا سیکھیں
فردوس بریں
نفسیاتی خوف اور انکاعلاج
دور زشوں، غذاؤں سے پیاریوں کا علاج

آسان عربی اردو بول چال
فارسی اردو بول چال
انگریزی اردو بول چال
پرفیکٹ انگلش ہیچر (چھوٹا)
پرفیکٹ انگلش ہیچر (بڑا)
اردو خط و کتابت
جہانگیر اردو خط و کتابت
واری اردو خط و کتابت

رومانی خطوط
عظیم انگلش سپیکنگ کورس
پشتوبول چال
تبخیلی
تہائیں

بیت بازی
دلفریب اشعار
خوبصورت اشعار
متھے تے بھکن وال (شادی بیاہ کے گیت)
چٹا لکڑا، نیرے تے (شادی بیاہ کے گیت)
مفلعے ہی مفلعے
مقطعے ہی مقطعے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com